

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# توحید الہی

مرتبہ

مسعود احمد

امیر جماعت المسلمین

جماعت المسلمین



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتابت \_\_\_\_\_ عبدالحفیظ  
 اشاعت \_\_\_\_\_  
 تعداد \_\_\_\_\_ ایک ہزار  
 سالِ طباعت \_\_\_\_\_ ۱۴۱۸ھ - ۱۹۹۷ء  
 قیمت \_\_\_\_\_

جملہ حقوق طبع بحق جماعت المسلمین  
 رجسٹرڈ (رجسٹریشن نمبر  $\frac{۳۶۶}{۱۹۸۵}$ ) محفوظ ہیں۔

جماعت المسلمین

مسجد المسلمین۔ کوثر نیازی کالونی۔ بلاک جی نارتھ ناظم آباد، کراچی ۳۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# فہرست

نمبر	عنوان	صفحہ
۱	کتابت و اشاعت کے متعلق معلومات —	۲
۲	تمہید —	۹
۳	توحید کی اہمیت —	۱۰
۴	شُرک کی برائی —	۲۷
۵	کلمہ گو مشرک —	۲۵
۶	توحید کی قسمیں —	۳۶
۷	توحید فی الذات —	۳۷
۸	توحید فی الصفات —	۴۵
	۱۔ علم —	۴۵



نمبر	عنوان	صفحہ
۲	علم غیب	۶۲
۳	حاضر و ناظر ہونا	۷۳
۴	اختیار	۷۸
۵	حکم	۸۱
۶	لازوال ہونا	۸۴
۷	بقار	۸۵
۸	بادشاہت	۸۶
۹	مالکِ یومِ قیامت ہونا	۹۴
۱۰	حمد	۱۰۰
۱۱	ہدایت	۱۰۳
۱۲	مالکِ شفاعت ہونا	۱۰۷
۱۳	کار سازی	۱۱۲
۱۴	قدرت	۱۱۸
۱۵	نفع، نقصان پہنچانا	۱۲۲
۱۶	دعا کرنا و پکارنا	۱۳۰
۱۷	قوت	۱۴۳
۱۸	مرد کرنا	۱۴۵



صفحہ	عنوان	نمبر
۱۴۸	۱۹ - بادشاہت دینا	
۱۵۰	۲۰ - عزت و عظمت و کبریائی	
۱۵۳	۲۱ - رزق و معیشت فراہم کرنا	
۱۶۱	۲۲ - وسعت	
۱۶۲	۲۳ - ہر کام کی تدبیر	
۱۶۴	۲۴ - مشکل کشائی	
۱۷۴	۲۵ - عیوب و کمزوری سے پاک ہونا	
۱۷۶	۲۶ - سننا	
۱۷۹	۲۷ - سنانا	
۱۸۱	۲۸ - بے مثل ہونا	
۱۸۳	۲۹ - کلام کا لاثانی ہونا	
۱۸۷	۳۰ - مشیت	
۱۸۹	۳۱ - بحر و بر میں رہنمائی	
۱۹۱	۳۲ - عزت و ذلت دینا	
۱۹۲	۳۳ - خزانہ کا مالک ہونا	
۱۹۳	۳۴ - اللہ تعالیٰ کو دیکھ نہ سکتا	
۱۹۵	۳۵ - مارتا و زندہ کرنا	



نمبر	عنوان	صفحہ
۳۶	توفیق دینا	۱۹۸
۳۷	معجزہ دکھانا	۲۰۰
۳۸	نظر بد سے بچانا	۲۰۲
۳۹	پیدا کرنا	۲۰۳
۴۰	پالنا	۲۱۳
۴۱	نظام کائنات	۲۱۷
۴۲	اول و آخر ہونا	۲۲۸
۴۳	شفاء دینا اور فیصلہ کرنا	۲۲۹
۹	توحید فی الحقوق	۲۳۱
۱	عبادت	۲۳۱
۲	اطاعت	۲۳۹
۳	رضا و رضوان	۲۴۵
۴	خوف و خشیت	۲۵۰
۵	بھروسہ	۲۵۲
۶	اعتکاف	۲۵۶
۷	محتاج ہونا	۲۵۷



نمبر	عنوان	صفحہ
۸-	امام مقرر کرنا	۲۵۹
۹-	انابت	۲۶۰
۱۰-	محبت	۲۶۳
۱۱-	نذر و قربانی	۲۶۶
۱۲-	شریعت سازی	۲۷۱
۱۳-	دین	۲۸۱
۱۴-	نام رکھنا	۲۹۲
۱۵-	مدد مانگنا	۲۹۵
۱۶-	قسم کھانا	۲۹۷
۱۷-	سجدہ کرنا	۲۹۹
۱۸-	رکوع کرنا یا جھکنا	۳۰۰
۱۹-	بے حس و حرکت قیام	۳۰۱
۲۰-	ارکان حج اور سفر زیارت	۳۰۳
۲۱-	عید کی طرح اجتماع	۳۰۶
۱۰	متفرقات	۳۰۸
۱-	جادو	۳۰۸



نمبر	عنوان	صفحہ
۲ -	مسلم کو کافر کہنا	۳۰۹
۳ -	بدشگونی	۳۱۰
۴ -	اپنا نسب بدلنا	۳۱۱
۵ -	مستقبل کا حال معلوم کرنا (فال نکالنا)	۳۱۲
۶ -	نماز ترک کرنا	۳۱۳
۷ -	نجوم، جوتش، ہاتھ کی لکیریں	۳۱۳
۸ -	ستاروں کی گردش، پچھتر	۳۱۴
۹ -	شرکیہ منتر	۳۱۵
۱۰ -	بیماری کا اڑ کر لگنا	۳۱۵
۱۱ -	تہیجے	۳۱۷
۱۲ -	نسب پر طعن کرنا اور میت پر توبہ و ماتم کرنا۔	۳۱۷
۱۳ -	غلام کا آقا کے پاس سے بھاگ جانا	۳۱۸
۱۴ -	مسلم سے لڑنا	۳۱۸
۱۵ -	تصوف	۳۱۹
۱۶ -	جمہوریت	۳۲۲
۱۷ -	فرقہ بندی	۳۲۶



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# تہذیب

اسلام، اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ اور کامل دین ہے۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی کرتا ہے اور اپنے ماننے والوں کو جنہیں مسلمین کہا جاتا ہے ایک خاص ضابطہ کا پابند، مہذب و متمدن، متین و باوقار بناتا ہے۔

**توحید اور اس کے معنی** | اسلام کے مختلف شعبے ہیں، ان شعبوں میں سب سے اہم شعبہ توحید ہے۔ توحید کا مادہ ”وحد“ ہے۔ ثلاثی مجرد کے ابواب میں اس کا تعلق باب ”ضَرْبٌ، يَضْرِبُ“ سے ہے۔ ثلاثی مجرد کے اس باب میں اس کے متعدد مصادر ہیں جن میں سے خاص مصادر یہ ہیں :-

وَحَدٌ ، وَحْدَةٌ ، حِدَةٌ

ان مصادر کے معنی ہیں: ”اپنی ذات میں ایک ہونا، منفرد ہونا، یکتا ہونا، اکیلا ہونا“، اور جو ہستی اپنی ذات میں ایک ہو، منفرد ہو، یکتا ہو اُسے ”وَحِيدٌ“، ”وَحْدٌ“ یا ”وَحْدٌ“ کہتے ہیں۔ ”وَحْدٌ“ کی داؤ کو ہمزہ سے بدل کر لفظ ”أَحَدٌ“ بنتا ہے۔ ”أَحَدٌ“ بھی منفرد، یکتا اور بے نظیر کو کہتے ہیں۔



”توحید“ اسی مادہ ”وحد“ سے ثلاثی مزید فیہ کے باب تفعیل میں مصدر ہے۔ ”توحید“ کے معنی ہیں :- ایک کرنا، ایک بنانا، ایک کہنا، ایک جاننا۔ اصطلاح شرع میں ”توحید“ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات، صفات اور حقوق میں ایک منفرد اور یکتا مانا جائے، نہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی کو شریک کیا جائے، نہ اس کی صفات میں کسی کو شریک کیا جائے اور نہ اس کے حقوق میں کسی کو شریک کیا جائے، اللہ تعالیٰ ایک ہے، یکتا ہے، اکیلا ہے اور ترا لا ہے، بے نظیر اور بے مثل ہے۔

**شُرک کے معنی** | ”شِرْکَةُ“ کے معنی ”شریک ہونے“ اور ”اِشْرَاکُ“ کے معنی ”شریک کرنے“ کے ہیں۔ ان دونوں مصادر سے ”شُرک“ ایک اسم ہے جو شریک ہونے یا شریک کرنے کے فعل اور اس کی کیفیت کو ظاہر کرتا ہے۔

اصطلاح شرع میں ”شُرک“ اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور حقوق میں کسی دوسرے کو شریک کرنے کا نام ہے۔ دوسرے لفظوں میں شرک، توحید کی ضد ہے۔

## توحید کی اہمیت

توحید تمام اعمالِ صالحہ کی اصل اور ایمان و اسلام کی روح ہے، اگر توحید نہیں تو ایمان و اسلام بھی نہیں، بغیر توحید کے تمام اعمالِ صالحہ بیکار ہیں، توحید آخرت میں نجات کے لئے شرط ہے، شرک کی موجودگی میں نجات ناممکن ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے توحید پر بڑا زور دیا ہے، بار بار اس کی اہمیت کا اعلان کیا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-



(۱) قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (اے رسول) کہہ دیجئے کہ اللہ ایک ہے۔ (اخلاص - ۱)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

(۲) وَ إِلَهُكُمْ إِلَهٌُ وَاحِدٌ اور (اے لوگو) تمہارا الہ تو (ایک) لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الہ ہے، اُس رحمن اور رحیم الہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں۔ (بقرہ - ۱۶۲)

آیت بالا میں اللہ تعالیٰ نے لفظ ”الہ“ استعمال کیا ہے، ”الہ“ اتنا جامع لفظ ہے کہ کسی ایک لفظ سے اس کا وسیع مفہوم ادا نہیں ہو سکتا، لفظ ”الہ“ میں جو صفات اور خصوصیات پائی جاتی ہیں کوئی ایک لفظ ان صفات و خصوصیات کا احاطہ نہیں کر سکتا، ”الہ“ کے معنی ہیں وہ ہستی جس کی عبادت کی جائے، جس کو بادشاہ اور حاکم مانا جائے، جس کو مشکل کشا اور حاجت روا سمجھا جائے، جس سے فریاد کی جائے، جس سے مدد طلب کی جائے، جو لاثانی اور لازوال ہو، جو بے نظیر اور بے مثال ہو، جو یکتا اور اکیلا ہو، جو ہر جگہ حاضر و ناظر ہو، جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہ ہو، جو ہر جگہ سے ہر شخص کی بیکار کو سنتا ہو، جو عالم الغیب ہو، جو دلوں کا حال جانتا ہو، جو دلوں کے ارادہ سے واقف ہو، ہر چیز پر قادر ہو، جو اپنے ارادہ کو پورا کرنے کی قدرت رکھتا ہو، جو مجبور نہ ہو، عاجز نہ ہو، ہر چیز کا خالق ہو، مالک ہو، بے عیب ہو وغیرہ وغیرہ۔

”الہ“ صرف اللہ تعالیٰ ہے، کوئی دوسرا ”الہ“ نہیں۔ لفظ ”الہ“ میں توحید کے تمام پہلو اور شعبے اس طرح سمو دیئے گئے ہیں کہ توحید



کے سلسلے میں لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد مزید کچھ کہنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی، توحید کے سلسلے میں جو تفصیلات بیان کی جاتی ہیں وہ گویا صرف ”الہ“ کی تشریحات اور توضیحات ہیں، اگر کوئی شخص تفصیل میں نہ جانا چاہے تو وہ صرف لفظ ”الہ“ کی حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لے، ”الہ“ کی حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لینے کے بعد کوئی وجہ نہیں کہ پھر بھی کوئی شخص کسی قسم کے شرک کا ارتکاب کر بیٹھے۔

لفظ ”الہ“ کی حقیقت کو سمجھ لینے کے بعد ان آیتوں پر غور کیجئے جن میں اللہ تعالیٰ نے ”الوہیت“ کو صرف اپنے لئے مخصوص کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۳) إِنَّمَا اللّٰهُ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ  
(نساء - ۱۷۱)

(۴) مَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا اللّٰهُ وَاحِدٌ (آئۃ - ۷۳)

(۵) أَمِ يَسْتَكْبِرُ لَتَشْهَدُ وَنَ أَنْ مَعَ اللّٰهِ إِلَٰهَةٌ أُخْرَىٰ قُلْ لَا أَشْهَدُ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهُ وَاحِدٌ وَإِنِّیْ بَرِئٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ (العام - ۱۹)

(اے رسول ان سے پوچھئے) کیا واقعی تم اس بات کی شہادت دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور بھی ”الہ“ ہیں، (اور اگر وہ شہادت دیں تو ان سے کہہ دیجئے کہ میں اس بات کی شہادت نہیں دیتا، (اے رسول ان سے یہ بھی) کہہ دیجئے کہ بس اللہ ہی ایک



الہ ہے اور میں یقیناً تمہارے شرک  
سے بیزار ہوں۔

یہ (قرآن مجید) لوگوں کے لئے ایک  
پیغام ہے تاکہ ان کو اس کے ذریعہ  
ڈرایا جائے اور وہ جان لیں کہ اللہ  
ہی بس ایک الہ ہے اور (اس پیغام  
کا یہ مقصد بھی ہے) کہ اہل عقل نصیحت  
حاصل کریں۔

وائے لوگو! تمہارا الہ ایک الہ ہے،  
قلب سلیم رکھنے والے تمام لوگ اسے  
تسلیم کرتے ہیں) البتہ جو لوگ آخرت  
پر ایمان نہیں رکھتے ان ہی کے دل  
(اس چیز کا) انکار کرتے ہیں اور وہی  
لوگ درحقیقت سرکش ہوتے ہیں۔  
اور اللہ نے یہ فرما دیا ہے کہ دو الہ  
نہ بناؤ، بس اللہ ہی واحد الہ  
ہے (اور اللہ نے یہ بھی فرما دیا ہے  
کہ) مجھ ہی سے ڈرو۔

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ میں بھی

(۶) هَذَا بَلَدٌ لِّتَانِي وَ  
لِيُنْذِرُوا بِهِ وَيَعْلَمُوا  
أَنَّمَا هُوَ إِلَهُ وَاحِدٌ وَلِيُنْذِرَ  
أُولَ الْأَلْبَابِ ○ (ابراہیم ۵۲)

(۷) إِلَهُكُمْ إِلَهُ وَاحِدٌ  
فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ  
قُلُوبُهُمْ مُّكِبْرَةٌ وَهُمْ  
مُسْتَكْبِرُونَ ○ (نحل - ۲۲)

(۸) وَقَالَ اللَّهُ لَا تَتَّخِذُوا  
الْمَعِينِ اثْنَيْنِ إِنَّمَا هُوَ إِلَهُ  
وَاحِدٌ فَإِيَّاي فَارْهَبُونَ ○  
(نحل - ۵۱)

(۹) قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ



تمہاری مثل ایک انسان ہوں (البتہ)  
میری طرف یہ وحی کی گئی ہے کہ تمہارا  
الہ بس ایک الہ ہے۔

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ یقیناً  
مجھ پر یہ وحی کی گئی ہے کہ تمہارا  
الہ صرف ایک الہ ہے تو کیا (اے  
لوگو، اس بات کو تسلیم کر کے) تم مسلم  
بننے ہو (یا نہیں)

اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو شخص توحید پر قائم ہو بس وہی مسلم ہے۔

(اے لوگو) تمہارا الہ ایک الہ ہے،

فَلَهُ اسْلِمُوا (رج - ۳۴) لہذا اسی کی اطاعت کرو۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اطاعتِ مطلق صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔

(۱۲) قُولُوا آمَنَّا بِالَّذِي  
أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَأُنْزِلَ إِلَيْكُمْ  
وَالْهُنَا وَالْهُكُمْ وَاحِدٌ  
وَنُحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ○

(عنکبوت ۴۶) کہہ دو ہم اس کتاب پر ایمان لائے  
جو ہماری طرف نازل ہوئی اور اس  
کتاب پر بھی ایمان لائے جو تمہاری  
طرف نازل ہوئی، ہمارا الہ اور تمہارا  
الہ ایک ہے اور ہم اسی کے مسلم ہیں۔

(اے لوگو) تمہارا الہ یقیناً ایک ہے۔

(۱۳) إِنَّ إِلَهُكُمْ لَوَاحِدٌ ○

(صفت ۲)

يُوحَىٰ إِلَىٰ آتَمَّا إِلَهُكُمْ  
إِلَهُ وَاحِدٌ (کہف - ۱۱۰)  
(الحج سجدہ - ۶)

(۱۰) قُلْ إِنَّمَا يُوحَىٰ إِلَىٰ  
آتَمَّا إِلَهُكُمْ إِلَهُ وَاحِدٌ  
فَهَلْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ○  
(انبیاء - ۱۰۸)



(۱۴) قُلْ إِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ  
وَمَا مِنْ إِلَهٍ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ  
الْقَهَّارُ ۝

(ص - ۶۵)

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ میں تو صرف  
ڈرانے والا ہوں، (الہ نہیں ہوں)،  
الہ تو کوئی نہیں سوائے اللہ اکیلے کے  
جو بڑا زبردست ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اللہ تعالیٰ  
کی الوہیت میں مطلقاً شریک نہیں، اللہ تعالیٰ اکیلا معبود، حاکم، شارع،  
حاجت روا اور مشکل کشا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو بس اس حاکم حقیقی  
کے احکام پہنچانے والے ہیں اور یہ منصب انسانیت کا بلند ترین مقام ہے۔

اللہ، اس کے سوا کوئی الہ نہیں، وہ  
زندہ، قائم رہنے والا ہے۔  
اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں، وہ زندہ  
قائم رہنے والا ہے۔

وہ (اللہ) ہی ہے جو ماں کے پیٹوں  
میں تمہاری صورتیں جیسی چاہتا ہے  
بنا دیتا ہے، اس غالب، حکمت  
والے کے سوا کوئی الہ نہیں۔

اللہ گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی  
الہ نہیں اور فرشتے اور علم والے  
لوگ جو انصاف پر قائم ہیں وہ بھی

(۱۵) اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
الْحَيُّ الْقَيُّومُ (البقرة - ۲۵۵)  
(۱۶) اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
الْحَيُّ الْقَيُّومُ (ال عمران - ۲)  
(۱۷) هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ  
فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ، لَا إِلَهَ  
إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝  
(ال عمران - ۶)

(۱۸) شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ  
إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ  
قَائِمًا بِالْقِسْطِ، لَا إِلَهَ إِلَّا



هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

(ال عمران ۱۸)

(۱۹) اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ،

لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ

لَا رَيْبَ فِيهِ، وَمَنْ أَصْدَقُ

مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا ۝ (نساء - ۸۷)

(۲۰) وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ

الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوا لَهُ

بَنِينَ وَبَنَاتٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ،

سُبْحَنَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُصِفُونَ ۝

بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، أَنَّى

يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ وَلَمْ تَكُنْ

لَهُ صَاحِبَةً، وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ

وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝

ذِكْرُ اللَّهِ رَبِّكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا

هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فاعْبُدُوهُ

وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ۝

(انعام - ۱۰۱ تا ۱۰۳)

یہی (گواہی دیتے ہیں) اس غالب  
حکمت والے کے علاوہ کوئی الہ نہیں  
اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں وہ قیامت  
کے دن تم سب کو ضرور جمع کرے گا اور  
اللہ سے زیادہ بہت کا سچا کون ہے۔

اور ان لوگوں نے جنات کو اللہ کا  
شریک بنا رکھا ہے حالانکہ جنات  
کو اللہ نے پیدا کیا ہے (پھر مخلوق  
کو خالق کا شریک کیسے بنایا جاسکتا  
ہے) اور انہوں نے بغیر علم کے اللہ  
کے بیٹے اور بیٹیاں بھی بنا رکھی ہیں،  
اللہ تعالیٰ ان کے شرک سے پاک  
ہے اور (اس کی شان) بہت بلند و  
بالا ہے، وہ تو آسمانوں اور زمین کو  
بے نمونہ پیدا کرنے والا ہے، اس  
کے اولاد کہاں سے ہو سکتی ہے جبکہ  
اس کی کوئی بیوی نہیں اور (وہ تو  
ایسا ہے کہ) اس نے ہر چیز کو پیدا کیا



اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے، یہ ہے  
اللہ، تمہارا رب، اس کے علاوہ کوئی  
الہ نہیں، وہ ہر چیز کا خالق ہے،  
لہذا بس اسی کی عبادت کرو، وہی  
ہر چیز کا نگران ہے۔

(اے رسول) جو کچھ آپ کے رب کی  
طرف سے آپ کی طرف وحی کی جا  
رہی ہے اسی کا اتباع کرتے رہیے،  
اس کے علاوہ کوئی الہ نہیں اور مشرکین  
سے روگردانی کیجئے۔

اور (اہل کتاب) کو بس یہی حکم دیا  
گیا تھا کہ ایک الہ کی عبادت کریں،  
اس کے سوا کوئی الہ نہیں، وہ ان کے  
شرک سے پاک ہے۔

پھر اگر مشرکین (آپ کی بات سے)  
منہ موڑیں تو آپ کہہ دیجئے میرے لئے  
اللہ کافی ہے، اس کے علاوہ کوئی  
الہ نہیں، میں اُسی پر بھروسہ کرتا  
ہوں اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

(۲۱) اَتَّبِعْ مَا أُوحِيَ  
إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ لَا إِلَهَ إِلَّا  
هُوَ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ○  
(انعام ۱۰۷)

(۲۲) وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا  
إِلَهًا وَاحِدًا لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
سُبْحَنَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ○  
(توبہ ۳۱)

(۲) فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ  
حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ  
الْعَظِيمِ ○ (توبہ ۱۲۹)



(۲۴) فَإِلَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ  
فَاعْلَمُوا أَنَّمَا أُنْزِلَ بِعِلْمِ اللَّهِ  
وَأَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَهَلْ أَنْتُمْ  
مُسْلِمُونَ ○ (ہود ۱۲)

پھر اگر تمہارے شرکاء تمہاری بات قبول نہ  
کریں تو جان لو کہ یہ کلام اللہ کے علم  
سے اتارا گیا ہے اور (یہ بھی جان  
لو کہ) اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں،  
تو کیا (اس حجت کے بعد بھی)  
تم مسلم بنتے ہو (یا نہیں)؟

(۲۵) قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي  
رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا  
الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي  
وَيُمِيتُ (اعراف ۱۵۸)

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ میں تم سب  
کی طرف اللہ کا رسول (بنا کر بھیجا گیا)  
ہوں، اس اللہ کا رسول جس کی  
بادشاہت (تمام) آسمانوں پر اور  
(پورے روئے) زمین پر ہے، اسکے  
علاوہ کوئی الہ نہیں، وہی زندہ کرتا  
ہے، وہی مارتا ہے۔

(۲۶) وَهُمْ يَكْفُرُونَ  
بِالرَّحْمَنِ قُلْ هُوَ رَبِّي لَا إِلَهَ  
إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ  
مَتَابِ ○ (رعد ۳۰)

اور یہ لوگ رحمن کا انکار کر رہے ہیں،  
(اے رسول) کہہ دیجئے کہ وہی تو میرا  
رب ہے، اس کے علاوہ کوئی الہ  
نہیں، میں اسی پر توکل کرتا ہوں  
اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔  
اللہ ہی کلہا ہے جو کچھ آسمانوں

(۲۷) لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ



میں ہے، جو کچھ زمین میں ہے، جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے اور جو کچھ (زمین کی) مٹی کے نیچے ہے اور اگر تم پکار کربات کرو (تو اللہ کے لئے اس کا جاننا کیا مشکل ہے) اس لئے کہ بے شک وہ تو تمام بھیدوں اور چھپی ہوئی باتوں تک کو جانتا ہے، اللہ ہی (وہ، مستی ہے کہ) اس کے علاوہ کوئی الہ نہیں، اس کے اچھے اچھے نام ہیں۔

تمہارا الہ تو بس اللہ ہے، اس کے علاوہ کوئی (اور) الہ نہیں، اس کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں، وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

اور اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں، دنیا اور آخرت میں اُسی کی تعریف ہے، اسی کا حکم چلتا ہے اور اسی کی طرف تم ٹولے جاؤ گے۔

وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَى ○ وَإِنْ تَجْهَرُوا بِالْقَوْلِ فَيَنْتَهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى ○ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى ○  
(طہ ۸۳-۶)

(۲۸) إِنَّمَا إِلَهُكُمُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ○ (طہ ۹۸)  
(۲۹) اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ○ (نمل ۲۶)  
(۳۰) وَهُوَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَى وَالْآخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ○ (قصص ۷۰)



(۳۱) وَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ  
إِلَهًا آخَرَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ  
لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ○  
(قصص ۸۸)

اور اللہ کے ساتھ کسی دوسرے الہ  
کو مت پکارو، اللہ کے علاوہ کوئی الہ  
نہیں، ہر چیز فنا ہونے والی ہے  
سوائے اللہ کے چہرہ کے، اسی کا  
حکم چلتا ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے  
جاؤ گے۔

(۳۲) فَتَعَلَى اللَّهِ الْمَلِكُ  
الْحَقُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ  
الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ○ (مؤمن ۱۶)  
(۳۳) يَا أَيُّهَا النَّاسُ  
اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ  
هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرِ اللَّهِ  
يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ  
وَالْأَرْضِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
فَإِنِّي تُوفِّكُونَ ○ (فاطر ۳)

یس اللہ بلند و بالا ہے، وہ بادشاہ  
حقیقی ہے، اس کے علاوہ کوئی الہ  
نہیں، وہ عرشِ کریم کا مالک ہے۔  
اے لوگو، اللہ نے جو نعمت تم پر نازل  
کی ہے اسے یاد کرو، کیا اللہ کے علاوہ  
کوئی خالق ہے جو تم کو آسمان اور  
زمین سے رزق مہیا کر سکے، اللہ کے  
علاوہ کوئی الہ نہیں، پھر تم کہاں  
بہکے ہوئے چلے جا رہے ہو (کیوں  
اللہ کے علاوہ دوسروں سے فائدہ  
کی امید رکھتے ہو)

اللہ ہی نے آسمانوں اور زمین کو حق  
کے ساتھ پیدا کیا، وہی رات کو دن پر

(۳۴) خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ  
بِالْحَقِّ يَكُونُ الْيَوْمَ عَلَى النَّهَارِ



وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى اللَّيْلِ  
وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ  
كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى  
إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ۝  
خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ  
ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَانزَلَ  
لَكُمْ مِنْ الْأَنْعَامِ ثَمَنِيَّةً  
أَزْوَاجًا يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ  
أُمَّهَاتِكُمْ خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ  
خَلْقٍ فِي ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ ذَٰلِكُمْ  
اللَّهُ رَبُّكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
فَإِنِّي تُصَرِّفُونَ ۝

(زمر ۵، ۶)

(۳۵) غَافِرِ الذَّنْبِ وَ  
قَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ  
ذِي الطَّوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
إِلَيْهِ الْمَصِيرُ ۝

(مومن ۳)

(۳۶) اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ

اور دن کو رات پر لپیٹ لیتا ہے،  
اسی نے سورج اور چاند کو مسخر کر رکھا  
ہے، ہر ایک وقت مقررہ تک کے  
لئے گردش کر رہے ہیں، خبردار وہ زبردست  
اور بڑا بخشنے والا ہے، اسی نے تم کو  
ایک نفس سے پیدا کیا، پھر اس سے  
اس کا جوڑا بنایا، اور اسی نے تمہارے  
لئے چار پالیوں میں سے آٹھ جوڑے  
بنائے، وہی تمہاری ماؤں کے پیٹ میں تم  
کو تین اندھیروں میں ایک شکل کے  
بعد دوسری شکل میں پیدا کرتا ہے،  
یہ ہے اللہ، تمہارا رب، اس کے علاوہ  
کوئی الہ نہیں، پھر تم کو ہر چلے جا رہے ہو۔

اللہ ہی گناہوں کو معاف کرنے  
والا ہے، وہی توبہ قبول کرنے والا  
سخت عذاب دینے والا اور صاحب  
کرم ہے۔ اس کے علاوہ کوئی الہ  
نہیں، اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔  
اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے



رات کو بنایا تاکہ تم اس میں آرام کر سکو  
اور دن کو روشن بنایا، بے شک  
اللہ لوگوں پر بڑے فضل والا ہے  
لیکن اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے،  
یہ ہے اللہ، تمہارا رب، ہر چیز کا  
پیدا کرنے والا، اس کے علاوہ  
کوئی الہ نہیں، پھر تم کہاں (دوسروں  
کے آستانوں پر) بہکے ہوئے چلے  
جا رہے ہو۔

اللہ ہی ہے جس نے زمین کو تمہارے  
لئے ٹھہرنے کی جگہ بنایا اور آسمان کو  
چھت بنایا، اسی نے تمہاری صورتیں  
بنائیں اور بہت اچھی صورتیں بنائیں  
اسی نے تمہیں کھانے کے لئے پاکیزہ  
چیزیں دیں، یہ ہے اللہ، تمہارا رب،  
اللہ رب العالمین بڑا بابرکت ہے،  
وہی زندہ جاوید ہے، اس کے علاوہ  
کوئی الہ نہیں۔ لہذا خالص اسی کو  
پکارو، یہ سمجھتے ہوئے کہ دین اسی کا ہے

لَكُمْ لَيْلٌ لِتَسْكُنُوا فِيهِ  
وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا إِنَّ اللَّهَ  
لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ  
أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ  
ذَلِكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ  
كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا إِلَهُهُوَ فَآفَى  
تَوَّافِكُونَ (مومن ۶۱ و ۶۲)

(۳۷) اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ  
لَكُمْ الْأَرْضَ قَرَارًا وَالسَّمَاءَ  
بِنَاءً وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُورَكُمْ  
وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ط  
ذَلِكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمْ فَتَبَارَكَ  
اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ هُوَ الْحَيُّ  
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ  
لَهُ الدِّينَ ط الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ  
الْعَالَمِينَ ۝

(مومن ۶۳ و ۶۵)



سب تعریف بھی اسی اللہ کے لئے ہے جو  
رب العالمین ہے۔

اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں، وہی  
زندہ کرتا ہے، وہی مارتا ہے اور  
وہی تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے  
اگلے آباء و اجداد کا بھی رب ہے۔

وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی  
الہ نہیں، پوشیدہ اور ظاہر چیزوں  
کا جاننے والا وہی ہے، وہ بے حد  
و حساب رحم والا اور مہربان ہے،  
وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی  
الہ نہیں، وہی بادشاہ ہے، وہی ہر  
عیب سے پاک، سلامتی دینے والا،  
امن دینے والا، نگہبان، غالب،  
زبردست اور بڑائی والا ہے، اللہ  
ان لوگوں کے شرک سے پاک و منزہ  
ہے، وہ اللہ ہی ہے جو خالق بھی ہے  
موجد بھی ہے، مہتور بھی ہے، اس کے  
لچھے لچھے نام ہیں، آسمانوں میں اور

(۳۸) لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي  
وَيُمِيتُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ  
الْأَوَّلِينَ ○ (دخان ۸)

(۳۹) هُوَ اللَّهُ الَّذِي  
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عِلْمُ الْغَيْبِ  
وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ  
الرَّحِيمُ ○ هُوَ اللَّهُ الَّذِي  
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَمْلِكُ الْقُدُوسُ  
السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ  
الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ  
اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ○ هُوَ اللَّهُ  
الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ  
الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى يُسَبِّحُ لَهُ  
مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ  
وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○  
(حشر ۲۲ تا ۲۴)



زمین میں ہر چیز اس کی تسبیح پڑھتی ہے، وہی زبردست، غالب اور حکمت والا ہے۔

اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں اور مومن کو اسی پر توکل کرنا چاہیئے۔

اللہ ہی مشرق اور مغرب کا مالک ہے، اس کے علاوہ کوئی الہ نہیں لہذا اسی کو اپنا کارساز بناؤ۔

یہ تمام بیانات صحیح ہیں اور (یہ بھی صحیح ہے کہ) اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں اور بے شک اللہ ہی غالب اور حکمت والا ہے۔

خبردار ہو جاؤ کہ بے شک الہ کوئی نہیں سوائے اللہ کے، اپنے گناہ کے لئے استغفار کرتے رہو اور مومن مردوں اور عورتوں کے لئے بھی استغفار کرتے رہو، اللہ تمہارے چلنے پھرنے اور تمہارے ٹھہرنے کی جگہ سے واقف ہے۔

(۴۰) اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ  
وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ  
الْمُؤْمِنُونَ ○ (تغابن ۱۳)

(۴۱) رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ  
فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ○ (مزل ۹)

(۴۲) اِنَّ هَذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ  
وَ اِنَّ اللّٰهَ لَسَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○ (آل عمران ۶۲)

(۴۳) فَاَعْلَمُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِدُنْيِكَ  
وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ  
وَمَثُوكُمْ ○ (محمد ۱۹)



(۲۴) يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ

بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ  
مِنْ عِبَادِهِ أَنْ أَنْذِرُوا أَنَّهُ لَا  
إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاتَّقُونِ ○

(نحل ۲)

اللہ ہی اپنے حکم سے فرشتوں کو

پیغام دیکر اپنے بندوں میں سے جس  
کے پاس چاہتا ہے نازل فرماتا ہے  
کہ وہ (لوگوں کو) ڈرا دیں کہ میرے  
علاوہ کوئی الہ نہیں، بسنا مجھ ہی  
سے ڈریں۔

(۲۵) لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ

وَهُمْ يُسْأَلُونَ ○ أَمِ اتَّخَذُوا  
مِنْ دُونِهِ إِلَهًا ط قُلْ هَاتُوا  
بُرْهَانَكُمْ هَذَا ذِكْرُ مَنْ مَعِيَ  
وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِي ط بَلْ أَكْثَرُهُمْ  
لَا يَعْلَمُونَ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُونَ ○  
وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ  
رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِيَنَّ إِلَيْهِ أَنَّهُ  
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ ○

(انبیاء ۲۳-۲۵)

اللہ تو وہ ہستی ہے کہ وہ جو کچھ کرتا ہے  
اس سے کوئی سوال نہیں کر سکتا، اور  
یہ (سب) سوال کئے جائینگے، کیا  
انہوں نے اللہ کے علاوہ دوسرے  
الہ بنالئے ہیں، (اے رسول ان سے)  
کہیے کہ اپنی دلیل پیش کرو، یہ میرے  
ساتھ والوں کی کتاب بھی موجود ہے  
اور مجھ سے پہلے (جو رسول ہوئے ہیں  
ان کی کتابیں بھی (تمہارے پاس) موجود  
ہیں) ان کتابوں میں اپنی دلیل تلاش  
کرو اور اے رسول ان کو کوئی دلیل  
نہیں ملے گی پھر بھی یہ حق کو قبول نہیں  
کریں گے) بلکہ ان میں سے اکثر حق کو



جانتے ہی نہیں لہذا منہ موڑ لیتے ہیں  
 اور ہم نے آپ سے پہلے جو رسول بھی  
 بھیجا اس کو یہی وحی کی کہ میرے علاوہ  
 کوئی الہ نہیں لہذا صرف میری عبادت  
 کرو۔

مندرجہ بالا آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اکیلا الہ ہے، قرآن مجید  
 میں اس قسم کی بے شمار آیات ہیں جن میں توحید پر زور دیا گیا ہے۔



# شُرک کی بُرائی اور ہولناکی

شُرک توحید کی ضد ہے اور کیونکہ شُرک کی موجودگی میں توحید باقی نہیں رہتی  
لہذا شُرک کی بُرائی پر بھی اتنا ہی زور دیا گیا ہے جتنا کہ توحید کی اہمیت پر۔  
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

- (۱) وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا  
تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا (نساء ۳۶)
- (۲) قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا  
حَرَّمَ رَبِّيَ عَلَيَّكُمْ إِلَّا تَشْرِكُوا  
بِهِ شَيْئًا (انعام ۱۵۱)
- (۳) قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ  
الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا  
وَمَا بَطَّنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ  
بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ تُشْرِكُوا  
بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا
- اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ  
ذرا سا بھی شُرک نہ کرو۔  
(اے رسول) آپ کہہ دیجئے آدین تمہیں  
پڑھ کر سناؤں کہ تمہارا رب نے تم پر  
کیا حرام کیا ہے (وہ یہ) کہ اللہ کے  
ساتھ ذرا سا بھی شُرک نہ کرو (شُرک  
کو اللہ نے حرام کر دیا ہے)  
(اے رسول) کہہ دیجئے کہ بے شک  
میرے رب نے ظاہر اور پوشیدہ  
بے حیائی کو، ناحق زیادتی کرنے کو  
اور اللہ کے ساتھ شُرک کرنے کو جس  
کی اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی حرام



(اعراف ۳۳)

(۴) قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ  
أَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا أُشْرِكَ بِهِ  
(رعد ۳۶)

کر دیا ہے۔

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ مجھے تو بس  
یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ کی عبادت  
کروں اور اس کے ساتھ شرک نہ  
کروں۔

اللہ کے ساتھ کسی اور کو الہ نہ بناؤ۔

(۵) وَلَا تَجْهَلُوا مَعَ اللَّهِ

إِلَهًا آخَرَ (ذاریات ۵)

(۶) قُلْ أَدْعُوا مِنْ  
دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا  
يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلَىٰ أَعْقَابِنَا  
بَعْدَ إِذْ هَدَانَا اللَّهُ كَالَّذِي  
اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِينُ فِي الْأَرْضِ  
حَيْرَانَ (انعام ۷۱)

(اے رسول) کہہ دیجئے کیا ہم اللہ  
کے علاوہ کسی اور کو پکاریں حالانکہ  
نہ وہ ہمیں فائدہ پہنچا سکتا ہے اور  
نہ نقصان، اور کیا ہم ہدایت کے  
بعد الٹے پیر (کفر کی طرف) واپس  
ہو جائیں (پھر ہماری مثال ایسی ہوگی  
کہ) جیسے جنات نے کسی کو جنگل میں  
راستہ بھلا دیا ہو اور وہ حیران  
و پریشان پھر رہا ہو۔

اللہ کے ساتھ کوئی اور الہ نہ بنانا  
ورنہ تم مذہب اور بے کس ہو کر رہ  
جاؤ گے۔

(۷) لَا تَجْهَلْ مَعَ اللَّهِ

إِلَهًا آخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُومًا  
مَّخْذُومًا وَلَا (اسراء ۲۲)



(۸) وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ

إِلَهًا آخَرَ فَتُلْقَىٰ فِي جَهَنَّمَ  
مَلُومًا مَّدْحُورًا ○

(اسراء ۳۹)

(۹) وَيُذِرَ الَّذِينَ قَالُوا

اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا ○ مَا لَهُمْ

بِهِ مِنْ عِلْمٍ وَلَا لِبَنِيهِمْ

كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ

أَفْوَاهِهِمْ إِن يَقُولُونَ إِلَّا

كَذِبًا ○ (کسف ۴ و ۵)

(۱۰) أَفَأَصْفُكُمْ رَبُّكُمُ

بِالْبَنِينَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ

إِنَاثًا إِن كُنتُمْ تَقُولُونَ قَوْلًا

عَظِيمًا ○ (اسراء ۴۰)

(۱۱) وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا

خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتُخَطِّفُهُ

اللہ کے ساتھ کوئی اور الہ نہ بنانا

ورنہ تم ملامت زدہ اور راندہ درگاہ

بنا کر دوزخ میں ڈال دئے جاؤ گے۔

دیہ کتاب اللہ تعالیٰ نے اس لئے

اتاری ہے کہ وہ اس کے ذریعہ

ان لوگوں کو ڈر لئے جو یہ کہتے ہیں کہ

اللہ کے اولاد ہے، ان کو اس بات

کا کچھ علم نہیں اور نہ ان کے باپ دادا

کو اس کا علم تھا، یہ بہت بڑی بات

ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے،

وہ جو کچھ کہتے ہیں محض جھوٹ ہے۔

(اے مشرک) کیا اللہ نے تم کو توڑ کے

دئے اور فرشتوں کو (اپنی) بیٹیاں

بنایا ہے شک تمہارا یہ کہنا کہ فرشتے

اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں، بہت بڑی

بات ہے (یعنی انتہائی قبیح بات،)

جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے تو

اس کی مثال ایسی ہے جیسے وہ آسمان



الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ  
فِي مَكَانٍ سَحِيْقٍ ○ (حج ۳۱)

سے گرا، پھر اس کو پرندے اُچک لے  
جائیں یا ہوائ سے اڑا کر کسی بعید  
جگہ پھینک دے (غرض یہ کہ اس  
کی تباہی یقینی ہے)۔

(۱۲) إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ  
عَظِيمٌ ○ (لقمن ۱۳)

بے شک شرک بڑا (بھاری) ظلم  
ہے (یعنی بہت بڑا گناہ ہے)۔

(۱۴) الَّذِي جَعَلَ مَعَ اللَّهِ  
إِلَهًا آخَرَ فَأَلْقِيهِ فِي الْعَذَابِ  
الشَّدِيدِ ○ (ق ۲۶)

اللہ تعالیٰ میدانِ محشر میں فرشتوں  
سے فرمائے گا) جس نے اللہ کے ساتھ  
کوئی اور الہ بنایا اس کو سخت  
عذاب میں ڈال دو۔

**شرک سے اعمال صالحہ ضائع ہو جاتے ہیں** | اللہ تعالیٰ  
فرماتا ہے۔

(۱) وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ  
عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○  
(انعام ۸۸)

اگر (انبیاء بھی) شرک کرتے تو ان  
کے سب عمل ضائع ہو جاتے۔

(۲) لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ  
عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ  
الْخَاسِرِينَ ○ (زمر ۶۵)

اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے عمل  
برباد ہو جائیں گے اور تم نقصان  
اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

**شیطان کا غلبہ اہل شرک پر ہوتا ہے** | اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔



إِنَّمَا سُلْطَنُهُ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِينَ هُمْ بِهِ مُشْرِكُونَ ○ (نحل ۱۰۰)

شیطان کا زور تو ان ہی لوگوں پر چلتا ہے جو اس کو دوست بناتے ہیں اور جو اللہ کے ساتھ شرک کے مرتکب ہوتے ہیں۔

**مُشْرِكٌ نَجَسٌ ہوتا ہے** | اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ (توبہ ۲۸)

بے شک مشرک ناپاک ہیں لہذا وہ مسجد حرام کے قریب نہ جائیں۔

**مُشْرِكٌ سے نکاح حرام ہے** | اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَةَ حَتَّىٰ يُوْمِنَ وَلَا مَئِمَّةً مُّؤْمِنَةً خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُوْمِنُوا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ (البقرہ ۲۲۱)

مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لائیں اور یقیناً مومن خیر سے بہتر ہے خواہ وہ عورت مشرک عورت سے بہتر ہے خواہ مشرک عورت تمہیں اچھی ہی کیوں نہ لگے اور مومن عورتوں کا نکاح مشرک مردوں سے نہ کرو، یقیناً مومن غلام مشرک مرد سے بہتر ہے خواہ وہ تمہیں اچھا ہی کیوں نہ معلوم ہو۔

**مُشْرِكٌ پر جنت حرام ہے** | اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ عِيسَى (عليه السلام) نے فرمایا "اے



إِسْرَآئِيلَ اعْبُدْ وَاللَّهُ  
رَبِّي وَرَبَّكُمْ إِنَّهُ مِنْ  
كُشْرِكَ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ  
اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَا لَهُ  
النَّارُ (مائتہ ۷۲)

بنی اسرائیل! اللہ کی عبادت کرو جو  
میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی ،  
بے شک جو شخص اللہ کے ساتھ  
شرک کرے گا اللہ اس پر جنت کو  
حرام کرے گا اور اس کا ٹھکانہ  
دوزخ ہوگا۔

**موجہ پر دوزخ حرام ہے** | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
فرماتے ہیں:

إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى  
النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا  
اللَّهُ يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ  
اللَّهُ (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ  
باب صلاۃ النوافل جماعةً)  
**شرک معاف نہیں ہوگا** | اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۱) إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفِرُ  
أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَخْفِرُ  
مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ  
وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ  
افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا ○

بے شک اللہ یہ نہیں بخشتے گا کہ اس  
کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے  
علاوہ (دوسرے گناہوں کو) جس کے  
لئے چاہے گا بخش دے گا اور جس نے  
اللہ کے ساتھ شرک کیا تو اس نے



(نساء ۲۸)

(۲) إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفِرُ أَنْ  
يُشْرِكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونََ  
ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ  
بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ○  
(نساء ۱۱۶)

(بہت) بڑا بہتان باندھا۔

بے شک اللہ یہ نہیں بخشتے گا کہ اس  
کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے  
علاوہ (دوسرے گناہوں کو) جس کے  
لئے چاہے گا بخش دے گا اور جس نے  
اللہ کے ساتھ شرک کیا وہ اگر اسی میں

بہت دور جا پڑا۔

وہ ایمان نفع بخش نہیں جس میں شرک کی آمیزش ہو

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ  
يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ  
أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمَنُ وَهُمْ  
مُهْتَدُونَ ○ (انعام ۸۲)  
جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے  
اپنے ایمان میں ظلم کی آمیزش نہیں  
کی تو ایسے لوگوں کے لئے امن ہے  
اور یہ لوگ ہدایت پانے والے ہیں۔  
جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم سے عرض کیا۔

ہم میں سے کون ہے جس نے ظلم نہ  
کیا ہو (یعنی گناہ نہ کیا ہو)

وَأَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ

اُن کے اس سوال کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ  
بے شک شرک ظلم عظیم ہے۔



صحیح بخاری تفسیر سورۃ الانعام

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آیت مذکورہ بالا میں ظلم سے مراد شرک ہے، لہذا آیت کا مطلب یہ ہوا کہ ایمان میں اگر شرک کی ملاوٹ نہیں ہوئی تو امن بھی نصیب ہوگا اور ہدایت بھی مل جائے گی ورنہ نہ دنیا میں ہدایت نصیب ہوگی اور نہ آخرت میں امن نصیب ہوگا۔



# بعض کلمہ گو بھی مُشرک ہوتے ہیں

گذشتہ عنوان سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ ایمان میں شرک کی ملاوٹ ہو سکتی ہے، دوسرے لفظوں میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ کلمہ گو بھی مشرک ہو سکتے ہیں۔ ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ ○ ان میں سے اکثر لوگ اللہ پر ایمان لانے کے باوجود مشرک ہوتے ہیں۔  
(یوسف ۱۰۶)

اس آیت سے ثابت ہوا کہ بہت سے لوگ ایمان لانے اور کلمہ پڑھنے کے بعد کسی نہ کسی قسم کے شرک میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

اس آیت میں ان لوگوں کے لئے تنبیہ ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ ہم کلمہ گو ہیں لہذا ہم مشرک نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ خالص توحید چاہتا ہے، توحید میں شرک کی ملاوٹ کو پسند نہیں کرتا۔ توحید میں شرک کی آمیزش کرنے والا مشرک ہو جاتا ہے اور مشرک کی بخشش نہیں۔ ایمان والوں کو چاہیے کہ شرک سے بہت محتاط رہیں۔



# توحید کی قسمیں

توحید کی تین بڑی بڑی قسمیں ہیں :- (۱) توحید فی الذات، (۲) توحید فی الصفات اور (۳) توحید فی الحقوق۔

توحید کی طرح شرک کی بھی تین قسمیں ہیں :- (۱) شرک فی الذات، (۲) شرک فی الصفات اور (۳) شرک فی الحقوق۔

اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات میں یکتا، اکیلا اور منفرد ماننا توحید فی الذات ہے اور اس کی ذات میں کسی کو شریک کرنا شرک فی الذات ہے۔

اللہ تعالیٰ کو اس کی صفات میں یکتا، اکیلا اور بے مثل ماننا توحید فی الصفات ہے اور اس کی صفات میں کسی کو شریک کرنا یا اس جیسی صفات کا کسی کو حامل سمجھنا شرک فی الصفات ہے۔

اللہ تعالیٰ کو اس کے حقوق میں یکتا اور منفرد ماننا توحید فی الحقوق ہے اور اللہ تعالیٰ کے حقوق میں کسی دوسرے کو شریک کرنا یا شرک سمجھنا شرک فی الحقوق ہے۔



# توحید فی الذات

اللہ تعالیٰ کے نہ اولاد ہے اور نہ ماں باپ اور نہ اللہ تعالیٰ

کے کوئی بیوی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

(۱) قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝  
 اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَ  
 لَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ  
 لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک  
 ہے۔ اللہ بے پرواہ ہے، نہ اسکی  
 کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی  
 اولاد ہے اور نہ کوئی اس کا ہمسر  
 ہے۔

(۲) وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ  
 وَلَدًا سُبْحَنَهُ بَلْ لَّهُ مَا  
 فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلِّ  
 لَّهُ قَانِتُونَ ۝ (بقرہ ۱۱۶)

اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ کے اولاد  
 ہے، (نہیں) وہ (اس چیز سے)  
 پاک ہے، بلکہ وہ تو ایسی ہستی  
 ہے کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ  
 ہے سب اس کا ہے اور سب اس  
 کے فرماں بردار ہیں (جن کو یہ اللہ  
 تعالیٰ کی اولاد کہتے ہیں ان میں یہ  
 خصوصیات کہاں ہیں؟ وہ تو خود



اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں اور اس  
کے فرماں بردار ہیں)

یقیناً صرف اللہ ہی واحد الہ ہے،  
وہ اس بات سے پاک ہے کہ اس کے  
اولاد ہو، آسمانوں اور زمین میں جو  
کچھ ہے سب اس کے ہے (اولاد کی  
حد تک باپ کی ملکیت میں شریک ہوتی  
ہے لیکن یہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ کی  
اولاد سمجھتے ہیں وہ آسمانوں اور زمین  
کی ملکیت میں ذرا سا بھی شریک نہیں،  
لہذا وہ اولاد کیسے ہوئے؟)

وہ لوگ یقیناً کافر ہیں جو یہ کہتے ہیں  
کہ اللہ، عیسیٰ ابن مریم ہی تو ہیں،  
(اے رسول) آپ (ان سے) پوچھئے  
کہ اگر اللہ عیسیٰ ابن مریم کو، ان کی  
والدہ کو اور روئے زمین کے تمام  
انسانوں کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرے  
تو وہ کون ہے جو اللہ کے مقابلے میں  
کوئی اختیار رکھتا ہو؟ کہ ان سب کو

(۳) اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهُ وَاحِدٌ  
سُبْحٰنَہٗ اَنْ تَکُوْنَ لَہٗ وَلَدٌ  
لَّہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا  
فِی الْاَرْضِ (نساء - ۱۷۱)

(۴) لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ  
قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الْمَسِیْحُ  
ابْنُ مَرْیَمَ قُلْ فَہَنْ یَّمْلِکُ  
مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا اِنْ اَرَادَ اَنْ  
یَّہْلِکَ الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ  
وَاُمَّہٗ وَہُنَّ فِی الْاَرْضِ  
جَمِیْعًا، وَ لِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ  
وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَہُمَا یَخْلُقُ



مَا يَشَاءُ، وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ  
قَدِيرٌ (مائہ ۱۷)

ہلاکت سے بچالے، آسمانوں اور زمین اور جو  
کچھ ان دونوں کے درمیان ہے ان سب کی  
بادشاہت اللہ کی ہے، وہ جو چاہتا ہے  
پیدا کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی مندرجہ ذیل صفات بتائیں :-  
(۱) اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو ہلاک کر سکتا ہے اور کوئی ہستی ایسی نہیں  
جو اللہ تعالیٰ کو ہلاک کرنے سے باز رکھ سکے۔

(۲) آسمانوں اور زمین کا بادشاہ صرف اللہ ہے۔

(۳) اللہ تعالیٰ جو چاہے پیدا کر سکتا ہے۔

(۴) اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

کیونکہ کسی اور میں یہ صفات نہیں پائی جاتیں لہذا وہ اللہ یا الہ نہیں  
ہو سکتے اور نہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں شریک ہو سکتے ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ انسانی شکل میں نہیں آتا لہذا  
اوتار اور حلول کا عقیدہ سراسر باطل اور شرک ہے۔

(۵) لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا  
إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَ  
قَالَ الْمَسِيحُ يَبْنِي إِسْرَآئِيلَ  
اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ  
يَقِينًا وہ لوگ کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ  
عیسیٰ بن مریم ہی اللہ ہیں حالانکہ  
عیسیٰ نے تو خود یہ کہا تھا کہ اے بنی  
اسرائیل اللہ کی عبادت کرو، وہی میرا  
بھی رب ہے اور تمہارا بھی۔ (مائہ ۷۳)



(۶) لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ  
قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ وَ  
مَآ مِنْ إِلَهٍ إِلَّا إِلَهُ وَاحِدٌ  
(مائدہ ۷۳)

یقیناً وہ لوگ کافر ہیں جو یہ کہتے ہیں  
کہ بے شک اللہ تین (الہوں) میں سے  
ایک الہ ہے، حالانکہ الہ کوئی نہیں  
سوائے ایک الہ واحد کے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ الہ کسی نہیں ہو سکتے، الہ صرف ایک ہے  
اور وہ اللہ تعالیٰ ہے، اللہ تعالیٰ کو کوئی الہوں میں سے ایک ماننا کفر ہے۔

(۷) وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ  
الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوا لَهُ  
بَنِينَ وَبَنَاتٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ  
سُبْحَنَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُصِفُونَ ○  
بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنَّى  
يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ  
صَاحِبَةٌ ۖ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ  
وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ○

اور ان لوگوں نے جنات کو اللہ کا شریک  
بنالیا حالانکہ اللہ نے جنات کو پیدا  
کیا ہے (اور جو مخلوق ہو وہ خالق کا  
شریک کیسے ہو سکتا ہے؟) اور انہوں  
نے بے سمجھے بوجھے اللہ کے بیٹے اور  
بیٹیاں بنا رکھی ہیں، اللہ پاک اور  
بلند و بالا ہے ان باتوں سے جو یہ بنا  
رہے ہیں، وہ آسمانوں اور زمین کو  
پیدا کرنے والا ہے، بھلا اس کے اولاد  
کیسے ہو سکتی ہے حالانکہ اس کی کوئی  
بیوی نہیں اور اسی نے ہر چیز کو پیدا کیا  
(اور جو چیز پیدا کی گئی ہے وہ اولاد  
کیسے ہو سکتی ہے) اور اللہ کو ہر چیز

(انعام ۱۰۰ و ۱۰۱)



کا علم ہے (جن ہستیوں کو ہر چیز کا علم نہیں وہ اللہ کی اولاد کیسے ہو سکتی ہیں) یہودی کہتے ہیں کہ عزیر، اللہ کے بیٹے ہیں اور عیسیٰ کہتے ہیں کہ عیسیٰ، اللہ کے بیٹے ہیں۔ یہ ان کے منہ کی باتیں ہیں جو کافران سے پہلے گزر چکے ہیں یہ ان ہی کی سی باتیں بنا رہے ہیں، اللہ نے انہیں تباہ کر دیا، یہ کدھر بھٹکے ہوئے چلے جا رہے ہیں۔

لوگ کہتے ہیں کہ اللہ نے بیٹا بنایا ہے، (یہ بالکل جھوٹ ہے) وہ تمام عیوب سے پاک اور مبرا ہے (اولاد کا ہونا ایک عیب ہے، لہذا اس کے اولاد نہیں ہو سکتی) وہ بے نیاز ہے (لہذا وہ اولاد سے بھی قطعاً بے نیاز ہے، اولاد ہوتی تو وہ بھی کسی چیز کی مالک ہوتی اور وہ مالک کیسے ہوتی جب کہ آسمانوں اور زمین کی تمام چیزوں کا (واحد) مالک صرف اللہ ہے۔

(۸) وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ  
بْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى  
الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ ط ذَلِكَ قَوْلُهُمْ  
بِأَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِيُونَ قَوْلَ  
الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ ط قَالَهُمْ  
اللَّهُ أَفَى يُوْفِكُونَ ○  
(توبہ ۳۰)

(۹) قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا  
سُبْحَنَهُ ط هُوَ الْغَنِيُّ ط لَهُ مَا  
فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ط  
(یونس ۶۸)



(۱۰) وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ  
سُبْحَنَهُ وَلَهُمْ مَا يَشْتَهُونَ ○  
(نحل ۵۷)

اور یہ کافر لوگ اللہ کی بیٹیاں بناتے  
ہیں حالانکہ اللہ پاک ہے اس بات سے  
(کہ اس کے بیٹیاں ہوں) اور (یہ اور  
بھی عجیب بات ہے کہ اللہ کے لئے  
بیٹیاں تجویز کرتے ہیں اور) اپنے لئے  
اپنی پسندیدہ چیز یعنی بیٹے (جو چیز  
خود کو پسند نہیں وہ چیز اللہ تعالیٰ کے  
لئے پسند کرنا کتنا احمقانہ فعل ہے)۔

اور یہ کافر لوگ کہتے ہیں کہ رحمن نے  
بیٹا بنایا ہے، اللہ اس چیز سے پاک  
مستغنی ہے، (جن کو یہ اللہ کا بیٹا یا  
بیٹی بناتے ہیں) وہ (اللہ کے) عزت  
والے بندے ہیں، (لیکن وہ اس عزت  
و کرامت کے باوجود) اللہ کے سامنے بڑھ  
کر بات نہیں کر سکتے بلکہ وہ (ہر وقت)  
اللہ کے حکم کی تعمیل میں لگے رہتے ہیں  
اللہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے  
اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور وہ کسی  
کی سفارش نہیں کر سکتے سوائے اس کے

(۱۱) وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَنُ  
وَلَدًا سُبْحَنَهُ ۖ بَلْ عِبَادٌ  
مُّكْرَمُونَ ○ لَا يَسْبِقُونَهُ  
بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأُمْرِهُ يَعْمَلُونَ ○  
يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا  
خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا  
لِمَنِ ارْتَضَىٰ وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهِ  
مُشْفِقُونَ ○ وَمَن يَقُلْ مِنْهُمْ  
إِنِّي إِلَهٌ مِّنْ دُونِهِ فَذَلِكِ  
نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ كَذَلِكَ نَجْزِي  
الظَّالِمِينَ ○ (انبیاء ۲۶ تا ۲۹)



جس کے لئے اللہ (سفارش کرانا) پسند کرے  
اور وہ اللہ کے جلال سے (ہر وقت)  
ڈرتے رہتے ہیں اور ان میں سے جو  
کوئی بھی یہ کہے کہ میں بھی اللہ کے علاوہ  
اللہ ہوں تو اس کو ہم جہنم کی سزا دیں گے،  
ظالموں کو ہم اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں۔

اگر اللہ کسی کو اپنا بیٹا بنانا ہی چاہتا  
تو اپنی مخلوق میں سے جس کو  
چاہتا منتخب کرتا (ہرگز نہیں) وہ  
اس چیز سے پاک ہے (کہ اس کے  
بیٹا ہو) وہ اللہ ایک ہے اور غالب۔

اور (مشرکین نے) اللہ کے بندوں  
میں سے بعض کو اللہ کی اولاد بنادیا  
بے شک انسان کھلا ہوا کافر ہے۔

مشرکین کی اس سے زیادہ احمقانہ اور کافرانہ بات کیا ہوگی کہ جو  
ہستیاں اللہ تعالیٰ کی غلام ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا بنادیا، سچ ہے ان  
لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہیں پہچانی ورنہ ایسی تو ہیں آمیز بات نہ کہتے اللہ  
تعالیٰ کی شان اس چیز سے بہت بلند و بالا ہے کہ اس کے اولاد ہو، اللہ تعالیٰ  
فرماتا ہے۔

(۱۲) تَوَّارَاذَ اللّٰهُ اَنْ  
يَّتَّخِذَ وَلَدًا اَلَا صُطِفٰى مِمَّا  
يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ سُبْحٰنَهُ هُوَ  
اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝  
(زمر ۴)

(۱۳) وَجَعَلُوْا اِلٰهَ مِنْ  
عِبَادِهِ جُزْءًا اِنَّ الْاِنْسَانَ  
لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ (زخرف ۱۵)



(۱۲) قُلْ أَوْحَىٰ إِلَيَّ أَنَّهُ

اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا

إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا ۝ يَهْدِي

إِلَى الرُّشْدِ فَأَمْنًا بِهِ وَلَنُ

نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا ۝ وَأَنَّهُ

تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ

صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ۝

(جن ۱ تا ۳)

(اے رسول) کہدیکھے میرے پاس وحی

آئی ہے کہ جنات کی ایک جماعت نے

(قرآن مجید کو) سنا تو کہنے لگے ہم نے

ایک عجیب قرآن سنا جو ہدایت کا راستہ

بتاتا ہے، ہم اس پر ایمان لائے اور

ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک

نہیں بنائیں گے اور یہ کہ بے شک

ہمارے رب کی شان بہت بلند و بالا

ہے، وہ نہ بیوی رکھتا ہے اور نہ

اولاد۔



# توحید فی الصفات

اللہ تعالیٰ اپنی صفات میں بیکتا اور لاشریک ہے، صفات میں نہ کوئی اس کا مثیل ہے نہ کوئی ہمسر۔

## توحید فی العلم

ہر چیز کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے  
اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے :-

(۱) اِنِّیْۤ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا کُنْتُمْ تَکْتُمُوْنَ ۝ (لقرة ۳۳)

(۱) اے فرشتے بے شک میں آسمانوں اور زمین کی تمام پوشیدہ باتوں کو جانتا ہوں اور میں جانتا ہوں جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔

(۲) اَوْ لَا یَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا یُسْرُوْنَ وَمَا یُغْلِبُوْنَ ۝ (لقرة ۷۷)

(۲) کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ بے شک اللہ جانتا ہے جو کچھ یہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ یہ ظاہر کرتے ہیں۔

(۳) وَاِنْ تَبَدُّوْا مَآ فِیْ

اور (اے لوگو) اگر تم اپنے دلوں کی بات



أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخَفُّوهُ يَخَاسِبَكُمْ  
بِهِ اللَّهُ (بقرة ۲۸۲)

(۴) قُلْ إِنْ تُخَفُّوْا مَا فِي  
صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْدُوْهُ يُعْلِنَهُ  
اللَّهُ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ  
وَمَا فِي الْأَرْضِ  
(آل عمران ۲۹)

(۵) وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا  
تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ○  
(آئدة ۹۹)

(۶) وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمَوَاتِ  
وَفِي الْأَرْضِ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ  
وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا  
تَكْتُمُوْنَ ○ (النعام ۳)

(۷) إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ  
الصُّدُورِ (الفال ۴۳)

(۸) أَلَا إِنَّهُمْ يَتَّبِعُونَ  
صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ  
أَلَا حِينَ يَسْتَخْشُونَ ثِيَابَهُمْ

ظاہر کرو یا چھپاؤ، اللہ تم سے اس کا  
حساب لے گا۔

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ اگر تم کوئی بات  
اپنے دلوں میں چھپاؤ یا اسے ظاہر کرو  
اللہ اسے جانتا ہے اور (یہی نہیں)  
وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے  
اور جو کچھ زمینوں میں ہے۔

اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے  
ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔

اور آسمانوں اور زمین میں وہی (ایک)  
اللہ ہے، وہ تمہاری پوشیدہ باتوں  
اور تمہاری ظاہر باتوں کو جانتا ہے  
اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔  
بے شک اللہ سینوں کی باتوں سے  
واقف ہے۔

خبردار! بے شک یہ اپنے سینوں کو دہرا  
کرتے ہیں تاکہ اللہ سے چھپائیں  
خبردار! جس وقت یہ اپنے کپڑوں



يَعْلَمُ مَا يُسْرُونَ وَمَا يُعْلِنُونَ  
إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ○  
(ہود ۵)

میں لپٹ جاتے ہیں اس وقت بھی  
اللہ ان کی باتوں کو جانتا ہے جو وہ  
چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں  
اور بے شک اللہ توسینوں کی  
باتوں سے بھی واقف ہے۔

(۹) وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُسْرُونَ  
وَمَا تُعْلِنُونَ ○ (نحل ۱۹)  
(۱۰) لَا جَرَمَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ  
مَا يُسْرُونَ وَمَا يُعْلِنُونَ  
(نحل ۲۳)

اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو  
اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو۔  
بے شک اللہ ضرور ان چیزوں کو جانتا  
ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ  
ظاہر کرتے ہیں۔

(۱۱) إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا  
بَصِيرًا ○ (اسراء ۳۰، ۹۶)  
(۱۲) رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِكُمْ  
(اسراء ۵۴)

بے شک اللہ اپنے بندوں سے خبردار  
ہے اور ان کو دیکھ رہا ہے۔  
(اے لوگو) تمہارا رب تم سے خوب  
واقف ہے۔

(۱۳) وَإِنْ تَجْهَرُوا بِالْقَوْلِ  
فَإِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى ○  
اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْأَسْمَاءُ  
الْحُسْنَى ○ (طہ ۸)

اور اگر تم بلند آواز سے (کوئی بات)  
کو (تو یہ نہ سمجھو کہ اللہ بس اسی کو جانتا  
ہے، نہیں) وہ تو پوشیدہ اور خفیہ باتوں  
کو بھی جانتا ہے، اللہ کے علاوہ کوئی  
إلہ نہیں اگر کوئی دوسرا الہ ہوتا تو وہ



بھی پوشیدہ اور خفیہ باتوں سے واقف  
(ہوتا) اچھے اچھے اسمائے (صفات)  
صرف اُسی کے ہیں (یعنی وہی اکیلا  
اچھی صفات کا مالک ہے)

(رسول نے) کہا کہ آسمان اور زمین  
میں کوئی بات کہیں بھی کسی جلتے میرا  
رب اُسے جانتا ہے اور وہی سننے  
والا، جاننے والا ہے۔

اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو  
اور جو تم چھپاتے ہو۔

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ اس (کتاب)  
کو اس نے اتارا ہے جو آسمانوں اور  
زمین کی پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے،  
بے شک اللہ مغفرت کرنے والا، رحم  
کرنے والا ہے۔

اور تمہارا رب جانتا ہے جو کچھ ان کے  
سینے چھپاتے ہیں اور جو کچھ یہ ظاہر  
کرتے ہیں۔

(۱۴) قُلْ رَبِّي يَعْلَمُ الْقَوْلَ  
فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ  
السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○ (انبیاء ۴)

(۱۵) وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا  
تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ ○  
(نور ۲۹)

(۱۶) قُلْ أَنْزَلَهُ الَّذِي يَعْلَمُ  
السِّرَّ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ  
كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ○  
(فرقان ۶)

(۱۷) وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ  
صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ○  
(قصص ۶۹)



(۱۸) اِنَّا نَعْلَمُ مَا يَسِرُّونَ  
وَمَا يُعْلِنُونَ ○ (یس ۷۶)

(۱۹) اِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ  
الصُّدُورِ ○ (زمر ۷)  
(شوری ۲۴)

(۲۰) وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ  
الصُّدُورِ ○ (حدید ۶)

(۲۱) وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَا  
اَخْفَيْتُمْ وَمَا اَعْلَنْتُمْ  
(ممتحنہ ۱)

(۲۲) يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ  
وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ  
وَمَا تُعْلِنُونَ وَاللَّهُ عَلِيمٌ  
بِذَاتِ الصُّدُورِ ○ (تغابن ۴)

(۲۳) وَاَسِرُّوا قَوْلَكُمْ  
اَوْ اَجْهَرُوا بِهِ اِنَّهُ عَلِيمٌ  
بِذَاتِ الصُّدُورِ ○ اَلَا يَعْلَمُ  
مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللّٰطِيفُ

بے شک ہم جانتے ہیں جو کچھ یہ چھپاتے  
ہیں اور جو کچھ یہ ظاہر کرتے ہیں۔  
بے شک اللہ سینوں کی باتیں جانتا  
ہے۔

اور وہ (اللہ) سینوں کی باتیں جانتا  
ہے۔

اور مجھے خوب معلوم ہے جو تم چھپاتے  
ہو اور جو ظاہر کرتے ہو۔

اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے  
اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہ جانتا  
ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ تم  
ظاہر کرتے ہو اور وہ سینوں کی باتوں  
سے بھی واقف ہے۔

اور تم چھپا کر بات کرو یا بلند آواز سے  
بات کرو (اس کے لئے سب برابر ہے)  
بے شک وہ تو دل کی باتوں سے بھی  
واقف ہے، کیا جس نے پیدا کیا وہ



الْخَبِيرُ ○ (ملک ۱۳ و ۱۴)

نہیں جانتا کہ تمہارے دلوں میں کیا ہے، بے شک وہ جانتا ہے وہ بہت باریک بین اور باخبر ہے۔

ان تمام آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ دل کے بھیدوں اور راز ہائے سر بستہ کا جاننے والا وہ ہے جو اللہ اور خالق ہے اور کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے علاوہ کوئی اللہ ہے اور نہ کوئی خالق، لہذا اللہ تعالیٰ کے علاوہ دل کی باتوں اور سر بستہ رازوں کو کوئی نہیں جانتا۔  
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

(۲۴) وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ○ (لقرة ۲۳)  
(۲۵) إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ○  
اور (اس بات کو اچھی طرح) جان لو کہ بے شک اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔  
بے شک زمین و آسمان کی کوئی چیز اللہ سے پوشیدہ نہیں ہے۔  
رآل عمران ۵)

(۲۶) ذَلِكَ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ○ (مائده ۹۷)

(۲۷) وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ

یہ اس لئے کہ تم جان لو کہ بے شک اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور یہ کہ بیشک اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔

اور اللہ جانتا ہے جو کچھ خشکی میں ہے اور جو کچھ تری میں ہے اور کوئی پتہ



إِلَّا يَعْلَمُهَا (العام ۵۹)

نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ کو اس کا علم ہوتا ہے۔

(۲۸) وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا (ہود ۶)

اور زمین پر کوئی چلنے والا نہیں مگر یہ کہ اس کا رزق اللہ کے ذمہ ہے اور اللہ جانتا ہے اس کے رہنے کی جگہ کو اور اس کے سونپے جانے کی جگہ کو۔

(۲۹) اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا تَغِيصُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ (رعد ۸)

اللہ جانتا ہے جو مادہ کے پیٹ میں ہوتا ہے اور وہ رحموں کے سکرٹنے اور بڑھنے سے بھی واقف ہے۔ اور تمہارا رب ان سب کو جانتا ہے جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں۔

فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ (بنی اسرائیل ۵۵)

یقیناً تمہارا الہ صرف اللہ ہے، اس کے علاوہ کوئی الہ نہیں، اس کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔

(۳۱) إِنَّمَا إِلَهُكُمُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا (طہ ۹۸)

(۳۲) يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ عِلْمًا (طہ ۱۱۰)

اللہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور یہ لوگ (اپنے) علم سے اللہ کا احاطہ نہیں کر سکتے۔



(۳۳) اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ  
اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاۓِ  
وَالْاَرْضِ (ج ۴۰)

(۳۴) اِنَّ اللّٰهَ خَبِيرٌ  
بِمَا يَصْنَعُوْنَ (نور ۳۰)

(۳۵) اَلَا اِنَّ اللّٰهَ مَا فِي  
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قَدْ يَعْلَمُ  
مَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ وَاَيُّومٌ يَّرْجِعُوْنَ  
اِلَيْهِ فَيَنْبِئُكُمْ بِمَا عَمِلُوْا  
وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (نور ۶۴)

(۳۶) قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيِّنٰتٍ  
وَبَيِّنٰتُكُمْ شَهِيدًا يَعْلَمُ مَا فِي  
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ  
(عنکبوت ۵۲)

(۳۷) يَعْلَمُ مَا يَلْبِغُ فِي  
الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا  
يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاۓِ وَمَا يَخْرُجُ

کیا تمہیں نہیں معلوم کہ بے شک اللہ  
جانتا ہے جو کچھ آسمان میں ہے اور  
جو کچھ زمین میں ہے۔  
بے شک اللہ خبردار ہے ان کاموں  
سے جو یہ کر رہے ہیں۔

خبردار، جو کچھ آسمانوں اور زمین میں  
ہے سب اللہ کا ہے، وہ جانتا ہے  
جس (راستہ) پر تم ہو اور جس دن لوگ  
اس کی طرف لوٹائے جائیں گے تو وہ  
انہیں بتائے گا کہ انہوں نے کیا کیا  
عمل کئے تھے اور اللہ ہر چیز سے آف  
ہے۔

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے  
درمیان اللہ کی گواہی کافی ہے، وہ جانتا  
ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں  
ہے۔

اللہ جانتا ہے اس چیز کو جو زمین میں  
داخل ہوتی ہے اور جو اس میں سے  
نکلتی ہے اور جو چیز آسمان سے اترتی



فِيْمَا وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ  
(سبا ۲)

ہے اور جو اس میں چڑھتی ہے  
اور وہ رحم کرنے والا، مغفرت کرنے  
والا ہے۔

(۳۸) وَمَا تَخْرُجُ مِنْ  
ثَمَرَاتٍ مِنْ اَكْثَامِهَا وَمَا  
تَحْمِلُ مِنْ اُنْثَىٰ وَلَا تَضَعُ  
اِلَّا بِعِلْمِهِ  
(رحم السجدة ۴۷)

اور نہ بھل اپنے غلافوں سے باہر نکلنے  
ہیں، نہ کوئی مادہ، ملہ ہوتی ہے اور  
نہ جنبتی ہے مگر اللہ کو ان سب چیزوں  
کا علم ہوتا ہے۔

(۳۹) وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ  
اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔

عَلِيْمٌ ○ (حدید ۳)  
قیامت کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے  
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

(۱) اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ  
السَّاعَةِ (لقمن ۳۲)

(۲) يَسْأَلُكَ النَّاسُ عَنِ  
السَّاعَةِ قُلْ اِنَّمَا عَلَيْهَا عِنْدَ  
اللّٰهِ وَمَا يُدْرِيكَ نَحْلُ السَّاعَةِ  
تَكُوْنُ قَرِيْبًا ○ (احزاب ۶۳)

بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کو ہے۔  
(اے رسول) لوگ آپ سے قیامت  
کے متعلق سوال کرتے ہیں، آپ کہہ  
دیجئے کہ اس کا علم اللہ ہی کو ہے اور  
اور آپ کو کیا معلوم شاید قیامت  
قریب ہی آگئی ہو۔



(۳) قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي (اعراف ۱۸۷)  
 (۴) إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ (الحج السجدة ۴۷)  
 (۵) يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسُهَا ○ فِيمَ أَنتَ مِنْ ذِكْرُهَا ○ إِلَىٰ رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا ○ (زمر ۲۲ تا ۲۴)  
 (۶) إِنْ يَرَوْا كِسْفًا مِّنَ النُّجُومِ ○ فَهُمْ يَخِشَوْنَ ○ وَإِنْ كَسَفَ الشَّمْسُ ○ أَوْ النَّجْمُ ○ فَهُمْ يَخِشَوْنَ ○ وَإِنْ كَسَفَ الشَّمْسُ ○ أَوْ النَّجْمُ ○ فَهُمْ يَخِشَوْنَ ○ (الحج السجدة ۳-۵)  
 (۷) إِنْ يَرَوْا كِسْفًا مِّنَ النُّجُومِ ○ فَهُمْ يَخِشَوْنَ ○ وَإِنْ كَسَفَ الشَّمْسُ ○ أَوْ النَّجْمُ ○ فَهُمْ يَخِشَوْنَ ○ (الحج السجدة ۳-۵)  
 (۸) إِنْ يَرَوْا كِسْفًا مِّنَ النُّجُومِ ○ فَهُمْ يَخِشَوْنَ ○ وَإِنْ كَسَفَ الشَّمْسُ ○ أَوْ النَّجْمُ ○ فَهُمْ يَخِشَوْنَ ○ (الحج السجدة ۳-۵)  
 (۹) إِنْ يَرَوْا كِسْفًا مِّنَ النُّجُومِ ○ فَهُمْ يَخِشَوْنَ ○ وَإِنْ كَسَفَ الشَّمْسُ ○ أَوْ النَّجْمُ ○ فَهُمْ يَخِشَوْنَ ○ (الحج السجدة ۳-۵)  
 (۱۰) إِنْ يَرَوْا كِسْفًا مِّنَ النُّجُومِ ○ فَهُمْ يَخِشَوْنَ ○ وَإِنْ كَسَفَ الشَّمْسُ ○ أَوْ النَّجْمُ ○ فَهُمْ يَخِشَوْنَ ○ (الحج السجدة ۳-۵)

## اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ پانی کب برسے گا

حضرت جبریل نے پوچھا، اے اللہ کے رسولؐ

مَتَىٰ تَقُومُ السَّاعَةُ؟ قیامت کب قائم ہوگی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا أَسْأَلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ جس سے پوچھا گیا ہے وہ، پوچھنے

والے سے زیادہ قیامت کے واقع

ہونے کا علم نہیں رکھتا (یعنی مجھے اس

سلسلہ میں تم سے زیادہ علم نہیں)

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کچھ علامات بتائیں، اس کے



بعد فرمایا۔

فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ  
 قیامت کے واقع ہونے کا علم ان پانچ چیزوں میں سے ہے جن کو کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ تعالیٰ کے ،  
 (صحیح بخاری کتاب التفسیر: سورۃ لقمان) بے شک قیامت کے واقع ہونے کا  
 (صحیح مسلم کتاب الایمان) علم صرف اللہ کو ہے اور (وہی جانتا ہے کہ وہ پانی کب) برسائے گا۔

آیت وحدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی کو یہ علم نہیں کہ پانی کب برسے گا سوائے اللہ تعالیٰ کے، جو لوگ پانی برسنے کی پیشین گوئی کرتے ہیں وہ آثار و قرائن یا سائنسی آلات کے ذریعہ محض اندازہ و تخمینہ لگاتے ہیں، انہیں علم نہیں ہوتا، یہی وجہ ہے کہ ان کا اندازہ کبھی صحیح نکلتا ہے اور کبھی غلط۔ مزید برآں ان کا یہ اندازہ بھی بارش کے وقوع سے کچھ عرصہ پہلے ہوتا ہے، کافی عرصہ پہلے وہ اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔

اللہ ہی جانتا ہے کہ مادہ کے رحم میں رہے یا مادہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی چند علامات بتانے کے بعد فرمایا:-

فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا  
 قیامت کے واقع ہونے کا علم ان پانچ چیزوں میں سے ہے جن کو کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے، بے شک قیامت



فِي الْأَرْحَامِ (صحیح بخاری کتاب التفسیر و صحیح مسلم کتاب الایمان) کے واقع ہونے کا علم صرف اللہ کو ہے اور وہی جانتا ہے کہ وہ پانی (کب) برساتیگا، وہی جانتا ہے کہ (مادہ) رحموں میں کیسا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو نہیں معلوم کہ مادہ کے رحم میں نہ رہے یا مادہ۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ اسے علم ہے کہ مادہ کے پیٹ میں نہ رہے یا مادہ قطعاً شرک ہے۔

اللہ ہی جانتا ہے کہ کوئی جاندار کل کیا کرنے والا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی چند نشانیوں کا تذکرہ کرنے کے بعد فرمایا :-

فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ تَلَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ الْآيَةِ (صحیح بخاری کتاب الایمان) ، وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ وَيُنْزِلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّا ذَاتُ كَيْسٍ غَدًا.... (صحیح مسلم کتاب الایمان)

قیامت کے واقع ہونے کا علم ان پانچ چیزوں میں سے ہے جنہیں کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے پھر آپؐ نے (یہ آیت) تلاوت فرمائی اور بے شک اللہ ہی جانتا ہے کہ قیامت کب واقع ہوگی، (وہی جانتا ہے کہ) وہ پانی (کب) برسلے گا اور وہی جانتا ہے کہ رحموں میں کیا ہے اور (وہی جانتا ہے کہ کوئی جاندار کل کیا



کرے گا) کسی جاندار کو خود علم نہیں کہ وہ کل  
کیا کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ کسی جاندار کو کہاں موت آئے گی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی چند علامات بیان کرنے کے بعد  
فرمایا :-

فِي خُمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ  
إِلَّا اللَّهُ  
قیامت کے وقوع کا علم کسی کو نہیں  
سوائے اللہ کے۔

پھر آپؐ نے (سورہ لقمن کی) یہ آیت تلاوت فرمائی۔

إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ  
السَّاعَةِ [الآيَةُ] (صحیح بخاری  
کتاب الایمان) وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ  
وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي  
نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا  
تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ  
إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (صحیح  
مسلم کتاب الایمان)

قیامت کا علم صرف اللہ کو ہے اور  
وہی جانتا ہے کہ وہ بارش (کب)  
برسائے گا، وہی جانتا ہے کہ رحوں  
میں کیلے ہیں، کوئی نہیں جانتا کہ وہ  
کل کیا کرنے والا ہے اور کسی کو نہیں  
معلوم کہ وہ کس زمین پر مرے گا (ان  
چیزوں کا علم صرف اللہ کو ہے) بیشک  
اللہ علیم وخبیر ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ آیات متشابہات کے کیا معنی ہیں

قرآن مجید میں دو قسم کی آیات ہیں :- (۱) مُحْكَمٌ و (۲) مُتَشَابِهٌ  
مُحْكَمٌ وہ آیتیں ہیں جن کے معنی و مقصود کا علم ہمارے لئے ممکن ہے،



ان آیات کے معنی سمجھ کر ہم ان آیات پر عمل کر سکتے ہیں اور ان سے نصیحت و عبرت حاصل کر سکتے ہیں۔

متشابه وہ آیات ہیں جن کے ظاہری معنی سے مقصود کا علم نہ ہو سکے مثلاً ”اللہ کا ہاتھ“ ہمیں نہیں معلوم ہو سکتا کہ اللہ کے ہاتھ سے کیا مراد ہے۔ بعض آیتیں وہ ہیں جو حروف مقطعات پر مشتمل ہیں نہ ان کے ظاہری معنی سمجھ میں آتے ہیں اور نہ حقیقی معنی، نہ ہماری سمجھ میں یہ آتا ہے کہ ان کا مقصد کیا ہے؟ متشابه آیات کا مطلب و مقصد صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے، دوسرا کوئی نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ  
الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ  
هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَبِهَاتٌ  
فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ  
فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ  
ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ  
تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ  
إِلَّا اللَّهُ (آل عمران ۷)

اللہ ہی ہے جس نے (اے رسول) آپ  
پر کتاب نازل فرمائی، اس کتاب کی  
بعض آیتیں محکم ہیں اور وہی اصل  
کتاب ہیں اور بعض آیتیں متشابه  
ہیں، تو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے  
وہ تشابہات کے پیچھے لگتے ہیں تاکہ  
کوئی فتنہ تلاش کریں اور ان آیات کا  
مقصود و مفہوم معلوم کریں حالانکہ ان  
آیات کا مقصود و مفہوم کوئی نہیں  
جانتا سوائے اللہ کے۔



# اللہ تعالیٰ

کے علاوہ ہر، مستی کا علم ناقص، محدود

اور عارضی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

(۱) اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ (نحل ۷۴)  
 بے شک اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔  
 (۲) فَلَا تَسْأَلْنِ مَا اَيْتَسَىٰ لَكَ بِهِ عِلْمٌ (ہود ۲۶)  
 (اے نوح) مجھ سے ایسی بات کا سوال نہ کیا کرو جس کا تمہیں علم نہ ہو۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ نوح علیہ السلام کو ہر چیز کا علم نہیں تھا۔

(۳) قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّا اُرْسِلْتُ بِهِ (احقاف ۲۳)  
 (حضرت) ہوڈنے کہا ”(ہر چیز کا) علم تو اللہ ہی کو ہے، میں تو تمہیں وہ احکام پہنچا رہا ہوں جن کو دیکر مجھے بھیجا گیا ہے۔“

اس آیت سے ثابت ہوا کہ ہر چیز کا علم حضرت ہود علیہ السلام کو نہیں



تھا۔

(۴) يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ  
وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ  
عِلْمًا ○ (طہ ۱۱۰)

اللہ جانتا ہے جو کچھ ان لوگوں کے  
آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے  
اور یہ اپنے علم سے اللہ کا احاطہ نہیں  
کر سکتے۔

(۵) قَالُوا سُبْحَنَكَ لَا عِلْمَ  
لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ  
الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ○  
دبقرة ۳۲

فرشتوں نے کہا ”تو پاک ہے،  
ہمیں تو علم نہیں مگر جتنا تو نے ہمیں  
بتا دیا، بے شک علم والا، حکمت  
والا تو تو ہی ہے۔“

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر چیز کا علم فرشتوں کو بھی نہیں ہوتا۔

(۶) تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا  
أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ  
(مائدہ ۱۱۶)

(قیامت کے روز حضرت عیسیٰؑ کہیں  
گے، اے اللہ) جو کچھ میرے دل میں  
ہے تو اسے جانتا ہے اور جو کچھ میرے  
نفس میں ہے میں اُسے نہیں جانتا۔

(۷) وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ  
الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا  
لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ (نساء ۱۱۳)

اور (اے رسول) اللہ نے آپ پر کتاب  
اور حکمت نازل فرمائی اور آپ کو  
وہ باتیں بتائیں جو آپ (پہلے) نہیں  
جانتے تھے (یعنی آپ پر ایک زمانہ  
ایسا گذرا ہے کہ آپ کو ان چیزوں



کا علم نہیں تھا)۔

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے، میں تو بس صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔

کوئی شخص نہیں جانتا کہ ان کے لئے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی (یعنی جنتوں کی تمام نعمتوں کا حال کسی کو نہیں معلوم)

یہ باتیں غیب کی خبروں میں سے ہیں جو ہم آپ پر وحی کر رہے ہیں، اس سے پہلے ان باتوں کو نہ آپ جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم جانتی تھی، لہذا آپ ثابت قدم رہیں، انجام مت قبول ہی کا اچھا ہے۔

اور (اے رسول) جس چیز کا آپ کو علم نہ ہو اس کے پیچھے نہ پڑا کیجئے۔ اہل مدینہ میں سے بھی بعض لوگ نفاق پر اڑے ہوئے ہیں (اے رسول) آپ ان کو نہیں جانتے، ہم ان کو جانتے ہیں۔

(۸) قُلْ إِنَّمَا أَعْلَمُ عِنْدَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ○  
(ملک ۲۶)

(۹) فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ  
(سجدة ۱۷)

(۱۰) تِلْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ  
نُوحِيهَا إِلَيْكَ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَا  
أَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هَذَا  
فَاصْبِرْ إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ ○  
(ہود ۴۹)

(۱۱) وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ  
بِهِ عِلْمٌ (اسرار ۳۶)

(۱۲) وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ  
مَرَدُّوْا عَلَى الْنِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ  
مَحْنٌ نَعْلَمُهُمْ (توبہ ۱۰۱)



مندرجہ بالا آیات کا خلاصہ یہ ہوا کہ رسولوں کو بھی ہر چیز کا علم نہیں ہوتا۔

(۱۳) وَعَسَى أَنْ تَحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ○  
(لقرة ۲۱۶)

اور یہ ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو حالانکہ وہ تمہارے لئے بری ہو، اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

(۱۴) ذَلِكُمْ أَزْكَ لَكُمْ وَ أَظْهَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ○ (لقرة ۲۳۲)

یہ تمہارے لئے بہتر اور پاکیزہ تر ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

ان آیات سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کو بھی جو تمام اولیاء اللہ میں سب سے بہتر اور برتر ہیں ہر چیز کا علم نہیں تھا۔

(۱۵) وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ○ (نور ۱۹)

اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

(۱۶) وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِنْ دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ ○ (انفال ۶۰)

اور جہاں تک تم سے ہو سکے دشمن کے مقابلے کے لئے قوت اور گھوڑوں کے رسالے تیار رکھو تاکہ اس کے ذریعہ تم اللہ کے دشمن اور اپنے دشمن کو ڈرا سکو اور ان کے علاوہ تم ایسے دشمنوں کو بھی ڈرا سکو جن



کو تم نہیں جانتے لیکن اللہ انہیں جانتا ہے۔

اس آیت سے بھی معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ کو ہر چیز کا علم نہیں ہوتا۔  
(۱۷) وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ  
اور اگر (بہت سے) مومن مرد اور مومن  
عورتیں (مکہ میں) نہ ہوتیں (تو ہم لڑائی  
نہیں روکتے اور اگر ہم لڑائی نہ روکتے  
تو ان مومن مردوں اور عورتوں کو)  
جن کو تم نہیں جانتے (بہت ممکن تھا)  
کہ (کافروں کے ساتھ) تم انہیں بھی  
پامال کر ڈالتے۔

کیا تم کو ان لوگوں (کے حالات) کی  
خبر نہیں ہوئی جو تم سے پہلے گزر چکے  
ہیں یعنی قوم نوح، قوم عاد، قوم ثمود  
اور ان قوموں (کے حالات) کی جو ان کے  
بعد پیدا کئے گئے جن کو کوئی نہیں جانتا  
سوائے اللہ کے۔

(۱۸) أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبُوءُ الَّذِينَ  
مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَ  
ثَمُودَ وَالَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ  
لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللَّهُ  
(ابراہیم ۹)

(۱۹) سُبْحَنَ الَّذِي خَلَقَ  
الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ  
وَمِنْ أَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ○

پاک ہے وہ ذات جس نے زمین کی  
نباتات کے، اور خود ان (انسانوں) کے  
اور ان چیزوں کے جن کی انہیں خبر



(۳۶ دین)

نہیں سب کے جوڑے بنائے۔

(۲۰) وَمَا أُوتِيتُمْ مَتَّ

الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا (اسرار ۸۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حضرت خضر (علیہ السلام) اور حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کشتی میں سوار ہوئے تو ایک چڑیا کشتی کے کنالے پر آکر بیٹھ گئی، چڑیا نے سمندریں دو ایک مرتبہ اپنی چونچ ماری، حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا۔

(۲۱) يَا مُوسَىٰ مَا الْقَصَّ عَلَيَّ

وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا كَنَقْرَةٍ

هَذَا الْعَصْفُورِ فِي الْبَحْرِ

(صحیح بخاری کتاب العلم)

اے موسیٰ میرے علم اور تمہارے علم نے اللہ کے علم میں سے کچھ بھی کم نہیں کیا مگر اسی قدر جس قدر اس چڑیا نے سمندر کے پانی میں سے چونچ مار کر پانی کم کیا ہے (یعنی ہمیں بہت کم علم دیا گیا ہے)۔

مندرجہ بالا آیات و حدیث کا خلاصہ یہ ہوا کہ ہر چیز کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے، کسی دوسرے کو نہیں۔

صرف اللہ تعالیٰ ہی عالم الغیب ہے

غیب وہ چیز ہے جو غائب ہو، مشاہدہ میں نہ آئی ہو، دکھائی نہ دے،

غیب کا علم کسی کو نہیں ہوا ہے اللہ تعالیٰ کے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۱) يَوْمَ يَجْمَعُ اللَّهُ الرُّسُلَ

فَيَقُولُ مَاذَا أُجِبْتُمْ قَالُوا

قیامت کے دن اللہ رسولوں کو جمع کرے گا پھر ان سے پوچھے گا کہ تمہیں کیا جواب



لَا عِلْمَ لَنَا إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ

الْغُيُوبِ ○ (مائتہ ۱۰۹)

(۲) قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ

عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ

الْغَيْبِ (انعام ۵۰)

(۳) وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ

الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ

(انعام ۵۹)

(۴) عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

(انعام ۷۳)

(۵) قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي

نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ

وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبِ

لَأَسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسْنِيَ

السُّوءُ (اعراف ۱۸۸)

(۶) قُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ

(یونس ۲۰)

(۷) وَلَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي

لا تھا۔ وہ کہیں گے ہمیں کچھ معلوم نہیں

غیب کی باتوں کو تو ہی جاننے والا ہے۔

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے

یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے

ہیں اور نہ (یہ کہ) میں غیب جانتا ہوں۔

اور غیب کی کنجیاں اللہ ہی کے پاس

ہیں، انہیں کوئی نہیں جانتا سوائے

اللہ کے۔

اللہ غائب اور حاضر (سب) کا جاننے

والا ہے۔

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ میں اپنے

نفع و نقصان کا بھی اختیار نہیں رکھتا

مگر جو اللہ چاہے اور (میں غیب کا

علم نہیں رکھتا) اگر میں غیب کا علم

رکھتا ہوتا تو بہت سی بھلائیاں جمع کر لیتا

اور مجھے کوئی برائی نہیں پہنچتی۔

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ غیب کا علم

تو اللہ ہی کو ہے۔

(نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے



خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبِ  
(ہود ۳۱)

فرمایا) اور میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ (یہ کہ) میں غیب جانتا ہوں۔

(۸) تِلْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ  
نُوحِيهَا إِلَيْكَ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَا  
أَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هَذَا  
(ہود ۳۹)

یہ غیب کی چند باتیں ہیں جو (اے رسول) ہم آپ کی طرف وحی کر رہے ہیں، اس سے پہلے نہ آپ انہیں جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ وحی آنے سے پہلے رسول، غیب کی کسی بات کو نہیں جانتے، وحی کے ذریعہ ہی انہیں غیب کی بعض باتوں کا علم ہو جاتا ہے۔

(۹) وَ لِلَّهِ غَيْبُ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ (ہود ۱۲۳ و نحل ۷۷)  
(۱۰) عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ  
الْكَبِيرِ الْمُتَعَالِ ○ (رعد ۹)  
(۱۱) لَهُ غَيْبُ السَّمَوَاتِ وَ  
الْأَرْضِ (کہف ۲۶)

آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کا علم اللہ ہی کو ہے۔  
اللہ غائب اور حاضر (سب) کا جاننے والا ہے، وہ بڑا اور بلند مرتبہ ہے۔  
آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتیں اللہ ہی جانتا ہے۔

(۱۲) سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا  
يَصِفُونَ ○ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ  
فَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ○  
(مومنون ۹۲)

اللہ کے بارے میں جو کچھ مشرکین کہتے ہیں، اللہ ان سے پاک ہے، وہ غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے، جو شرک یہ کر رہے ہیں وہ اس سے



بلند و بالا ہے۔

(۱۳) قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي  
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا  
اللَّهُ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّاتَ  
يُبْعَثُونَ ○ (نمل ۶۵)

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ آسمانوں  
اور زمین میں جو ہستیاں ہیں ان میں  
سے غیب کوئی نہیں جانتا سوائے  
اللہ کے اور انہیں تو یہ بھی نہیں معلوم  
کہ انہیں کب اٹھایا جائے گا۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ غیب کا علم نہ آسمان والوں میں سے کسی کو  
ہے اور نہ زمین والوں میں سے کسی کو، غیب کا علم نہ زندہ کو ہے اور نہ ان  
کو جو وفات پا چکے ہیں۔ جو لوگ ان لوگوں کے متعلق جو وفات پا چکے ہیں عقیدہ  
رکھیں کہ انہیں غیب کا علم ہے وہ کس قدر نادان ہیں حالانکہ جو لوگ وفات  
پا چکے ہیں انہیں اپنے متعلق ہی علم نہیں کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے۔

(۱۴) ذَلِكَ عِلْمُ الْغَيْبِ وَ  
الشَّهَادَةِ الْحَزِينُ الرَّحِيمُ ○  
(السجدة ۶)

یہ (خالق و مالک، زمین و آسمان کا  
مدبر) ہی تو غیب اور ظاہر کا جاننے  
والا ہے (اور) غالب اور رحم کرنے  
والا ہے۔

(۱۵) وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا  
لَا تَأْتِينَا السَّاعَةُ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي  
لَتَأْتِيَ بَلَّتْ كُمْ عِلْمُ الْغَيْبِ  
(سبا ۳)

اور کافر کہتے ہیں قیامت ہم پر واقع  
نہیں ہوگی، (اے رسول) آپ کہہ دیجئے  
کہ کیوں نہیں، میرے رب، عالم  
الغیب کی قسم وہ ضرور تم پر واقع ہو



کر رہے گی۔

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ میرا رب حق کو نازل فرما رہا ہے (اور) وہ غیبوں کا جاننے والا ہے۔

بے شک اللہ ہی آسمانوں اور زمین کے غیب کا جاننے والا ہے۔

(اے رسول) آپ (اس طرح) کہیے کہ اے اللہ، اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، اے غیب اور ظاہر کے جاننے والے، تو ہی اپنے بندوں کے مابین ان باتوں کا جن میں وہ اختلاف کر رہے ہیں فیصلہ فرمائے گا۔

بے شک اللہ ہی آسمانوں اور زمین کے غیب کو جاننے والا ہے۔

وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، وہی غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے۔

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ بے شک

(۱۶) قُلْ إِنَّ رَبِّي يَقْذِرُ

بِالْحَقِّ عَلَامُ الْغُيُوبِ ○  
(سبا ۲۸)

(۱۷) إِنَّ اللَّهَ عَلِيمُ الْغَيْبِ

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ (فاطر ۳۸)

(۱۸) قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَلِمِ الْغَيْبِ

وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ

فِي مَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ○

(زمر ۴۶)

(۱۹) إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبِ

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

(مجمرات ۱۸)

(۲۰) هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ

إِلَّا هُوَ عَلِيمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

(حشر ۲۲)

(۲۱) قُلْ إِنَّ الْهُدَى الَّذِي



تَفَرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلْقِيكُمْ  
ثُمَّ تَرُدُّونَ إِلَى عِلْمِ الْغَيْبِ  
وَالشَّهَادَةِ فَيَنْبِئُكُمْ بِمَا  
كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ○

(جمعة ۸)

(۲۱) وَاللَّهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ ○  
عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ  
الْحَكِيمُ ○ (تغابن ۱۷، ۱۸)

(۲۲) عِلْمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ  
عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا ○ إِلَّا مَنِ  
ارْتَضَى مِنْ رَسُولٍ فَإِنَّهُ  
يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ  
خَلْفِهِ رَصَدًا ○ لِيَعْلَمَ أَنْ قَدْ  
أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ وَأَحَاطَ  
بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَخْطَى كُلَّ شَيْءٍ  
عَدَدًا ○ (جن ۲۶، ۲۸)

موت جس سے تم بھاگتے ہو (ایک دن)  
تم کو آکر رہے گی پھر تم غیب اور ظاہر  
کے جاننے والے کے پاس لوٹائے  
جاؤ گے، پھر وہ تمہیں بتائے گا جو کچھ  
تم کرتے رہے ہو۔

اور اللہ قدر وال اور بردبار ہے،  
وہ غیب اور ظاہر کا جاننے والا، غلب  
اور حکمت والا ہے۔

اللہ عالم الغیب ہے، وہ کسی پر اپنے  
غیب کو ظاہر نہیں کرتا مگر (ہاں) جب  
کوئی رسول (لوگوں کی ہدایت کے لئے)  
منتخب فرماتا ہے (تو اس کو غیب کی  
بعض باتیں) بدرجہ وحی بتا دیتا ہے اور  
(وہ بھی اس طرح کہ) اس کے آگے اور پیچھے  
نکبان مقرر کر دیتا ہے (تاکہ وحی الہی  
کی پوری طرح حفاظت ہو جائے) اور وہ  
یہ جان لے کہ رسولوں نے اپنے رب کے  
پیغامات کو (بے کم و کاست، محفوظ وحی  
کے ذریعہ لوگوں تک) پہنچا دیا ہے اور



(ویسے تو) اللہ تعالیٰ نے ان تمام چیزوں کا جو ان کے پاس ہیں احاطہ کر رکھا ہے اور اللہ نے ایک ایک چیز کو گن رکھا ہے (اللہ تعالیٰ نے اپنی آیات و احکامات کو گن رکھا ہے اور وہ ان کی حفاظت کر رہا ہے تاکہ رسول سے کسی قسم کی بھول بھی نہ ہونے پائے اور اللہ کی شریعت بندوں تک من وعن پہنچ جائے)

اور (اے لوگو) اللہ ایسا نہیں کہ تم کو (براہ راست) غیب کی باتیں بتائے، البتہ اللہ اپنے رسولوں میں سے جنکو چاہتا، (غیب کے لئے) چن لیتا ہے، لہذا تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھو (ان میں سے کسی کی تکذیب نہ کرو)

(۲۳) وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُظْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِنْ رُسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ  
(آل عمران ۱۷۹)

ہر دو آیات بالا سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہی عالم الغیب ہے، وہ غیب کی بعض باتیں اپنے رسولوں کو بتاتا ہے، ان کے علاوہ کسی کو نہیں بتاتا، اگر کوئی شخص رسول نہ ہو اور پھر بھی وہ یہ دعویٰ کرے کہ اس کے پاس غیب کی باتیں آتی ہیں تو وہ جھوٹا ہے۔



(۲۴) وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ  
بِضَيْئٍ ۝ (تکویر ۲۴)

اور جبریل یا رسول غیب کی باتیں بتانے  
میں بخل نہیں کرتے (یعنی جبریل، رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اور رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں تک احکام  
الہی، احوال قیامت، احوال جنت و  
دوزخ وغیرہ بے کم و کاست اور فیاضاً  
طریقہ پر پہنچا دیتے ہیں)

اوپر کی تین آیتوں کا خلاصہ یہ ہوا کہ عالم الغیب تو اللہ تعالیٰ ہی ہے،  
کیونکہ عالم الغیب وہ ہوتا ہے جو خود جانتا ہو، اللہ تعالیٰ خود جانتا ہے اس کو  
بتایا نہیں جاتا لہذا وہی عالم الغیب ہے۔ رسول کیونکہ خود نہیں جانتے بلکہ ان  
کو بتایا جاتا ہے لہذا وہ عالم الغیب نہیں ہوتے، پھر جو کچھ باتیں رسولوں کو منجانب  
اللہ بتائی جاتی ہیں وہ ان کو لوگوں تک پہنچانے میں بخل نہیں کرتے، پھر جن لوگوں  
تک غیب کی یہ باتیں پہنچتی ہیں وہ بھی عالم الغیب نہیں ہوتے۔ قرآن مجید کی ہند  
بالآیات میں سے بعض میں اس کی صراحت ہے کہ عالم الغیب کوئی نہیں سوائے  
اللہ کے، اللہ اکبر! ہی عالم الغیب ہے، کسی دوسرے کو عالم الغیب سمجھنا  
شرک ہے۔ رسولوں کو غیب کی چند باتیں بتائی جاتی ہیں نہ کہ سب۔

مندرجہ بالا مباحث کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اعلم کی مندرجہ ذیل شاخوں  
میں منفرد، یکتا اور لاشریک ہے۔

① دلوں کے ارادے اور خیالات کا علم۔



② تمام چیزوں کا علم

③ قیامت کا علم

④ پانی برسنے کا علم

⑤ مادہ کے رحم میں نریا مادہ کا علم

⑥ آئندہ کا علم

⑦ انسان کی موت کی جگہ کا علم

⑧ آیات متشابہات کا علم

⑨ غیب کا علم

اللہ تعالیٰ کا علم ازلی وابدی ہے، زمان و مکان کی قید سے ماوراء ہے، لازوال ہے، لا محدود ہے، غیر مشروط ہے۔ ذاتی ہے، کسی کا دیا ہوا نہیں۔ برخلاف اس کے مخلوقات کا علم وقتی ہے، زوال پذیر ہے، محدود مشروط ہے، اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے، ان کا ذاتی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علم میں کسی دوسرے کو شریک سمجھنا شرک فی العلم ہے۔



# توحید فی الحضور والشہود

صرف اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

① إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ

رَقِيبًا ۝ (نساء، ۱)

② وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ

وَمَا تَتَلَوُا مِنْهُ مِنْ قُرْآنٍ وَلَا

تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ

شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ وَمَا

يَعْزُبُ عَنْ رَبِّكَ مِنْ مِثْقَالِ

ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ

وَلَا أَصْغَرَ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْبَرَ

إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ۝

(یونس ۶۱)

بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔

تم کسی حال میں بھی ہو، خواہ تم قرآن

میں سے کچھ پڑھ رہے ہو یا کوئی اور

کام کر رہے ہو تو جس وقت تم اس

کام میں مصروف ہونے ہو تم تمہارے

سامنے ہوتے ہو یعنی ہم وہاں حاضر

ہوتے ہیں اور (اے رسول) تمہارے

رب سے ذرہ برابر بھی کوئی چیز پوشیدہ

نہیں، نہ زمین میں اور نہ آسمان میں

(ہر چیز پر اللہ تعالیٰ کی نظر ہے، ہر

چیز اس کے علم میں ہے) مزید برآں

ذرہ سے چھوٹی چیز ہو یا بڑی چیز

روشن کتاب میں لکھی ہوئی بھی ہے



اور اللہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔

③ وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ

شَيْءٍ رَقِيبًا ○ (احزاب ۵۲)

اور اللہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے جہاں  
کہیں بھی تم ہو اور جو کچھ تم کرتے ہو  
اُسے دیکھتا رہتا ہے۔

④ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا

كُنْتُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ  
بَصِيرٌ ○ (حدید ۴)

اللہ ہر چیز پر حاضر و ناظر ہے، کیا تم کو

⑤ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ

شَهِيدٌ ○ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ

نہیں معلوم کہ بے شک اللہ جانتا ہے

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین

مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

میں ہے، (جہاں کہیں بھی) تین آدمی

مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَى ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ

سرگوشی کرتے ہیں وہاں اللہ ان میں چوتھا

رَابِعُهُمْ وَالْخَمْسَةِ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ

ہوتا ہے اور (جہاں) پانچ آدمی ہوتے

وَلَا آذَنُ مِنْ ذَلِكَ وَلَا

ہیں وہاں ان میں اللہ چھٹا ہوتا ہے

أَكْثَرُ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا

اور لوگ کہیں بھی ہوں، خواہ اس سے

كَانُوا أَنتُمْ يَنْبِئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا

کم تعداد میں یا اس سے زیادہ تعداد میں

يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ

اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے، پھر قیامت

شَيْءٍ عَلِيمٌ ○ (مجادلہ ۷ و ۸)

میں اللہ انہیں بتائے گا کہ وہ کیا عمل

کرتے رہے تھے، بے شک اللہ کو ہر

چیز کا علم ہے۔

اور اللہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔

⑥ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ



شَهِيدٌ ۝ (بروج ۹)

④ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهُ

اَحَدٌ ۝ (بلد ۷)

⑤ اَلَمْ يَعْلَم بِاَنَّ اللّٰهَ

يَرٰى ۝ (اقراء ۱۲)

⑥ وَاللّٰهُ بِصِرْتِیْمَا

تَعْمَلُوْنَ ۝ (حجرات ۱۸)

⑦ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنْتَهُ

عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِيدٌ ۝

(حم سجدہ ۵۲)

⑧ اَلَا اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ

فَحِیْطٌ ۝ (حم سجدہ ۵۲)

⑨ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰی

كُلِّ شَیْءٍ شَهِيدًا ۝ (نار ۳۳)

⑩ وَاللّٰهُ شَهِيدٌ عَلٰی

مَا تَعْمَلُوْنَ ۝ (آل عمران ۹۸)

⑪ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ

الْغُرْبٰی اِذْ قَضٰیۡنَاۤ اِلٰی مُوسٰی

الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ۝

کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اسے کسی نے  
نہیں دیکھا؟

کیا اسے نہیں معلوم کہ اللہ اسے دیکھ  
رہا ہے۔

اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اسے دیکھ  
رہا ہے۔

کیا تمہارے لئے یہ کافی نہیں کہ تمہارا  
رب ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔

خبردار ہو جاؤ، بے شک اللہ ہر چیز کو  
گھیرے ہوئے ہے۔

بے شک اللہ ہر چیز پر نگاہ رکھتا ہے۔

اور اللہ دیکھ رہا ہے جو کچھ تم کر رہے  
ہو۔

اور (اے رسول) جب ہم نے موسیٰ کی  
طرف حکم بھیجا تو آپ اس وقت (طور

کے) مغربی جانب نہیں تھے اور نہ آپ



(رقصص ۴۴)

(وہاں) حاضر تھے۔

(۱۵) وَمَا كُنْتَ تَأْوِيًا فِي

أَهْلِ مَدْيَنَ (رقصص ۴۵)

(۱۶) وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ

الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا وَلَكِنْ رَحْمَةً

مِّن رَّبِّكَ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا

أَتَتْهُمْ مِّنْ نَّذِيرٍ مِّن قَبْلِكَ

لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ○

(رقصص ۴۶)

اور (اے رسول) آپ مدین کے باشندوں

میں رہنے والے بھی نہیں تھے۔

اور (اے رسول) جب ہم نے موسیٰ کو

آواز دی تو اس وقت آپ طور کے اطراف

میں کہیں موجود نہیں تھے، لیکن یہ آپ کے

رب کی رحمت ہے کہ اس نے آپ

کو رسول بنایا اور یہ خبریں آپ کو

بتا دیں) تاکہ آپ اس قوم کو ڈرائیں

جس کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرائنے

والا نہیں آیا تھا تاکہ وہ نصیحت حاصل

کریں۔

مندرجہ بالا تینوں آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بھی ہر وقت اور ہر جگہ حاضر و ناظر نہیں اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حاضر و ناظر نہیں تو اور کون ہو سکتا ہے۔

(۱۷) وَلَيَشْهَدُ عَذَابُهُمَا

ظَالِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ○

زانی اور زانیہ کو سزا دیتے وقت مؤمنین

کی ایک جماعت حاضر ہونی چاہیے۔

(نور ۲)

اس آیت سے ثابت ہوا کہ مؤمنین حاضر و ناظر نہیں ہوتے جب تک کہ



وہ کسی کام کے جلنے وقوع پر موجود نہ ہوں یعنی اللہ والے بھی ہر جگہ حاضر و ناظر نہیں ہوتے۔

(۱۸) فَلَمَّا تَوَقَّيْتَنِي كُنْتُ  
(علی علیہ السلام میدان محشر میں عرض  
اُنْتُ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ  
کریں گے کہ اے اللہ) جب تو نے مجھ  
اٹھالیا تو تو ہی ان پر نگراں و ناظر تھا  
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ○  
(مائدہ ۱۱۷)  
اور تو ہی ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔

آیت بالا سے معلوم ہوا کہ حضرت علی علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی حاضر و ناظر نہیں ورنہ وہ اپنے اٹھانے جلنے کے بعد کے حالات و کوائف سے باخبر ہوتے اور یہ نہ فرماتے ”کُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ“ (المائدہ ۱۱۷) میں ان پر نگراں رہا جب تک میں ان میں رہا۔  
(۱۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

إِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا  
تم کسی بھرے اور غائب کو نہیں پکارتے، وہ تو  
إِنَّهُ مَعَكُمْ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ  
تمہارے ساتھ ہے، وہ سننے والا ہے اور  
(صحیح بخاری ۶۴/۱ و صحیح مسلم ۲۷۵۱)  
قرب بھی ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ غائب نہیں ہے اور جو غائب نہیں ہوتا وہ حاضر ہوتا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ حاضر ہے۔ وہ ہمارے ساتھ ہے اور ہمارے قریب ہے۔

نوٹ :- اللہ تعالیٰ آسمان پر بالائے عرش ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو اس کی کیفیت کا علم نہیں۔ وہ ہر جگہ بھی حاضر ہے اور یہ اس کی ایک صفت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اس صفت کی کیفیت کا بھی کسی کو علم نہیں۔



# توحید فی الاختیار

## صرف اللہ تعالیٰ ہی مختار ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

① قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ مِنْ

اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُهْلِكَ

الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَآمَنَهُ وَمَنْ

فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا

(مائتہ ۱۷)

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ اگر اللہ

مسیح ابن مریم، ان کی والدہ اور روئے

زمین کے تمام لوگوں کو ہلاک کرنے کا

ارادہ کرے تو کون ہے جسے اللہ کے

مقابلہ میں ذرا سا بھی اختیار ہو (کہ نہیں

ہلاکت سے بچا لے)۔

② وَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ فِتْنَتَهُ

فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا

(مائتہ ۲۱)

اور (اے رسول) اللہ جس کو فتنے میں

مبتلا کرنا چاہے تو اس کو اللہ کے مقابلہ

میں (فتنہ سے بچانے کا) آپ کو کوئی

اختیار نہیں۔

(۳) وَإِنْ كَانَ كِبُرُ عَلَيْكَ

إِعْرَاضُهُمْ فَإِنْ أُسْطِطِعْتَ أَنْ

تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْأَرْضِ أَوْ سَلْمًا

فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيَهُمْ بَأْيَةٌ

اور (اے رسول) اگر ان (کافروں) کی

روگردانی آپ پر شاق گذرتی ہے تو

اگر آپ سے ہو سکے تو زمین میں کوئی

سرنگ تلاش کر لیں یا آسمان پر (چڑھنے



کے لئے) کوئی سیرٹھی ڈھونڈیں اور پھر ان کے لئے کوئی معجزہ ملے آیتیں (یعنی آپ ایسا کر نہیں سکتے)۔

﴿۴﴾ قُلْ إِنِّي عَلَىٰ بَيِّنَةٍ

مِنْ رَبِّي وَكَذَّبْتُمْ بِهِ مَا عِنْدِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ إِنْ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ يَقْضِي الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفَصِلِينَ ۝ قُلْ لَوْ أَنِّي عِنْدِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ لَقُضِيَ الْأَمْرُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالظَّالِمِينَ ۝

(انعام ۵۷-۵۸)

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ میں اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور تم اسے جھٹلاتے ہو (اور) جس چیز کی تم جلدی کر رہے ہو وہ میرے پاس نہیں ہے، حکم کسی کا نہیں چلتا سوائے اللہ کے (میرے اختیار میں کوئی نہیں جسے حکم دوں) اللہ ہی بیان فرماتا ہے اور وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ (اے رسول) کہہ دیجئے اگر وہ چیز جس کی تم جلدی کر رہے ہو میرے اختیار میں ہوتی تو میرے اور تمہارے درمیان کبھی کا فیصلہ ہو چکا ہوتا اور اللہ (ان ظالموں سے) خوب واقف ہے (مناسب وقت آنے پر وہی ان پر عذاب بھیج سکتا ہے)۔

﴿۵﴾ بَلْ لِلَّهِ الْأَمْرُ جَمِيعًا

تمام کاموں کا اختیار اللہ ہی کو ہے۔



⑥ لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ

وَهُمْ يُسْأَلُونَ ○

(انبیاء ۲۳)

اللہ سے سوال کرنے کا کسی کو اختیار نہیں کہ اس نے (کوئی کام) کیوں کیا اور یہ سب سوال کئے جائیں گے (کہ فلاں فلاں عمل کیوں کئے تھے)۔

⑦ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ

وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ

سُبْحَنَ اللَّهِ وَتَعَالَى عَمَّا

يُشْرِكُونَ ○ (قصص ۶۸)

⑧ مَا يَفْتَحِ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِنْ

رَحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا

يُمْسِكُ فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِنْ بَدِّهَا

وَهُوَ الْغَزِيزُ الْحَكِيمُ ○

(فاطر ۲)

اور آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ اختیار رکھتا ہے، ان لوگوں کو کوئی اختیار نہیں، اللہ ان کے شرک سے پاک اور بلند و بالا ہے۔

اگر اللہ لوگوں کے لئے اپنی رحمت (کا دروازہ) کھول دے تو اس کو بند کرنے والا کوئی نہیں اور اگر (اپنی رحمت) روک دے تو اس کے بعد اسے جاری کرنے والا کوئی نہیں، وہ غالب اور حکمت والا ہے۔

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ اگر اللہ تمہیں نقصان پہنچانے کا ارادہ فرمائے یا فائدہ پہنچانے کا ارادہ فرمائے تو کیا اللہ کے مقابلہ میں کسی کو اختیار ہے کہ تمہیں نقصان سے بچ لے یا فائدہ سے محروم

⑨ قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ لَكُمْ

مِنْ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا

أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا

(فتح ۱۱)



کروے (کسی کو اختیار نہیں)

کیا انسان کے اختیار میں ہے کہ وہ جو  
تمنا کرے اُسے مل جائے، آخرت اور  
دنیا دونوں اللہ کے (قبضہ میں) ہیں،  
(وہ جس کو چاہے دے)۔

① اَمْ لِلْإِنْسَانِ مَا آمَنُ ۝

فَلِلَّهِ الْآخِرَةُ وَالْأُولَى ۝  
(نجم ۲۴ و ۲۵)

## توحید فی الحکم

حاکم صرف اللہ تعالیٰ ہے، حکم صرف اللہ تعالیٰ کا چلتا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

① اِلٰهَ الْهُكْمِ

(انعام ۶۲)

خبردار ہو جاؤ حکم صرف اللہ تعالیٰ  
کے لئے ہے۔

② اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّبَعْنٰ

حَكْمًا وَهُوَ الَّذِيۤ اَنْزَلَ اِلَيْكُمْ

الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا

(انعام ۱۱۴)

(اے رسول) کہہ دیجئے کیا میں اللہ کے  
علاوہ کسی اور کو حکم تلاش کروں ایسی  
حالت میں کہ اُس نے تمہاری طرف  
(اپنی) کتاب نازل کر دی ہے جس میں  
ہر حکم علیحدہ علیحدہ پایا جاتا ہے (کسی  
قسم کی الجھن نہیں ہے)۔

حکم کا اختیار کسی کو نہیں سوائے اللہ کے،

③ اِنْ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ



أَمَرَ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا إِنِّيَاكَ  
ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ  
(یوسف ۴۰)

④ وَمَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ  
اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ إِنْ أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ إِلَّا  
بِإِذْنِ اللَّهِ  
(یوسف ۶۷)

⑤ وَاللَّهُ يُنْزِلُ الْحُكْمَ وَلَا مَعْصِيَةَ  
لِلْحُكْمِ  
(رعد ۴۱)

⑥ لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ  
تُرْجَعُونَ ○ (قصص ۸۸)

⑦ وَهُوَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا  
هُوَ أَلَمْ يَحْمَدْ فِي الْأُولَى  
وَالْآخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ  
تُرْجَعُونَ ○ (قصص ۷۰)

⑧ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ

اس نے حکم دیا ہے کہ کسی کی عبادت  
(اطاعت) نہ کی جائے سوائے اُس  
(کیلئے) کے، سیدھا دین یہی ہے (کہ بس  
اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلا جائے)۔

(حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے  
بیٹوں سے فرمایا) اللہ کی طرف سے جو  
چیز تمہیں پہنچنے والی ہے میں اس میں  
تمہارے کوئی کام نہیں آسکتا (یعنی  
میرے اختیار میں کچھ نہیں) حکم کسی کا نہیں  
چلتا سوائے اللہ کے۔

اللہ حکم دیتا ہے، اس کے حکم کو رد کرنے  
والا کوئی نہیں۔

• حکم اللہ ہی کے لئے ہے اور اُسی کی طرف  
تم لوٹائے جاؤ گے۔

اور وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی الہ  
نہیں۔ دنیا اور آخرت میں اُسی کے لئے  
تعریف ہے، حکم دنیا اللہ ہی کے لئے  
ہے اور اُسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔  
اور جس بات میں تم اختلاف کرتے ہو



مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ  
(شوریٰ ۱۰)

⑨ وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ  
أَحَدًا ○ دکھ ۲۶  
اور اللہ اپنے حکم میں کسی کو شریک  
نہیں کرتا۔

مندرجہ بالا آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ عالم حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہے،  
اس کی حکومت ازلی وابدی ہے، کائنات کا وہ اکیلا حاکم ہے، حکیم کوئی ہو یا حکم  
شرعی کوئی دوسرا اس کے حکم میں شریک نہیں۔



# توحید فی الکمال الدائم

## صرف اللہ تعالیٰ لازوال ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

① فَلَمَّا رَأَى الشَّمْسُ بَازِغَةً

قَالَ هَذَا رَبِّي هَذَا أَكْبَرُ فَلَمَّا

أَفَلَتْ قَالَ يُقَوْمُ إِنِّي بُرِّيُّ مِمَّا

تُشْرِكُونَ ○ (انعام ۷۸)

جب (ابراہیمؑ) نے سورج کو چمکتا ہوا

دیکھا تو (اس کی پوجا کرنے والوں سے)

پوچھا یہ ہے میرا رب؟ یہ سب سے

بڑا ہے؟ پھر جب وہ غروب ہو گیا تو

کہا بے شک میں تمہارے شرک سے

بیزار ہوں (یعنی زوال پذیر، غروب

ہو جانے والی چیز رب کیسے ہو سکتی ہے)

زمین و آسمان کی حفاظت سے اللہ

تھکتا نہیں۔

② وَلَا يَؤُودُهُ حِفْظُهُمَا

(بقرہ ۲۵۵)

اللہ تعالیٰ کو نہ نیند آتی ہے، نہ اونگھ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

① لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا

اللہ کو نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔

نَوْمٌ (بقرہ ۲۵۵)



② وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُم (العام ۶۰) سلا دیتا ہے۔ اور وہ اللہ ہی ہے جو رات کو تمہیں  
بِأَنفِلِ اللہ تعالیٰ سب کو سلاتا ہے لیکن اسے خود کو نیند نہیں آتی، نیند ایک  
عیب ہے اور اللہ تعالیٰ تمام عیبوں سے پاک ہے۔

## توحید فی البقار

اللہ اکیلا ہی باقی رہنے والا، ہمیشہ زندہ رہنے والا،

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

① اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ○ (آل عمران ۲)  
② وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ اِذَا فَاَتَتْهُمُ الْخُلْدُ وَنَ ○ كُلُّ نَفْسٍ ذٰلِقَةٌ الْمَوْتِ (انبیاء ۳۲ و ۳۵)  
اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں، وہ زندہ اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔  
اور (اے رسول) ہم نے آپ سے پہلے بھی کسی کو بقائے دوام نہیں بخشا، پھر (اسی اصول پر) اگر آپ کو موت آگئی تو کیا یہ لوگ ہمیشہ زندہ رہیں گے (نہیں بھی موت آکر رہے گی کیونکہ) ہر جان کو موت کا مزا چکھنا ہے۔

③ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهًا (قصص ۸۸) اللہ کے چہرہ کے علاوہ ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے۔



- ④ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّرَآئِهِمْ مَّيِّتُونَ ○ (زمر ۳۰)
- ⑤ هُوَ الْحَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ (مؤمن ۶۵)
- ⑥ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ○ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ○ (رحمن ۲۶ و ۲۷)
- (اے رسول) بے شک آپ بھی مرنے والے ہیں اور یہ بھی مرنے والے ہیں۔ اللہ ہی زندہ ہے، اس کے علاوہ کوئی الہ (یعنی زندہ رہنے والا) نہیں ہے۔ زمین پر جو ذی روح ہے، اس کو فنا ہونہ ہے، صرف تمہارے رب کا چہرہ جو صاحب جلال و عظمت ہے باقی رہیگا۔

## توحید فی الملک

کائنات کا بادشاہ صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

- ① وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ (لقرة ۲۵۵)
- اللہ تعالیٰ کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو (اپنی) وسعت میں لے رکھا ہے۔

- ② قُلِ اللَّهُمَّ مَلِكُ الْمُلْكِ (آل عمران ۲۶)
- (اے رسول، اس طرح) کہتے اے اللہ، اے بادشاہت کے مالک۔
- ③ يَلَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ (آل عمران ۱۲۹)
- آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ کا ہے۔



(یونس ۵۵) (نور ۶۴) (نجم ۳۱)

④ إِلَٰهُ مَلِكُ السَّمَوَاتِ

وَالْأَرْضِ دَآلِ عَمْرَانَ (۱۸۹)

(نور ۲۲) (شوری ۴۹) (فتح ۱۴)

(جاثیہ ۲۷)

⑤ وَ إِلَٰهُ مَلِكُ السَّمَوَاتِ

وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا

(مائدہ ۱۸)

⑥ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ

لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

(مائدہ ۴۰)

⑦ إِلَٰهُ مَلِكُ السَّمَوَاتِ

وَالْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ

(مائدہ ۱۲۰)

⑧ قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمَوَاتِ

وَالْأَرْضِ قُلُّ لِلَّهِ (العام ۱۲)

⑨ وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي الْبَيْلِ

آسمانوں اور زمین کی بادشاہت صرف اللہ کے لئے ہے (وہی مالکِ دو جہان ہے)۔

آسمانوں پر، زمین پر اور ان کے درمیان جو کچھ ہے ان سب پر اللہ ہی کی حکومت ہے۔

کیا تم کو نہیں معلوم کہ آسمانوں اور زمین میں اللہ ہی کی حکومت ہے۔

آسمانوں پر، زمین پر اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب پر اللہ ہی کی بادشاہت ہے۔

(اے رسول ان سے) پوچھئے آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اس پر کس کی حکومت ہے، (پھر آپ خود ہی) بتا دیجئے کہ اللہ کی۔

اور جو مخلوق رات اور دن میں بستی ہے



وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝  
(النعام ۱۳)

⑩ قُلْ أَعْبُدُوا اللَّهَ أَبْغَىٰ  
رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۖ  
(النعام ۱۶۴)

⑪ أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَنْ فِي  
السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ  
(یونس ۶۶)

⑫ لَدَا مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا  
فِي الْأَرْضِ  
(یونس ۶۸) (ابراہیم ۲) (حج ۶۴)  
(شوری ۴ و ۵۳)

⑬ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ  
فِي الْمُلْكِ ۖ (اسرار ۱۱۱) (فرقان ۲)  
⑭ لَدَا مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ  
مَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا  
تَحْتَ الثَّرَىٰ ۝ (طہ ۶)

⑮ فَتَخَلَّاهُ اللَّهُ الْمَلِكُ

سب اللہ کی ہے اور وہ سننے والا، جاننے والا ہے۔

(اے رسول، ان سے) پوچھئے کیا میں اللہ کے علاوہ کوئی اور رب تلاش کروں، حالانکہ وہی ہر چیز کا رب ہے۔

خبردار ہو جاؤ، آسمانوں اور زمین پر جو لوگ ہیں سب اللہ کے (ملوک) ہیں۔

اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔

بادشاہت میں اللہ کا کوئی شریک نہیں۔  
اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے، جو کچھ زمین میں ہے، جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور جو کچھ مٹی کے نیچے ہے۔

اللہ جو حقیقی بادشاہ ہے وہی بلند



الْحَقُّ (ظہ ۱۱۴) (مؤمنون ۱۱۶)

بالا ہے۔

(۱۶) وَلَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ رٰنِبِیَّار ۱۹

(۱۷) قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَ

مَنْ فِیْہَا اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

سَيَقُولُوْنَ لِلّٰہِ قُلْ اَفَلَا

تَذَكَّرُوْنَ ۝ قُلْ مَنْ رَبُّ

السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْخَرْشِ

الْعَظِیْمِ ۝ سَيَقُولُوْنَ لِلّٰہِ قُلْ

اَفَلَا تَشْقُوْنَ ۝ قُلْ مَنْ بِیْدِہِ

مَلٰکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَہُوَ یَجِیْرُ

وَلَا یُجَارُ عَلَیْہِ اِنْ كُنْتُمْ

تَعْلَمُوْنَ ۝ سَيَقُولُوْنَ لِلّٰہِ قُلْ

فَاَنِّیْ تُسْحَرُوْنَ ۝

(مؤمنون ۸۴ تا ۸۹)

اور جو لوگ آسمانوں میں اور زمین میں ہیں

سب اسی کے (بندے) ہیں۔

(اے رسول، ان سے) پوچھئے کہ زمین

اور زمین کے اندر جو کچھ ہے کس کا ہے؟

اگر تمہیں معلوم ہے (تو بتاؤ) یہ جواب

دیں گے کہ (سب کچھ) اللہ کا ہے تو پھر

آپ ا۔ سے کہئے کہ پھر تم نصیحت کیوں

نہیں حاصل کرتے (کیوں دوسروں

کو مشکل کشا اور مجبور سمجھتے ہو)۔ (اے

رسول، ان سے) پوچھئے بتاؤ ساتوں

آسمانوں اور عرش عظیم کا مالک کون ہے؟

یہ جواب دیں گے کہ اللہ، تو پھر آپ ان

سے پوچھئے کہ تم ڈرتے کیوں نہیں (او

اے رسول، ان سے) پوچھئے بتاؤ ہر

چیز کی بادشاہت کس کے ہاتھ میں ہے؟

وہ کون ہے جو پناہ دے سکتا ہے اور اس کے

مقابل کوئی پناہ نہیں دے سکتا؟ اگر تم

جلتے ہو تو بتاؤ، یہ جواب دیں گے کہ



ہر چیز کی بادشاہت تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے اور وہی پناہ دے سکتا ہے (تو پھر ان سے) پوچھتے کہ پھر تم پر جادو کیسے ہو جاتا ہے کہ (کہ جادو کی دیوانگی میں اللہ تعالیٰ کی صفات دوسروں میں تسلیم کرنے لگتے ہو، اس کے حقوق میں دوسروں کو شریک کرتے ہو)۔

مندرجہ بالا آیات اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ مشرکین عرب بھی بادشاہ اور مختارِ کل اللہ تعالیٰ ہی کو سمجھتے تھے اور اپنے شرکیوں کو عاجز و مجبور سمجھتے تھے، لیکن اس اقرار کے باوجود انہیں مشکل کشا سمجھتے تھے اور ان کی نذر و نیاز کرتے تھے۔ یہی اُن کا شرک تھا۔

آسمانوں اور زمین میں جو لوگ ہیں وہ سب اللہ کے ہیں اور وہ سب اللہ کے فرماں بردار ہیں۔

(۱۸) وَلَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ  
وَالْاَرْضِ كُلٌّ لَّهٗ قَانِتُوْنَ ۝  
(روم ۲۶)

وہ اللہ ہی تمہارا رب ہے، بادشاہت اسی کی ہے اور جن ہستیوں کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی کسی چیز کے مالک نہیں (لہذا وہ کیا دے سکتے ہیں؟ ان کو

(۱۹) ذٰلِكُمْ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ  
الْمُلْكُ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ  
دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْعٰنٍ ۝  
(فاطر ۱۳)



پکارنا بے سود ہے۔

وہ ذات تمام عیبوں سے پاک ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے۔

وہ اللہ ہی تمہارا رب ہے، بادشاہت اسی کی ہے، اس کے سوا کوئی الہ یا بادشاہ نہیں تو پھر تم کہاں (ادھر ادھر) پھر رہے ہو۔

آسمانوں کی اور زمین کی کنجیاں اللہ ہی کے پاس ہیں لہذا کسی اور کے پاس سے کیا ملے گا۔

وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی الہ نہیں، وہ بادشاہ ہے، مقدس و منزہ ہے۔

اللہ کی تسبیح پڑھتی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے وہ بادشاہ ہے، مقدس و منزہ ہے۔ بادشاہت اللہ کے لئے ہے اور ہر قسم

② فَسُبْحَنَ الَّذِي بِيَدِهِ  
مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ  
تُرْجَعُونَ ○ (یس ۸۳)

③ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ  
لَهُ الْمُلْكُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَآتَى  
تُصْرَفُونَ ○ (زمر ۶)

④ لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ ○ (زمر ۶۳)

⑤ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ  
إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقَدُّوسُ  
(حشر ۲۳)

⑥ يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي  
السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ الْمَلِكُ  
الْقَدُّوسُ ○ (جمعة ۱)

⑦ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ



الْحَمْدُ (تغابن ۱)

کی تعریف بھی اللہ کے لئے ہے۔

(۲۶) تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ

با برکت ہے (وہ اللہ) جس کے ہاتھ

الْمَلِكُ (ملک ۱)

میں بادشاہت ہے۔

(۲۷) لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ

آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہت

وَالْأَرْضِ (بروج ۹)

اللہ کے لئے ہے۔

(اعراف ۱۵۸) (توبہ ۱۱۶) (مائدہ ۴۰)

(لقرة ۱۰۷) (فرقان ۲) (زمر ۴۴)

(زخرف ۸۵) (حدید ۲ و ۵)

(۲۸) مَلِكِ النَّاسِ

(ناس ۲)

اللہ تمام لوگوں کا بادشاہ ہے (ایسا کوئی

بادشاہ نہیں ہے جس کی بادشاہت

روزِ آفرینش سے قیامت تک کے

لئے تمام لوگوں پر ہو)۔

مندرجہ بالا تمام آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ تمام مخلوقات کا بادشاہ صرف

اللہ ہے، وہی بادشاہِ دو جہاں ہے، وہی شاہِ دوسرا ہے، اس کی بادشاہت

ازل سے ابد تک ہے، اس کی بادشاہت لامحدود و غیر مشروط ہے، وہ ایسا

بادشاہ ہے کہ اس کے سامنے سب مجبور ہیں، کسی کو کوئی اختیار نہیں، تمام

اختیارات کا وہ واحد مالک ہے، اس کی بادشاہت میں کوئی اس کا شریک

نہیں، سب چیزیں اس کے قبضہ قدرت میں ہیں، تمام خزانے اس کے ہاتھ

میں ہیں، دوسروں کے پاس تو کھجور کی گٹھلی کے پھلکے کے برابر بھی کوئی چیز نہیں



جس کے وہ مالک و مختار ہوں، جس کو چاہیں دے دیں یا جو مانگے اس کو عطا کر دیں، بلکہ وہ خود اللہ تعالیٰ کے محتاج اور محکوم ہیں، حقیقی بادشاہ صرف اللہ تعالیٰ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لَا مَلِكَ إِلَّا اللَّهُ  
کوئی بادشاہ نہیں سوائے اللہ کے۔

(صحیح مسلم کتاب الآداب)

دنیا کے بادشاہوں کی بادشاہت عارضی اور محدود ہوتی ہے، ان کے اختیارات محدود و مشروط ہوتے ہیں، وہ برائے نام بادشاہ ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان تمام بادشاہوں کا بھی بادشاہ ہے، وہی شہنشاہ ہے۔ دوسرا کوئی شہنشاہ نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

أَخْنَعُ إِسْمِ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ  
تَسْمِي بِمَلِكِ الْأُمَلَاءِ  
اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ  
نایبندیدہ نام والا وہ شخص ہے  
(صحیح بخاری کتاب الادب و صحیح مسلم  
کتاب الآداب)

الغرض اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو تمام لوگوں کا بادشاہ، دو جہان کا بادشاہ یا شہنشاہ یا سرور کائنات کہنا شرک ہے۔



# توحید فی مملکت یوم الدین

## مالک یوم الدین صرف اللہ تعالیٰ ہے

قیامت کے دن کا کوئی مالک نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے، اُس دن کسی کو کوئی اختیار نہیں ہوگا کہ کسی کے کام آسکے یا کسی کی مدد کر سکے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

① مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ ○ اللہ ہی یوم جزا و سزا کا مالک ہے۔

(فاتحہ ۳)

② وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ○ (بقرہ ۲۸)

اور ڈرو اس دن سے جس دن کوئی کسی کے کچھ بھی کام نہ آسکے گا، نہ کسی کی سفارش منظور کی جائے گی، نہ کسی سے بدلہ یا معاوضہ لیا جائے گا اور نہ لوگ (ایک دوسرے کی) مدد کر سکیں گے۔

③ وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ○

اور ڈرو اس دن سے جس دن کوئی کسی کے کچھ بھی کام نہ آسکے گا، نہ کسی سے کوئی معاوضہ قبول کیا جائے گا، نہ (کسی کی) سفارش کام آئے گی اور نہ وہ



(بقرہ ۱۲۳)

(۴) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اُنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ  
أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا  
خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ

(بقرہ ۲۵۴)

(۵) وَأَنْذِرْ بِهِ الَّذِينَ

يَخَافُونَ أَنْ يُخْشَوْا إِلَىٰ رَبِّهِمْ  
لَيْسَ لَهُمْ مِنْ دُونِهِ وَلِيٌّ وَلَا  
شَفِيعٌ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ○

(العام ۵۱)

(۶) وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ

جَزَاءُ سَيِّئَةٍ أَمْثَلِهَا وَتَرْهُقُهُمْ  
ذِلَّةٌ مِمَّا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ

عَاصِمٍ

(یونس ۲۷)

ایک دوسرے کی مدد کر سکیں گے۔

اے ایمان والو! جو ہم نے تم کو دیا ہے  
اس میں سے خرچ کرتے رہو اس سے  
پہلے کہ وہ دن آئے جس دن نہ خرید  
و فروخت ہوگی، نہ دوستی ہوگی اور  
نہ سفارش ہوگی۔اور (اے رسول) جو لوگ اپنے رب کے  
سامنے جمع کئے جانے سے خائف رہتے  
ہیں (اور جو جانتے ہیں کہ) اللہ کے علاوہ  
(اس دن) ان کا نہ کوئی دوست ہو سکے  
گا اور نہ سفارش کا مالک ان کو اس  
(قرآن مجید) کے ذریعہ ڈالیے تاکہ وہ متقی  
بن جائیں۔اور جن لوگوں نے برے کام کئے ان کو  
ان برے کاموں کے مثل بدلہ ملے گا (یعنی  
برائی کے لحاظ سے سزا مقرر ہوگی، کسی پر  
زیادتی نہیں ہوگی) برائی کرنے والوں کے  
منہ پر ذلت چھا رہی ہوگی، ان کو اللہ سے  
بچانے والا کوئی نہیں ہوگا۔



④ يَوْمَ يَأْتِ لَا تَكَلَّمُ  
نَفْسٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ  
(ہود ۱۰۵)

⑤ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللَّهِ  
مِنْ وَاقٍ ○ (رعد ۳۲)

⑥ قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِينَ  
أَمَنُوا يَقِمُْوا الصَّلَاةَ وَنُفِقُوا  
مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً  
مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعُ  
فِيهِ وَلَا خِلَالٌ ○  
(ابراہیم ۳۱)

⑩ وَيَوْمَ يَقُولُ نَادُوا  
شُرَكَاءِيَ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ  
فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَجَعَلْنَا  
بَيْنَهُمْ مَوْبِقًا ○  
(کہف ۵۲)

قیامت کا دن جب آجائے گا تو کوئی  
متنفس اللہ کی اجازت کے بغیر بات  
نہیں کر سکے گا۔

اور کافروں کو اللہ سے بچانے والا کوئی  
نہیں ہوگا۔

اے رسول، میرے مومن بندوں سے کہہ  
دیجئے کہ نماز پڑھا کریں اور اس دن کے  
آنے سے پیشتر جس دن نہ اعمال کی  
خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوستی (کام  
آئے گی) ہمارے دئے ہوئے مال میں  
سے خفیہ اور علانیہ طریقہ پر اللہ کے  
درستہ میں خرچ کرتے رہیں۔

اور قیامت کے روز اللہ فرمائے گا "اُن  
لوگوں کو پکارو جن کو تم نے میرا شریک  
بنارکھا تھا" وہ پکاریں گے لیکن وہ  
مزعمہ شریک کچھ جواب نہیں دیں گے  
اور (یہ مشرکین اُن تک پہنچ بھی نہ سکیں  
گے اس لئے کہ) ہم نے ان کے درمیان  
ایک ہلاکت خیز جگہ بنا رکھی ہوگی



(جس کو عبور کرنا ناممکن ہوگا)۔

اور اُس جی و قیوم کے سامنے (سب کے)  
چہرے جھکے ہوئے ہوں گے۔

اُس دن بادشاہت اللہ کی ہوگی، وہ  
ان سب کے درمیان فیصلہ کرے گا۔  
قیامت کے دن حقیقی بادشاہت (میں)  
(ہی) کی ہوگی۔

قیامت کے دن تم میں سے کوئی کسی کے  
نفع اور نقصان کا مالک نہیں ہوگا۔

قیامت کے روز وہ سب (اللہ تعالیٰ)  
کے سامنے آ موجود ہوں گے، (مزید برآں  
ان کی) کوئی بات اللہ سے پوشیدہ  
نہیں ہوگی، (اُس دن ندا ہوگی) آج  
کس کی بادشاہت ہے؟ (اللہ تعالیٰ  
خود ہی فرمائے گا) اللہ اکیلے کی جو بڑست  
ہے۔

اُس دن تم کو اللہ سے بچنے والا کوئی  
نہیں ہوگا۔

⑪ وَعَنْتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ

الْقَيُّومِ (ظہ ۱۱)

⑫ أَمْلِكُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ

يُحْكُمُ بَيْنَهُمْ (ج ۵۶)

⑬ أَمْلِكُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ

لِلرَّحْمَنِ (فرقان ۲۶)

⑭ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُم

لِبَعْضٍ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا

(سبا ۴۲)

⑮ يَوْمَ هُمْ بَارِزُونَ

لَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ

لِلنَّارِ الْمَلِكُ الْيَوْمَ لِلَّهِ الْوَاحِدِ

الْقَهَّارِ (مومن ۱۶)

⑯ مَا لَكُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ

عَاصِمٍ (مومن ۳۳)



①۷ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ

أُولِيَاءَ يَنْصُرُوهُمْ مِّنْ

دُونِ اللَّهِ

(شوری ۴۶)

①۸ يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلَىٰ

عَنْ مَوْلَىٰ شَيْئًا وَلَا هُمْ

يُنصَرُونَ ۝ إِلَّا مَنْ رَّحِمَ

اللَّهُ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ

الرَّحِيمُ ۝

(دخان ۴۱ و ۴۲)

①۹ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ مَا

كَسَبُوا شَيْئًا وَلَا مَا اتَّخَذُوا

مِن دُونِ اللَّهِ أُولِيَاءَ

(جاثیہ ۱۰)

②۰ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ

لَوَاقِعٌ ۝ مَّالَهُ مِنْ دَافِعٍ ۝

(طور ۸ و ۹)

②۱ أَرِفَتِ الْأَرْفَةُ ۝

لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللَّهِ

(قیامت کے دن) ظالموں کے کوئی  
کار ساز نہ ہوں گے جو ان کی مدد کر سکیں  
سوائے اللہ کے (جو اکیلا ہر جگہ کار ساز  
ہے)۔

قیامت کے دن کوئی دوست کسی دوست  
کے کوئی کام نہ آ سکے گا اور نہ ان کو کسی  
قسم کی مدد ہی مل سکے گی، مگر ہاں جس  
پر اللہ رحم فرمائے (تو وہ راحت میں  
ہوگا) بے شک وہ غالب اور رحم  
کرنے والا ہے۔

(قیامت کے دن) کافروں کے اعمال ان  
کے کچھ کام نہ آئیں گے اور نہ وہ کام آئیں  
گے جن کو انہوں نے اللہ کے علاوہ کار ساز  
بتا رکھا تھا۔

(اے رسول) بے شک آپ کے رب کا  
عذاب واقع ہو کر رہے گا، اسے کوئی  
روک نہ سکے گا۔

قیامت قریب آپہنچی، اس دن (کی  
تکلیفوں) کو اللہ کے سوا کوئی دور نہ کر



سکے گا۔

كَاشِفَةٌ ۝ (نجم ۵۷ و ۵۸)

قیامت کے دن کسی کو کسی کے (نفع

۲۲) يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ

پہنچانے کے) سلسلہ میں ذرا سا بھی

لِنَفْسٍ شَيْئًا وَالْآخِرُ يَوْمَئِذٍ

اختیار نہ ہوگا، اس دن حکم صرف اللہ

بِلَّهِ ۝ (انفطار ۱۹)

کلیے گا۔

مندرجہ بالا آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت کے دن کا واد مالک صرف

اللہ تعالیٰ ہے، وہی اُس دن بادشاہ ہوگا، اسی کا حکم چلے گا، کوئی کسی کو نفع

نہ پہنچا سکے گا، کوئی کسی کی مرد نہ کر سکے گا، سب عاجز ہوں گے، سوا اللہ تعالیٰ

کے کوئی کسی کو بچا نہ سکے گا کسی کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ اُسے بھی قیامت کے

دن کچھ اختیار ہوگا شرک ہے۔



# توحید فی الحمد

تمام تعریفوں کا حقدار صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

① الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ

الْعَالَمِينَ ○ (فاتحہ ۲)

② الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ  
الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا  
بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ○

(انعام ۱)

ہر قسم کی تعریف اللہ، رب العالمین  
کے لئے ہے۔

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے  
آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور  
تاریکیاں اور روشنی بنائی، (یہ کام  
دوسرا کوئی نہیں کر سکتا) پھر بھی کافر  
دوسروں کو اپنے رب کے برابر قرار  
دیتے ہیں۔

اور وہ اللہ ہے جس کے علاوہ کوئی  
إلہ نہیں، ہر قسم کی تعریف اُسی کے  
لئے ہے دنیا میں بھی اور آخرت  
میں بھی۔

③ وَهُوَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا

هُوَ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَى  
وَالْآخِرَةِ (قصص ۷۰)

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ اگر سمندر میرے  
رب کی باتیں لکھنے کے لئے سیاہی

④ قُلْ تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ

مِذَاذَا تَكَلِّمُ رَبِّي لَنَفِذَ الْبَحْرِ



قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَتُ رَبِّي وَلَوْ  
جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ○  
(کہف ۱۰۹)

بن جائے تو قبل اس کے کہ میرے رب  
کی باتیں ختم ہوں سمندر ختم ہو جائے  
گا اور اگر ہم اسی کے مثل دوسرا سمندر  
اسکی مدد کو لے آئیں (تو وہ بھی ختم  
ہو جائے گا)۔

⑤ وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ  
مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمْدُ  
مِنْ أَعْدٍ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا  
نَفِذَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ  
حَكِيمٌ ○ (لقمن ۲۷)

اور اگر زمین میں جتنے درخت ہیں سب  
قلم بن جائیں اور سمندر سیاہی بن جائے  
اور اس کے بعد سات سمندر اور سیاہی  
بن جائیں تو اللہ کی باتیں ختم نہ ہونگی،  
بیشک اللہ غالب، حکمت والا ہے۔  
تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس کے  
قبضہ میں ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں  
میں اور زمین میں ہے اور (نہ صرف  
دنیا میں بلکہ) آخرت میں بھی ہر قسم کی  
تعریف کا وہی سزاوار ہے اور وہی  
حکیم و خبیر ہے۔

⑥ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَهُ  
مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَ  
لَهُ الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ وَهُوَ  
الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ○ (سبا ۱)

اور ہر قسم کی تعریف اللہ رب العالمین  
کے لئے ہے۔

⑦ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ  
الْعَالَمِينَ ○ (صافات ۱۸۲)  
⑧ فَلِلَّهِ الْحَمْدُ رَبِّ

ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو



السَّمَوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ  
الْعَالَمِينَ ○ (جاثیہ ۳۶)  
آسمانوں کا مالک ہے، زمین کا مالک ہے  
(اور یہی کیا وہ تہی) تمام جہانوں کا مالک  
ہے۔

⑨ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ  
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○  
اللہ ہی کے لئے بادشاہت ہے اور  
اللہ ہی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے  
(تغابن ۱)  
اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

غرض یہ کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے، دوسرے قادر نہیں۔ اللہ  
تعالیٰ خالق ہے، دوسرے خالق نہیں، مخلوق ہیں۔ اللہ تعالیٰ بادشاہ ہے،  
حاکم ہے، دوسرے محکوم ہیں۔ اللہ تعالیٰ باقی ہے، باقی سب فانی ہیں۔ اللہ  
تعالیٰ اپنے ارادہ پر قادر ہے، دوسرے اپنے ارادہ پر قادر نہیں۔ اللہ  
تعالیٰ کسی شخص یا چیز کا محتاج نہیں، دوسرے محتاج ہیں، کبھی کھلانے کے  
محتاج ہیں، کبھی پانی کے محتاج ہیں، رنج و غم میں مبتلا ہوتے ہیں۔ خلاصہ یہ  
کہ سب میں مختلف قسم کی کمزوریاں پائی جاتی ہیں سوائے اللہ کے جس میں کوئی  
کمزوری نہیں، وہ تمام کمزوریوں سے پاک و منزہ ہے، اللہ تعالیٰ کی حمد و  
صفت لا محدود غیر مشروط ہے، لہذا کسی دوسرے کو ہر قسم کی تعریف کا مستحق  
سمجھنا قطعاً صحیح نہیں، ایسا سمجھنے والا شرک کا مرتکب ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لَا تُطْرَوْنِي كَمَا أَطْرَتِ  
النَّصَارَى ابْنُ مَرْيَمَ إِنَّمَا أَنَا عَبْدُ  
میری تعریف میں مبالغہ نہ کرو جس طرح  
عیسیٰ بن مریم کی تعریف میں نصاریٰ



فَقُولُوا عِبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ  
(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

نے مبالغہ کیا تھا، میں ایک بندہ ہوں  
بس مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول  
کہو۔

## توحید فی الہدایۃ

ہادی یعنی صحیح راستہ پر لگادینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے

وعظ ونصیحت کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت کے راستہ کی نشاندہی کی جاتی ہے  
لیکن ہدایت کے راستہ پر لگادینا پھر اس راستہ پر چلا کر منزل مقصود تک پہنچا دینا  
صرف اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہوتا ہے، صحیح راستہ پر چلانا کسی انسان کے بس  
کی بات نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

- ① اَتُرِيدُونَ اَنْ تَهْدُوا  
مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ (نساء ۸۸)
- ② وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَمَعْنَهُمْ  
عَلَى الْهُدَى فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ  
الْجَاهِلِيْنَ ○ (انعام ۳۵)
- کیا تم چاہتے ہو کہ اس کو ہدایت پر لے آؤ  
جس کو اللہ نے گمراہی میں چھوڑ دیا ہے۔  
اگر اللہ چاہتا تو سب کو ہدایت پر جمع  
کر دیتا، لہذا (اے رسول) آپ نادانوں  
میں سے ہرگز نہ ہو جانا (کہ سب کی ہدایت  
کے خواہاں بن جاؤ، ہدایت پر چلا دینا،  
دلوں کا پھیر دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے،



آپ کا کام نہیں)۔

یہ اللہ کی ہدایت ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس کے ذریعہ ہدایت پر لے آتا ہے۔

(اے رسول) بے شک آپ جس کو چاہیں ہدایت پر نہیں لاسکتے، البتہ اللہ جس کو چاہے ہدایت پر لاسکتا ہے۔ اور جس کو اللہ گمراہ کر دے تو اس کو ہدایت پر لانے والا کوئی نہیں۔

اور اللہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے،

جس کو اللہ گمراہ کر دے اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔

اور (اے رسول) آپ کا رب ہدایت دینے اور مدد کرنے کو کافی ہے۔

اور (اے رسول) آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے نکال کر ہدایت پر نہیں لاسکتے۔

③ ذٰلِكَ هُدٰى اللّٰهُ يَهْدِىْ

بِهِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهِ  
(النعام ۸۸)

④ اِنَّكَ لَا تَهْدِىْ مَنْ

اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ  
(قصص ۵۶)

⑤ وَمَنْ يُضِلِلِ اللّٰهُ

فَمَا لَدَّ مِنْ هَادٍ ۝ (رعد ۳۳)  
(زمر ۲۳ و ۳۶) (مومن ۳۳)

⑥ وَيَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ

(نحل ۹۳)

⑦ مَنْ يُضِلِلِ اللّٰهُ فَلَا

هَادٍ لَّهٗ  
(اعراف ۱۸۶)

⑧ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَ

نَصِيْرًا ۝ (فرقان ۳۱)

⑨ وَمَا اَنْتَ بِهَادٍ

اِلٰى عَمًى عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ

(زل ۸۱)



(۱۰) وَمَا أَنْتَ بِهَادٍ الْعُمِّي

عَنْ ضَلَالَتِهِمْ

(روم ۵۳)

اور (اے رسول) آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے نکال کر ہدایت پر نہیں لاسکتے۔

(۱۱) لَيْسَ عَلَيْكَ هَذَا مَعَهُمْ

وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ

(البقرة ۲۴۲)

(اے رسول) ان کو ہدایت پر لانے کے آپ ذمہ دار نہیں، البتہ اللہ جس کو چاہتا ہے ہدایت پر لے آتا ہے۔

(۱۲) إِنْ تَحَرَّصَ عَلَى هُدَاهُمْ

فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ يُفْضِلُ

(نحل ۳۷)

(اے رسول) اگر ان کفار کی ہدایت کی آپ کو حرص ہے (تو ایسی حرص سے کوئی فائدہ نہیں کیونکہ) اللہ جس کو گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اسے ہدایت نہیں دیتا۔

۳ مَنْ يَتَّبِعِ اللَّهَ فَهُوَ

الْمُهْتَدِ (اسرار ۹۷، زکف ۱۷)

(۱۳) مَنْ يَجِدِ اللَّهَ فَهُوَ

الْمُهْتَدِ (اعراف ۱۷۸)

جس کو اللہ ہدایت دے وہی ہدایت یاب ہے۔

جس کو اللہ ہدایت دے وہی ہدایت یاب ہے۔

ہدایت صرف اس چیز کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے

(۱) قُلْ إِنْ هَدَى اللَّهُ هُوَ

الْمُهْدَى (بقرہ ۱۲۰) (العام ۷۱)

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ بے شک اللہ کی ہدایت ہی درحقیقت ہدایت ہے۔

(۲) قُلْ إِنْ أَلْهَى اللَّهُ هَدَى

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ ہدایت تو



اللہ (آل عمران ۷۳)

درحقیقت وہ ہدایت ہے جو اللہ کی  
(طرف سے آتی) ہو۔

③ فَاِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِّنِّي  
هُدًى مِّنْ قَوْمٍ قَبَعَ هُدَاىَ فَلَا  
تَوَفَّ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ  
يَحْزَنُونَ ○ (بقرہ ۳۸)

(اے بنی آدم) جب کبھی میری طرف سے  
تمہارے پاس ہدایت پہنچے پھر جو شخص  
میری ہدایت کی پیروی کرے تو ایسے لوگوں  
کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین  
ہوں گے۔

④ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ  
رَسُولَنَا بِالْهُدَى (توبہ ۳۳)  
(فتح ۲۸) (سعدہ ۹۰)

وہ اللہ ہے جس نے اپنے رسول کو  
ہدایت کے ساتھ مبعوث فرمایا۔

⑤ فَاِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِّنِّي  
هُدًى مِّنْ أَتَّبَعَ هُدَاىَ فَلَا  
يُضِلُّ وَلَا يَشْقَى ○ (طہ ۱۲۳)

(اے بنی آدم) جب کبھی میری طرف سے  
تمہارے پاس ہدایت آئے تو جس  
نے میری ہدایت کی پیروی کی وہ نہ گمراہ  
ہوگا اور نہ بدبخت۔

الغرض ہدایت اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے، یہ انسانوں کے دماغ  
کی پیداوار نہیں ہوتی۔ ہدایت انسانوں کے قیاسات، اجتہادات اور رائے  
کا نام نہیں ہے، جو شخص لوگوں کی رائے و قیاس کو بھی ہدایت سمجھے وہ شرک  
کرتا ہے۔

انسانوں کا کام ہدایت پہنچانا ہے، ہدایت وضع کرنا نہیں، نہ ہدایت پر



لانا انسانوں کا کام ہے۔ ہدایت پر لانا صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے، کسی دوسرے کے اختیار میں نہیں اور اللہ تعالیٰ ہدایت پر اسے لانا ہے جو اس کی طرف رجوع کرے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ أَنَابَ ۝ اور اللہ اسے ہدایت پر لانا ہے جو اس کی طرف رجوع کرے۔ (رعد ۲۷)

## توحید فی الشفاعة

قیامت کے روز شفاعت کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

① وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ۝ اور ڈرو اس دن سے جس دن کوئی شخص کسی شخص کے کچھ بھی کام نہیں آسکتا، نہ کسی شخص سے کوئی سفارش قبول کی جائے گی اور نہ کسی شخص سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ وہ (کسی کی) مدد حاصل کر سکیں گے۔ (بقرہ ۲۸)

② وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ اور ڈرو اس دن سے جس دن کوئی شخص کسی شخص کے کچھ بھی کام نہیں



مِنْهَا عَذْلٌ وَلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ  
وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ○

(بقرہ ۱۲۳)

آسکتا، نہ کسی شخص سے کوئی معاوضہ  
قبول کیا جائے گا، نہ کسی شخص کو کوئی  
شفاعت فائدہ دیگی اور نہ وہ کسی  
کی مدد حاصل کر سکیں گے۔

اے ایمان والو! ہمارے دے ہوئے  
مال میں سے خرچ کرتے رہا کرو قبل  
اس کے کہ وہ دن آئے جس دن نہ خرید  
و نہ فروخت ہوگی، نہ دوستی کام آئے گی  
اور نہ سفارش ہوگی۔

(۳) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
انْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ قَبْلَ  
أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعُ فِيهِ وَلَا  
خِزْيَةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ

(بقرہ ۲۵۲)

(۴) مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ

عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ

(بقرہ ۲۵۵)

کون ہے جو اللہ کی اجازت کے بغیر کسی  
کی سفارش کر سکے (یعنی بغیر اللہ تعالیٰ  
کی اجازت کے کوئی سفارش نہیں کر سکتا)۔  
اللہ سے کوئی سفارش نہیں کر سکتا مگر اللہ  
کی اجازت کے بعد، یہی اللہ تمہارا رب  
ہے (کیا ایسی شان کسی اور کی ہے؟ ہرگز نہیں)  
لوگ سفارش کا اختیار نہیں رکھتے البتہ  
(وہ شخص جس نے رحمن سے کوئی عہد  
لے لیا ہو) کیونکہ کسی نے بھی اللہ تعالیٰ  
سے کوئی عہد نہیں لیا ہے لہذا کوئی بھی

(۵) مَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ أَمْرِ

بَعْدِ إِذْنِهِ ذَلِكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمْ

(یونس ۳)

(۶) لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ

إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ

عَهْدًا ○ (مریم ۸۷)



بغیر اجازت شفاعت نہیں کر سکتا۔

قیامت کے دن کسی کی سفارش نفع نہیں پہنچا سکتی سوائے اس شخص کی سفارش کے جس کو اللہ اجازت دے اور اس کی بات کو پسند فرمائے۔

(اللہ تعالیٰ کے عزت و لمے بندے بھی) کسی کی سفارش نہیں کر سکتے مگر اس شخص کی سفارش جس سے اللہ خوش ہو۔

اے لوگو، تمہارے لئے اللہ کے علاوہ نہ کوئی کارساز ہے اور نہ سفارش کا مالک۔ کیا ان لوگوں نے اللہ کے علاوہ دوسروں کو شفاعت کا مالک بنا رکھا ہے، (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ خواہ وہ کسی چیز کا اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ سمجھتے ہی ہوں (کیا ایسی حالت میں وہ شفاعت کے مالک ہو سکتے ہیں ہرگز نہیں، اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ سفارش تو سب اللہ کے اختیار میں ہے۔ اور جن کو یہ لوگ اللہ کے علاوہ پکارتے

⑤ يَوْمَئِذٍ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ○  
(ظہ ۱۰۹)

⑧ لَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَى (انبیاء ۲۸)

⑨ مَا لَكُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا شَفِيعٍ (سجدة ۴)  
⑩ أَمْ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ شُفَعَاءَ قُلْ أَوَلَوْ كَانُوا لَا يَمْلِكُونَ شَيْئًا وَلَا يَعْقِلُونَ ○ قُلْ لِلَّهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا  
(زمر ۲۳ و ۲۴)

⑪ وَلَا يَمْلِكُ الذِّبْتُ



يَدْعُونَ مِنْ دُونِ الشَّفَاعَةِ  
إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ  
يَعْلَمُونَ ○ (زخرف ۸۶)

(۱۲) وَأَنْذِرْ بِهِ الَّذِينَ  
يَخَافُونَ أَنْ يُخْشَرُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ  
لَيْسَ لَهُمْ مِنْ دُونِهِ وَلِيٌّ وَلَا  
شَفِيعٌ لَّهُمْ يَتَّقُونَ ○  
(النعام ۵۱)

(۱۳) لَيْسَ لَهُمَا مِنْ دُونِ  
اللَّهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ  
(النعام ۷۰)

(۱۴) وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ  
عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ  
(سبا ۲۳)

ہیں وہ سفارش کا (کچھ بھی) اختیار نہیں  
رکھتے مگر ہاں جو علم و یقین کے ساتھ حق  
کی گواہی دیں (وہ سفارش کر سکتے ہیں)۔  
اور (اے رسول) ان لوگوں کو جو اپنے  
رب کے سامنے جمع کئے جانے سے ڈرتے  
رہتے ہیں (اور یہ یقین رکھتے ہیں کہ)  
اللہ کے علاوہ نہ ان کا کوئی مددگار ہوگا  
اور نہ سفارش کا اختیار رکھنے والا اس  
(قرآن مجید) کے ذریعہ ڈرایئے تاکہ وہ متقی  
بن جائیں۔

کسی جان کے لئے (قیامت کے دن) نہ  
کوئی کارساز و مددگار ہوگا اور نہ سفارش  
کا اختیار رکھنے والا۔

اللہ کے ہاں کوئی سفارش نفع نہیں دے  
گی مگر اس کے لئے جس کے بارے میں اللہ  
اجازت عطا فرمائے (یعنی جس کے لئے  
اللہ اجازت دے گا اُسی کے لئے کسی کا  
سفارش کرنا مفید ہوگا)۔

(۱۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں (میدانِ محشر میں جب سب



لوگ پریشان ہوں گے)

فَأَسْتَأْذِنُ عَلَىٰ رَبِّي فَيُؤْذِنُ  
بِي عَلَيْهِ.... وَقَعْتُ لَهَا  
سَاجِدًا.... فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ  
ارْفَعْ رَأْسَكَ.... وَاشْفَعْ  
تُشَفِّعُ.... فَيُحْدِثُ لِي حَذًّا

تو میں اپنے رب سے اجازت مانگوں گا  
مجھے اس کے دربار میں آنے کی اجازت  
دی جائے گی.... میں سجدہ میں گر  
پڑوں گا.... پھر مجھ سے کہا جائے  
گا اے محمد اپنا سر اٹھاؤ.... سفارش  
کرو، تمہاری سفارش سنی جائیگی....  
پھر اللہ میرے لئے حد مقرر کر دے گا،  
(اس حد کے اندر میں سفارش کروں گا،  
اس کے باہر نہیں)۔

مندرجہ بالا آیات و حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ شفاعت کا مالک مختار صرف  
اللہ تعالیٰ ہے، شفاعت کسی دوسرے کے اختیار میں نہیں ہے کہ جب چاہے  
شفاعت کرے، شفاعت اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی نہیں کر سکتا، اللہ  
تعالیٰ شفاعت کی اجازت صرف اس شخص کے لئے دے گا جس کے لئے وہ  
چاہے گا، جب کسی کو شفاعت کی اجازت ملے گی تو وہ اجازت محدود و مشروط  
ہوگی، شفاعت کرنے والے کسی ایسے آدمی کے لئے سفارش نہیں کر سکیں گے  
جن کے لئے اجازت نہ ملی ہو، وہ صرف ایسے آدمی کے لئے سفارش کر سکیں گے  
جس آدمی سے اللہ تعالیٰ راضی ہوگا، گویا شفاعت اور اس کے بعد بخشش کا  
دار و مدار اللہ تعالیٰ کی رضا و مشیت پر ہے، وہ جس کو بخشنا چاہے گا اسی کے



لئے اجازت دے گا اور جس کو بخشنا نہیں چاہے گا اُس کے لئے شفاعت کی اجازت نہیں دے گا۔ شفاعت کے معاملہ میں خوش فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اپنے نیک اعمال سے اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے ہی نجات کی صورت ہے۔

## توحید فی الولایۃ

کار ساز یعنی کام بنانے والا اور بڑی بنانے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

① وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُونِ  
اللّٰهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝  
(بقرہ ۱۰۷) (شوری ۳۱)

اللہ کے علاوہ تمہارا کوئی کار ساز اور مددگار نہیں۔

② مَالِكٌ مِّنْ اللّٰهِ مِنْ  
وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝ (بقرہ ۱۲۰)

تم کو اللہ سے بچانے والا نہ کوئی کار ساز ہے اور نہ کوئی مددگار۔

③ قُلْ اَعْبُدُوا اللّٰهَ اَتَّخِذُ  
وَلِيًّا فَاِطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ کیا میں اللہ، زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے

کے علاوہ کسی اور کو کار ساز بناؤں۔ (انعام ۱۳)



﴿۴﴾ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ  
اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ  
الْمُؤْمِنِينَ ○ (الفال ۶۴)

﴿۵﴾ وَمَا لَهُمْ مِنْ دُونِهِ  
مِنْ وَّالٍ ○ (رعد ۱۱)

﴿۶﴾ أَفَاتَّخَذْتُمْ مِنْ دُونِهِ  
أَوْلِيَاءَ لَا يَمْلِكُونَ لِأَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَ  
لَا ضَرًّا ○ (رعد ۱۶)

﴿۷﴾ وَكَفَى بِرَبِّكَ وَكِيلًا ○  
(اسراء ۶۵)

﴿۸﴾ مَا لَهُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ  
وَلِيٍّ ○ (کہف ۲۶)

﴿۹﴾ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ  
لِلَّهِ الْحَقِّ ○ (کہف ۴۴)

﴿۱۰﴾ أَفَحَسِبَ الَّذِينَ كَفَرُوا  
أَنْ يَتَّخِذُوا عِبَادِي مِنْ دُونِي  
أَوْلِيَاءَ، إِنَّا أَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ  
لِلْكَافِرِينَ نَزُلًا ○ (کہف ۱۰۲)

اے نبی، اللہ آپ کے لئے اور ان مومنین  
کے لئے جو آپ کی پیروی کرتے ہیں کافی  
ہے۔

اللہ کے علاوہ ان لوگوں کا کوئی کارساز  
و مددگار نہیں۔

کیا تم نے اللہ کے علاوہ ایسوں کو کارساز  
بنارکھا ہے جو اپنے نفع نقصان کا بھی  
اختیار نہیں رکھتے۔

کارسازی کے لئے تمہارا رب کافی ہے۔

اللہ کے علاوہ ان کا کوئی کارساز نہیں۔

بس کارسازی اللہ (معبود) برحق کیلئے  
ہی ہے۔

کیا کافروں نے میرے بندوں کو میرے  
علاوہ کارساز بنا کر (یہ) سمجھ لیا ہے کہ ہم  
انہیں سزا نہیں دیں گے؟ ہم نے ان  
کافروں کی مہمانی کے لئے جہنم تیار  
کر رکھی ہے۔



⑪ مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا  
مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ كَمَثَلِ  
الْعَنَكُبُوتِ إِتَّخَذَتْ بَيْتًا وَإِنَّ  
أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنَكُبُوتِ  
تَوَكَّلُوا يُخْلَمُونَ ○  
(عنکبوت ۲۱)

⑫ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا ○  
(احزاب ۳ و ۲۸)

⑬ أَمْ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ  
أَوْلِيَاءَ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ  
مُخِي السَّمَوَاتِ  
(شوری ۹)

⑭ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ ○  
(شوری ۲۸)

⑮ وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ  
فَمَا لَهُ مِنْ وَائِيٍّ مِمَّنْ بَعْدِهِ  
(شوری ۲۴)

جن لوگوں نے اللہ کے علاوہ دوسروں کو  
کار ساز بنا رکھا ہے ان کی مثال مگر کی  
سی ہے کہ وہ بھی ایک گھر بناتی ہے اور  
کچھ شک نہیں کہ تمام گھروں میں سب سے  
مزدور گھر مگر کی کا گھر ہوتا ہے، کاش  
ان کو علم ہوتا (کہ اللہ کے علاوہ دوسرے  
کار ساز بنانا ایسا ہے جیسا جالابنا جو کسی  
قسم کی حفاظت نہیں کر سکتا)۔  
اور اللہ کا کار ساز کافی ہے۔

کیا انہوں نے اللہ کے علاوہ کار ساز بنا  
رکھے ہیں، کار ساز تو اللہ ہی ہے، وہی  
مردوں کو زندہ کرے گا۔

اور اللہ ہی کار ساز اور تحریف والا ہے۔

اور جس کو اللہ گمراہی میں چھوڑ دے تو  
اس کے بعد اس کی بگڑی بنانے والا کوئی  
نہیں۔



﴿۱۶﴾ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ  
وَكَيْلًا ○ (مرقل ۹)  
اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں لہذا صرف  
اسی کو کارساز بناؤ۔

الغرض اللہ تعالیٰ ہی کارساز ہے، وہی بگڑی بنانے والا ہے، کسی دوسرے  
کو بگڑی بنانے والا یا کارساز سمجھنا شرک ہے۔

## مولیٰ صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿۱﴾ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ وَهُوَ  
خَيْرُ النَّاصِرِينَ ○  
(آل عمران ۱۵۰)  
(اے ایمان والو کوئی تمہارا مولیٰ نہیں  
ہے) بلکہ اللہ ہی تمہارا مولیٰ (دردگار)  
ہے اور وہی بہترین مددگار ہے۔

﴿۲﴾ ثُمَّ رُدُّوْا اِلٰى اللّٰهِ  
مَوْلٰىهُمْ الْحَقِّ (النعام ۶۲)  
پھر رجوعت کے دن تمام لوگ اللہ  
مولائے برحق کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

﴿۳﴾ فَاَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ  
نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ○  
(انفال ۲۰)  
(اے ایمان والو) جان لو کہ بے شک  
تمہارا مولیٰ (دردگار) اللہ ہی ہے (اور)  
وہ کتنا اچھا مولیٰ ہے اور کتنا اچھا

مددگار۔

﴿۴﴾ قُلْ لَّنْ يُصِیْبَنَا اِلَّا مَا  
کَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلٰىنَا وَعَلٰى  
اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○  
(اے رسول) آپ کہہ دیجئے ہم کو کوئی  
مصیبت نہیں پہنچ سکتی مگر وہ جو اللہ نے  
ہمارے لئے لکھ دی ہے، وہی ہمارا مولیٰ ہے



(توبہ ۵۱)

⑤ هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ  
نَفْسٍ مَّا اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْا  
اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰهُمْ الْحَقِّ وَضَلَّ  
عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝  
(یونس ۳۰)

اور مومنین کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔  
وہاں (یعنی میدانِ محشر میں) ہر شخص  
(اپنے اعمال کی) جو اس نے آگے بھیجے  
ہوں گے جانچ پڑتال کر لے گا اور وہ (سب)  
اپنے سچے مولیٰ کی طرف لوٹائے جائیں گے  
اور وہ جو کچھ بہتان باندھا کرتے تھے سب

ان سے غائب ہو جائے گا (وہ جن جن  
کو مددگار سمجھتے تھے سب غائب ہو جائیں  
گے یعنی ان کے کچھ کام نہ آئیں گے)۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ سچا مولیٰ اللہ تعالیٰ ہے باقی سب فرضی ہیں۔

اور اللہ کو مضبوطی سے پکڑے رہو،  
وہی تمہارا مولیٰ (مددگار) ہے تو وہ  
کتنا اچھا مولیٰ ہے اور کتنا اچھا مددگار  
(اس کو چھوڑ کر کسی اور کو مولیٰ کیوں بناتے  
ہو)۔

اور اللہ ہی تمہارا مولیٰ (دکارسان) ہے  
اور وہی جاننے والا اور حکمت والا ہے۔  
(اے ایمان والو، اس طرح دعا کیا  
کرو) اے اللہ تو ہی ہمارا مولیٰ ہے لہذا

⑥ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ هُوَ  
مَوْلٰكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ  
النَّصِيْرُ ۝ (حج ۷۸)

④ وَاللّٰهُ مَوْلٰكُمْ وَهُوَ  
الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ (تحریم ۲)  
⑧ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَاَنْصُرْنَا  
عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ ۝



(بقرہ ۲۸۶)

کافر قوم کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما۔

⑨ ذٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ مَوْلَى  
الَّذِينَ آمَنُوا وَأَنَّ الْكَافِرِينَ  
لَا مَوْلَى لَهُمْ ○ (محمد ۱۱)

(مومنین کی فتح اور کافروں کی تباہی) یہ  
صرف اس لئے ہے کہ بے شک ایمان  
والوں کا مولیٰ اللہ ہے اور کافروں کا  
کوئی مولیٰ نہیں۔

⑩ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے موقع پر کفار سے فرمایا  
تھا۔

اللَّهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلَى  
لَكُمْ (صحیح بخاری کتاب المغازی نہیں۔  
و کتاب الجہاد)

⑪ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لَا يَقُلُ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ  
مَوْلَايَ فَإِنَّ مَوْلَاكُمْ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ (صحیح مسلم کتاب الألفاظ عز وجل ہے۔

(من الادب)

مندرجہ بالا آیات و احادیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی  
مولیٰ نہیں، نہ کسی کو مولیٰ سمجھنا چاہیے اور نہ کسی کو مولیٰ کہہ کر پکارتا چاہیے۔  
”مولانا“ یا ”مولائی“ کے الفاظ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال کرنے  
چاہئیں، کسی دوسرے کے لئے نہیں۔



باقی رہا یہ کہ قرآن و حدیث میں بعض جگہ غیر اللہ کے لئے لفظ مولیٰ کا استعمال ہوا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہمیں جو حکم ملا ہے ہمیں اس کی تعمیل کرنی چاہیئے۔

## توحید فی القدرة اللہ تعالیٰ ہی قادر ہے

اللہ تعالیٰ ہر چیز اور کام پر قادر ہے، وہ جو چاہے کر سکتا ہے،  
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

① اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی  
کُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (بقرہ ۱۰۶)

کیا تم نہیں جانتے کہ بے شک اللہ ہر  
چیز پر قادر ہے۔

② وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ  
قَدِيْرٌ ۝ (انفال ۴۱) (حشر ۶)

اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

③ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ  
قَدِيْرٌ ۝ (نحل ۷۷)

بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

④ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ  
شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝ (کہف ۲۵)

اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

⑤ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ  
قَدِيْرٌ ۝ (شوریٰ ۹)

وہ (اللہ) ہر چیز پر قادر ہے۔

⑥ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ

بے شک وہ (اللہ) ہر چیز پر قادر ہے۔



قَدِيرٌ ۝ (احقاف ۳۳)

④ وَاللَّهُ قَدِيرٌ

(ممتحنہ ۷)

اور اللہ قادر ہے۔

⑤ فَحَالٌ لِّمَا يُرِيدُ ۝

(بروج ۱۶)

اللہ جو چاہے کر سکتا ہے۔

⑥ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ

أَخَذَ اللَّهُ سَمْعَكُمْ وَابْصَارَكُمْ وَ

خَتَمَ عَلَى قُلُوبِكُمْ مَنْ إِلَّا غَيْرُ

اللَّهُ يَأْتِيكُمْ بِهِ (انعام ۴۶)

اے رسول، آپ ان سے پوچھئے کہ بتاؤ

اگر اللہ تمہاری سماعت اور تمہاری

بنیائی چھین لے اور تمہارے دلوں پر

حیر لگا دے (پھر تم سمجھ نہ سکو) تو بتاؤ کہ

اللہ کے علاوہ کون الٰہ ہے جو یہ نعمتیں

تمہیں پھر عطا فرما دے (یعنی اللہ

کے علاوہ کسی میں یہ قدرت نہیں)۔

⑦ قُلْ تَوَّانَ عِنْدِي مَا

تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ لَقُضِيَ الْأَمْرُ

بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ

(انعام ۵۸)

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ (اے کافرو)

جس چیز کی تم جلدی کر رہے ہو اگر میرے

پاس ہوتی تو میرے اور تمہارے درمیان

کبھی کا فیصلہ ہو گیا ہوتا (یعنی جس چیز

کا تم مطالبہ کر رہے ہو اس کے لانے

پر میں قادر نہیں ہوں)۔

⑧ وَإِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ

اور (اے رسول) اگر ان کافروں کی



إِعْرَاضُهُمْ فَإِنْ اسْتَطَعَتْ أَنْ  
تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْأَرْضِ أَوْ سُلَّمًا  
فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيَهُمْ بِآيَةٍ  
(النعام ۳۵)

روگردانی آپ پر شاق گذرتی ہے تو اگر  
آپ میں قدرت ہو تو زمین میں کوئی سرنگ  
تلاش کر لیجئے یا آسمان پر (چڑھنے کے  
لئے) کوئی سیڑھی تلاش کر لیجئے اور پھر  
ان کے لئے معجزہ لے آئیے (یعنی اے  
رسول، آپ اس کام کے کرنے پر قیاد  
نہیں)۔

⑫ وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ  
اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِنَ  
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ شَيْئًا وَلَا  
يَسْتَطِيعُونَ ○  
(نحل ۷۳)

اور یہ لوگ اللہ کے علاوہ ایسے لوگوں  
کی عبادت کرتے ہیں جو ان کو آسمانوں  
اور زمین میں سے روزی دینے کا ذرا  
سبھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ انہیں  
کسی بات کی قدرت ہے۔

⑬ أَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ  
مُسَخَّرَاتٍ فِي جَوِّ السَّمَاءِ مَا  
يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ  
(نحل ۷۹)

کیا ان لوگوں نے پرندوں کو نہیں دیکھا  
کہ فضائے آسمانی میں مسخر کر دیئے گئے  
ہیں، ان کو کوئی نہیں تھامتا سوائے  
اللہ کے (کسی میں قدرت نہیں کہ انہیں  
تھام سکے)

⑭ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ  
اللَّهُ عَلَيْكُمْ أَيْلًا سَرْمَدًا إِلَى

(اے رسول) ان سے پوچھئے کہ بتاؤ اگر  
اللہ قیامت تک کے لئے تم پر ہمیشہ



يَوْمِ الْقِيَمَةِ مَنْ إِلَهٌ غَيْرُ اللَّهِ  
يَا تَبَّكُمْ بِضِيَآءٍ أَفَلَا تَسْمَعُونَ ○  
قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ  
النَّهَارَ سَرْمَدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ  
مَنْ إِلَهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَا تَبَّكُمْ بَلِيلٍ  
تَسْكُنُونَ فِيهِ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ○  
(قصص ۷۱ و ۷۲)

رات کر دے تو اللہ کے علاوہ کون الہ ہے  
جو تمہارے لئے روشنی لے آئے، تو  
کیا تم سنتے نہیں (کہ تم سے کیا کہا جا رہا  
ہے) اور (اے رسول) ان سے پوچھئے کہ  
بتاؤ اگر اللہ تم پر قیامت تک کے لئے  
ہمیشہ دن کر دے تو اللہ کے علاوہ کون  
الہ ہے جو تمہارے لئے رات لے آئے  
جس میں تم سکون حاصل کر سکو، تو کیا تم  
دیکھتے نہیں (کہ جب کسی میں یہ قدرت  
نہیں کہ ایسا کر سکے، تو پھر تم کیوں ان  
کی نذر و نیاز کرتے ہو، ان سے مدد  
مانگتے ہو)۔

①۵ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ  
أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي  
مَنْ يَشَاءُ (قصص ۵۶)  
(اے رسول) جس کو آپ چاہیں ہدایت  
نہیں دے سکتے، البتہ اللہ جس کو چاہے  
ہدایت دے سکتا ہے۔

مندرجہ بالا آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اکیلا قادر مطلق ہے، وہ جو چاہے  
کر سکتا ہے، اللہ کے علاوہ دوسرے قادر نہیں کہ جو چاہیں کر لیں، دوسروں کو ہر کام  
پر قادر سمجھنا شرک ہے، اللہ تعالیٰ کی قدرت لامحدود و غیر مشروط ہے، دوسروں  
میں یہ قدرت نہیں پائی جاتی، سب بے بس ہیں، عاجز ہیں، اللہ تعالیٰ کسی کام سے عاجز نہیں ہوتا۔



# توحید فی النفع والضرر

## نفع، نقصان پہنچانے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

① قُلِ اللَّهُمَّ مَلِكُ  
الْمُلْكِ تَوْتِي الْمُلْكِ مَنْ تَشَاءُ  
وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ  
وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ  
تَشَاءُ بِسِيْدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ  
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○

(آل عمران ۲۶)

(اے رسول) کہئے کہ اے اللہ، اے  
بادشاہت کے مالک، تو جس کو چاہتا  
ہے بادشاہت دیتا ہے اور جس سے  
چاہتا ہے بادشاہت چھین لیتا ہے  
اور تو جس کو چاہے عزت دے اور  
جس کو چاہے ذلیل کرے، ہر طرح کی  
بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے، بے شک  
تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اور اگر ان لوگوں کو کوئی فائدہ پہنچتا ہے  
تو کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے  
اور کوئی نقصان پہنچتا ہے تو کہتے ہیں کہ  
یہ آپ کی طرف سے ہے۔ (اے رسول)  
آپ کہہ دیجئے کہ (میری طرف سے کچھ نہیں)

② وَإِنْ تُصِيبْهُمْ حَسَنَةٌ  
يَقُولُوا هَذِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَ  
إِنْ تُصِيبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُوا هَذِهِ  
مِنْ عِنْدِكَ قُلْ كُلُّ مِمَّنْ  
عِنْدَ اللَّهِ (نساء ۷۸)



سب اللہ کی طرف سے ہے۔

(اے رسول) کہہ دیجئے کیا تم اللہ کے علاوہ  
ایسے لوگوں کی عبادت کرتے ہو جو تمہارے  
نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتے  
اور اللہ ہی سننے والا جاننے والا،  
اور (اے رسول) اگر اللہ آپ کو کسی  
نقصان میں مبتلا کرے تو اس کو دور  
کرنے والا کوئی نہیں سوائے اللہ کے  
اور اگر اللہ آپ کو بھلائی پہنچانا چاہے  
تو وہ ہر چیز پر قادر ہے (یعنی بھلائی  
وہی پہنچا سکتا ہے جو ہر چیز پر قادر  
ہو اور کیونکہ قادر سوائے اللہ تعالیٰ  
کے اور کوئی نہیں لہذا کوئی بھلائی نہیں  
پہنچا سکتا سوائے اللہ کے)۔

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ مجھے تو اپنے  
نفع و نقصان کا بھی اختیار نہیں مگر  
جو اللہ چاہے۔

اور یہ ایسے لوگوں کی عبادت کرتے  
ہیں جو نہ ان کو نقصان پہنچا سکتے ہیں

③ قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِنْ  
دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا  
وَلَا نَفْعًا وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ  
الْعَلِيمُ ○ (آئہ ۷۶)

④ وَإِنْ يَّمْسَسْكَ اللَّهُ  
بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَ  
إِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَى  
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○  
(النعام ۱۷)

⑤ قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي  
نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ  
(اعراف ۱۸۸)

⑥ وَلَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ  
اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ



وَيَقُولُونَ هُوَ لَآءِ شُفَعَاؤُنَا  
عِنْدَ اللَّهِ ط قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ  
بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَوَاتِ وَلَا فِي  
الْأَرْضِ سُبْحَنَهُ وَتَعَالَى عَمَّا  
يُشْرِكُونَ ○ (یونس ۱۸)

اور نہ نفع پہنچا سکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ  
اللہ کے ہاں یہ ہمارے سفارشی ہیں،  
ان کی عبادت ہم اس لئے کرتے ہیں  
کہ یہ اللہ کے ہاں وسیلہ بن جائیں، ان  
کے وسیلے سے اللہ ہمیں نقصان سے  
بچالے، فائدے سے نوازے، اے  
رسول (ان سے کہہ دیجئے کہ یہ بات جو  
تم کہتے ہو کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے  
سفارشی اور وسیلہ ہیں) تو کیا تم ایسی  
بات سے اللہ کو مطلع کرتے ہو جس کو  
نہ وہ آسمانوں میں جانتا ہے اور نہ زمین  
میں (یعنی یہ ایسی بات ہے جس کا کوئی  
وجود نہیں، سفارشی مان کر ان کی عبادت  
کرنا بھی شرک ہے اور) اللہ (تعالیٰ)  
ان کے شرک سے پاک اور بلند  
وبالا ہے۔

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ مجھے اپنے نقصان  
کا اختیار ہے نہ نفع کا، مگر جو اللہ چاہے،

④ قُلْ لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي  
ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ  
(یونس ۴۹)



(۸) وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ

اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ

(یونس ۱۰۶)

اور اللہ کے علاوہ کسی کو (مدد کے لئے)  
نہ پکارو کہ جو تمہیں نہ فائدہ پہنچا سکے اور  
نہ نقصان۔

یعنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ نہ کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہے، نہ نقصان، لہذا  
اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو مدد کے لئے پکارنا بے سود اور مزید برآں شرک ہے۔

(۹) قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَوَاتِ

وَالْأَرْضِ، قُلِ اللّٰهُ، قُلْ أ

نَاَتَّخِذْتُمْ مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ لَا

يَمْلِكُونَ لِأَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَلَا

ضَرًّا، قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ

وَالْبَصِيرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَةُ

وَالنُّورُ، أَمْ جَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ

خَلَقُوا كَخَلْقِهِ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ

عَلَيْهِمْ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ

وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝

(رعد ۱۶)

(اے رسول ان سے) پوچھتے آسمانوں اور

زمین کا مالک کون ہے؟ (پھر انہیں

خود ہی) بتا دیجئے کہ اللہ۔ (پھر ان سے)

پوچھتے کہ جب ہر چیز کا مالک اللہ ہے

تو پھر تم نے اس کے علاوہ دوسروں کو

کارساز کیوں بنا رکھا ہے (جب وہ کسی

چیز کے مالک نہیں تو تمہیں کیا دے

سکتے ہیں بلکہ) وہ تو اپنے نفع، نقصان

کا بھی اختیار نہیں رکھتے۔ کیا اندھا اور

آنکھوں والا برابر ہو سکتے ہیں؟

کیا تاریکیاں اور روشنی برابر ہیں؟

کیا انہوں نے اللہ کے (ایسے)

شریک بنا رکھے ہیں جنہوں نے

اللہ کی مخلوق جیسی کوئی مخلوق بنائی



ہے (جس کے وہ مالک ہوں) اور اس  
 طرح ان مشرکین پر اس مخلوق نے  
 (اللہ سے) کوئی مشابہت پیدا  
 کر دی ہے۔ (اے رسول) آپ کہہ دیجئے  
 کہ اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے اور وہ  
 ایک ہے اور غالب ہے۔

جس طرح بننا اور نابینا، اجالا اور اندھیرا برابر نہیں ہو سکتے اسی طرح  
 اللہ تعالیٰ اور معبودانِ باطل برابر نہیں ہو سکتے، جس طرح بننا رہنمائی کر سکتا  
 ہے اور اجالا رہنمائی کا سبب بن سکتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ رہنمائی اور مشکل  
 کشائی کر سکتا ہے اور فائدہ پہنچا سکتا ہے اور جس طرح نابینا رہنمائی نہیں کر سکتا  
 اور نہ اندھیرا رہنمائی کا سبب بن سکتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے علاوہ جتنی  
 ہستیاں ہیں وہ نہ مشکل کشائی کر سکتی ہیں اور نہ کوئی فائدہ پہنچا سکتی ہیں، یہ  
 ہستیاں کسی چیز کی بھی خالق نہیں ہیں لہذا کسی چیز کی بھی مالک نہیں اور جب  
 یہ مالک نہیں ہیں تو کہاں سے دیں گی اور کیا دیں گی؟ اگر انہوں نے کوئی چیز  
 پیدا کی ہوتی تو یہ اس کی مالک ہوتیں اور اُسے دے سکتی تھیں، غرض کہ صرف  
 خالق ہی نفع و نقصان کا مالک ہو سکتا ہے۔

①۰ يٰۤاَعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ يٰۤاَعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ  
 مَا لَا يَضُرُّهُ وَمَا لَا يَنْفَعُهُ ذٰلِكَ  
 هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝ (ج ۱۲) اور نہ فائدہ، یہ بڑی گمراہی ہے۔



⑪ وَاتَّخِذُوا مِنْ دُونِهِ

الِٰهَةً لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَهُمْ  
يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ  
ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَلَا يَمْلِكُوْنَ  
مَوْتًا وَلَا حَيٰوةً وَلَا نَشُوْرًا ○

(فرقان ۳)

اور لوگوں نے اللہ کے علاوہ دوسرے  
معبود بنا رکھے ہیں جو کوئی چیز پیدا نہیں  
کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کئے گئے ہیں  
اور یہ لوگ تو اپنے نفع، نقصان کے  
بھی مالک نہیں (دوسروں کو کیا فائدہ  
پہنچائیں گے) اور نہ یہ لوگ اپنی موت  
کا اختیار رکھتے ہیں، نہ اپنی زندگی کا اور  
نہ مر کر اٹھ کھڑے ہونے کا۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ فائدہ یا نقصان پہنچانے کا مالک و مختار وہی  
ہے جو خالق ہو۔ مخلوق کسی کے نفع یا نقصان کا مالک و مختار نہیں ہو سکتا اور  
کیونکہ صرف اللہ تعالیٰ ہی خالق و احد ہے لہذا وہی نفع و نقصان کا مالک ہے،  
کسی دوسرے کو نفع و نقصان کا مالک سمجھنا شرک ہے۔

⑫ وَلِعِبَادُوْنَ مِنْ دُوْنِ

یہ مشرکین اللہ کے علاوہ ایسے لوگوں کی  
عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کو فائدہ پہنچا  
سکیں اور نہ نقصان۔

(فرقان ۵۵)

یعنی عبادت صرف اس کی کرنی چاہیے جو نفع و نقصان کا مالک ہو اور  
نفع و نقصان کا مالک صرف خالق ہو سکتا ہے اور خالق صرف اللہ تعالیٰ ہے  
لہذا عبادت کا مستحق بھی صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

⑬ قُلْ اِنَّمَا اَدْعُوْا رَبِّيْ

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ میں تو صرف اللہ



وَلَا تُشْرِكْ بِهِ أَحَدًا ۝ قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا ۝  
 کو پکارتا ہوں اور کسی دوسرے کو  
 پکار کر اس کے ساتھ شرک نہیں کرتا،  
 آپ کہہ دیجئے کہ میں (رسول ہونے کے  
 باوجود) تمہارے نفع، نقصان کا اختیار  
 نہیں رکھتا۔ (جن ۲۰ و ۲۱)

۱۲) وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ (زمر ۳)  
 اور جن لوگوں نے اللہ کے علاوہ کارساز  
 بنا رکھے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم تو ان کی  
 عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ یہ  
 ہمیں اللہ کے قریب کر دیں۔

اس آیت سے بھی معلوم ہوا کہ کسی کو تقرب الی اللہ کا وسیلہ بنا کر یا وسیلہ  
 سمجھ کر اسکی عبادت کرنا شرک ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم ان کی عبادت ان  
 کو اللہ سمجھ کر نہیں کرتے بلکہ سفارشی یا وسیلہ سمجھ کر عبادت کرتے ہیں، جس طرح  
 بادشاہ تک پہنچنے کے لئے متعدد وسائل کی ضرورت ہوتی ہے، سیر بھی درپڑھی  
 چڑھ کر ہی بادشاہ تک پہنچا جاسکتا ہے اسی طرح یہ بزرگ ہمارے لئے وسیلہ  
 اور سیر بھی ہیں، اس آیت میں ایسے لوگوں کی کھلی تردید ہے۔

مندرجہ بالا تمام آیات بچینات کا خلاصہ یہ ہوا کہ نفع و نقصان کا مالک  
 صرف خالق ہے اور خالق صرف اللہ تعالیٰ ہے لہذا وہی نفع و نقصان کا مالک  
 ہے دوسرا کوئی مالک نہیں۔ کسی دوسرے کو نفع و نقصان کا مالک سمجھنا یا نفع  
 و نقصان کا مالک نہ سمجھتے ہوئے اسکی عبادت کرنا، اس کو پکارنا اور اس کام کو



اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا وسیلہ بنانا بھی شرک ہے، اسی طرح غیر اللہ کی نذر و  
 نیاز وغیرہ اس نیت سے بھی کرنا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں،  
 ان کے وسیلہ سے ہماری مراد پوری ہو جائے گی شرک ہے۔

ایک زندہ انسان دوسرے زندہ انسان کو بس اتنا ہی نفع یا نقصان پہنچا سکتا  
 ہے جتنا اللہ تعالیٰ چاہے، اگر اللہ تعالیٰ کسی انسان کو نفع یا نقصان پہنچانے سے  
 باز رکھے تو وہ نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتا، اس کی کوششیں بیکار ہو جاتی ہیں،  
 انسان نفع یا نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے اور بس، وہ کسی کے نفع  
 یا نقصان کا مالک نہیں ہوتا کہ جو چاہے کر گزرے۔



# توحید فی الدُّعَاءِ

دُعَاءِ وِیْکَارِ کَا مُسْتَحَقِّ صَرَفِ اللّٰہِ تَعَالٰی ہِے  
وہی دُعَاءِ وِیْکَارِ کُو سُنَّتا ہِے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

① وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ، أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ (لقرة ۱۸۶)

اور (اے رسول) جب میرے بندے آپ سے میرے متعلق سوال کریں تو (آپ کہہ دیجئے کہ) میں بے شک قریب ہوں، جب کبھی کوئی دُعَاءِ کرنے والا مجھ سے دُعَاءِ کرتا ہے تو میں اس کی دُعَاءِ کو قبول کرتا ہوں۔

یعنی اللہ تعالیٰ کو سننے کے لئے کسی وسیلے یا سیڑھی درسیڑھی کی ضرورت نہیں۔

② قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ أَوْ أَتَتْكُمْ السَّاعَةُ أَغَيْرَ اللَّهِ تَدْعُونَ إِنْ كُنْتُمْ حَادِقِينَ ۝ بَلْ آيَاہُ

(اے رسول) ان سے پوچھئے بتاؤ اگر تم پر اللہ کا عذاب آجائے یا (قیامت کی) گھڑی آجائے تو کیا ایسی حالت میں اللہ کے علاوہ کسی اور کو پکارو گے؟



تَدْعُونَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُونَ  
إِلَيْهِ إِنَّ شَاءَ وَتَنْسَوْنَ  
مَا تَشْرِكُونَ ○  
(النعام ۴۰ و ۴۱)

اگر سچے ہو تو بتاؤ۔ (نہیں) بلکہ ہر  
مصیبت کے وقت تم اللہ ہی کو  
پکارتے ہو، پھر اللہ اگر چاہتا ہے تو  
اس مصیبت کو دور کر دیتا ہے جس  
مصیبت کو دور کرنے کے لئے تم اسے  
پکارتے ہو اور (ایسے وقت میں) تم  
ان کو بھول جاتے ہو جن کو (اللہ کا شریک  
بناتے ہو۔

آیت بالا سے معلوم ہوا کہ کفارِ مکہ مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ  
ہی کو پکارتے تھے لیکن بزرگوں کو وسیلہ سمجھ کر ان کی بھی عبادت کر لیا کرتے تھے،  
ان کو بھی کبھی کبھی منت مراد کے لئے پکار لیا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کے اس  
فعل کو بھی شرک قرار دیا۔

③ وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ  
لَهُ الدِّينَ (اعراف ۲۹)  
اور (اے لوگو) دین کو خالص اللہ کے لئے  
مانتے ہوئے اللہ ہی کو پکارو۔

④ إِذَا جَاءَهُمْ رَسُولُنَا  
يَتَوَقَّوْنَهُمْ قَالُوا أَيْنَ مَا كُنْتُمْ  
تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ قَالُوا  
ضَلُّوا عَنَّا وَشَرِيدٌ وَاعْلَىٰ أُنْفُسِهِمْ  
أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ ○ (اعراف ۳۷)

جب مشرکین کی روح قبض کرنے کے  
لئے ہمارے فرشتے ان کے پاس آتے  
ہیں تو ان سے پوچھتے ہیں کہ وہ شریک  
کہاں ہیں جن کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے  
تھے، مشرکین کہتے ہیں وہ سب ہمیں



چھوڑ کر غائب ہو گئے، پھر وہ مشرکین  
اپنے متعلق گواہی دیتے ہیں کہ بیشک  
وہ کافر تھے۔

(اے مشرک) جن کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے  
ہو وہ تمہارے ہی مانند (اللہ کے) بندے  
ہیں، تم انہیں پکارو، پھر اگر تم سچے  
ہو تو انہیں چاہیے کہ تمہیں جواب دیں  
(لیکن تمہیں کوئی جواب نہیں ملے گا لہذا  
ان کو پکارنا بے سود ہے)۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ بندے کو پکارنا لایعنی ہے، پکارنا اسے چاہئے  
جو جواب دے سکے، جو بندہ نہ ہو بلکہ تمام بندوں کا معبود ہو۔

اور (اے مشرک) جن کو تم اللہ کے علاوہ  
(اپنی مدد کے لئے) پکارتے ہو وہ تمہاری  
مدد پر قدرت نہیں رکھتے اور نہ وہ  
اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں۔

وہ اللہ ہی ہے جو تمہیں خشکی و تری میں  
سیر کرانا ہے، یہاں تک کہ جب تم  
کشتیوں میں ہونے ہو اور کشتیاں  
پاکیزہ ہوا کے ساتھ سواروں کو لے کر

⑤ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ

مِنْ دُونِ اللَّهِ عِبَادُ أَمْثَالِكُمْ  
قَادُّوهُمْ فَلَيْسَتْ جِيبُوا لَكُمْ  
إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ○

(اعراف ۱۹۳)

⑥ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ

مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتِطِيعُونَ  
نَصْرَكُمْ وَلَا أَنْفُسُهُمْ يَنْصُرُونَ ○

(اعراف ۱۹۴)

⑦ هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ فِي

الْبَرِّ وَالْبَحْرِ حَتَّىٰ إِذَا كُنْتُمْ فِي  
الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ  
وَفَرِحُوا بِهَا جَاءَتْهَا رِيحٌ



عَاصِفٌ وَجَاءَهُمُ الْمَوْجُ  
 مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ  
 أُحِيطَ بِهِمْ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ  
 لَهُ الدِّينَ لَئِنْ أَجَبْنَاهُمْ  
 هَذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ○  
 فَلَمَّا أَنْجَاهُمْ إِذَا هُمْ يَبْخُونُ  
 فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ  
 (یونس ۲۲ و ۲۳)

چلنے لگتی ہیں اور وہ اس سے خوش  
 ہوتے ہیں کہ ناگہاں طوفانی ہوا چلنے  
 لگتی ہے اور ہر طرف سے ان پر موج  
 مارتی ہوئی آتی ہے اور وہ خیال کرتے  
 ہیں کہ وہ لہروں میں گھر گئے تو اس وقت  
 دین کو خالص اللہ کے لئے تسلیم کرتے ہوئے  
 اللہ کو پکارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ (اے  
 اللہ) اگر تو نے ہمیں اس مصیبت سے  
 نجات دے دی تو ہم ضرور (تیرے)  
 شکر گزار بن جائیں گے لیکن جب اللہ  
 انہیں نجات دے دیتا ہے تو وہ پھر  
 زمین میں ناحق شرارت کرتے پھرتے  
 ہیں۔

جب یہ مشرکین کشتی میں سوار ہوتے  
 ہیں تو اس وقت دین کو خالص اللہ کے  
 لئے تسلیم کرتے ہوئے اللہ کو پکالتے ہیں،  
 پھر جب ہم انہیں نجات دے کر خشکی  
 پر پہنچا دیتے ہیں تو پھر شرک کرنے

⑧ فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلِّ  
 دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ  
 فَلَمَّا أَنْجَاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ  
 يُشْرِكُونَ ○  
 (عنکبوت ۶۵)



⑨ وَإِذَا غَشِيَهُمْ مَوُجٌ

كَالظُّلُلِ دَعَوْا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ  
الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ  
فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمَا يَجْحَدُ  
بِآيَاتِنَا إِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُورٍ ○

(لقمن ۳۲)

اور جب ان مشرکین پر سائبانوں کی طرح  
موجیں چھا جاتی ہیں تو دین کو خالص اللہ  
کیلئے تسلیم کرتے ہوئے اللہ کو پکارتے ہیں  
پھر جب ہم ان کو خشکی کی طرف نجات دے  
دیدیتے ہیں تو بعض تو ان میں سے انصاف  
پر قائم رہتے ہیں (اور بعض پھر شرک  
کرنے لگتے ہیں) اور ہماری آیتوں کا انکار  
تو وہی لوگ کرتے ہیں جو عہد شکن اور  
ناشکر رہے ہوتے ہیں۔

اوپر کی تینوں آیتوں سے ثابت ہوا کہ مشرکین عرب سمندر یا دریا میں خالص  
اللہ تعالیٰ کو پکارتے تھے لیکن افسوس ہے کہ آج کل کے مشرکین سمندر یا دریا  
میں بھی دوسروں کو پکارتے ہیں۔

⑩ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ

اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ

(یونس ۱۰۶)

اور اللہ کے علاوہ ایسی ہستی کو نہ پکارو  
جو نہ تمہیں فائدہ پہنچا سکے اور نہ نقصان۔

⑪ لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ، وَالَّذِينَ

يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ

لَهُمْ شَيْءٌ إِلَّا كِبَاسٌ كَافٍ

إِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغٍ

سچا پکارنا تو اللہ ہی کے لئے ہے اور

جو لوگ اللہ کے علاوہ دوسروں کو

پکارتے ہیں وہ ان کی پکار کو ذرا سا بھی

قبول نہیں کر سکتے (ان کی مثال ایسی ہے)



وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ۝ (رعد ۱۳)

جیسے کوئی شخص پانی کی طرف دونوں ہاتھ پھیلادے تاکہ پانی (دور ہی سے) اسکے منہ تک پہنچ جائے حالانکہ پانی منہ تک بھی نہیں پہنچ سکتا (جس طرح پانی کی طرف ہاتھ پھیلا کر بیکار ہے اسی طرح) ان کافروں کی پکار بیکار ہے۔ جس طرح پانی کا دور سے منہ تک پہنچنا ناممکن ہے اسی طرح اللہ کے علاوہ دوسروں تک ہماری پکار کا پہنچنا ناممکن ہے۔

(۱۲) أَفَمَنْ يَخْلُقُ كَمَنْ لَا يَخْلُقُ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝ (نحل ۱۷)

کیا جو پیدا کر سکتا ہے اُس جیسا ہو سکتا ہے جو (کچھ بھی) پیدا نہ کر سکے تو پھر تم کیوں نصیحت حاصل نہیں کرتے (کیوں مخلوق کو پکارتے ہو)۔

(۱۳) وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ۝ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّاتِ يُبْعَثُونَ ۝ (نحل ۲۰ و ۲۱)

اور جن لوگوں کو یہ اللہ کے علاوہ پکارتے ہیں وہ کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو خود پیدا کئے گئے ہیں، وہ مر چکے ہیں، زندہ نہیں ہیں، انہیں تو یہ بھی نہیں معلوم کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے (یعنی اللہ کے علاوہ جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ مخلوق ہونے کی وجہ سے کچھ نہیں کر سکتے بلکہ وہ ان کی پکار سے بھی



غافل ہیں)۔

یہ اس لئے کہ بے شک اللہ ہی حق ہے اور یہ کہ بے شک جس کو یہ لوگ اللہ کے علاوہ پکارتے ہیں وہ باطل ہے یعنی اس کو پکارنا مبنی برحق نہیں ہے۔

اے لوگو ایک مثال بیان کی جاتی ہے اُسے غور سے سنو، بے شک جن کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو وہ ہرگز ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے اگرچہ وہ اس کام کے لئے سب جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کچھ چھین کر لے جائے تو وہ اس چیز کو مکھی سے چھڑا نہیں سکتے، مانگنے والا بھی کمزور ہے اور جس سے مانگا جا رہا ہے وہ بھی کمزور ہے (اللہ کے علاوہ نہ کوئی مکھی بنا سکتا ہے نہ مکھی سے کچھ چھین سکتا ہے تو ایسے مجبور و معذور ہستیوں کو پکارنے سے کیا فائدہ؟) ان لوگوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا

(۱۴) ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ  
(رج ۶۲)

(۱۵) يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضَرْبٌ مِّثْلُ مَا سْتَعُوْا اِلٰهَ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوْ اٰجْتَمَعُوْا اِلَيْهِ وَاِنْ يَسْلُبْنَهُمُ الذُّبَابُ شَيْعًا لَا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ، ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ۝ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝

(رج ۷۳ و ۷۴)



حق ہے بے شک اللہ قوی اور غالب ہے (بس قوی اور غالب کو پکارو)۔

اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی اور الہ کو پکارے گا جس کی اس کے پاس کوئی سند نہیں تو اس کا حساب اس کے رب کے ہاں ہوگا، بے شک کافر فلاح نہیں پاسکتے۔

اور (رحمن کے بندے وہ لوگ ہیں) جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے (خود ساختہ) الہ کو نہیں پکارتے۔

لہذا اللہ کے ساتھ کسی دوسرے الہ کو نہ پکارو، ورنہ تم عذاب پائے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

اللہ کے ساتھ کسی دوسرے الہ کو مت پکارو، اللہ کے علاوہ کوئی دوسرا الہ نہیں ہے۔ اللہ کے چہرہ کے علاوہ ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔

یعنی پکارنا اس کو چاہیے جو الہ ہو، جس کو بقاء ہو، فنا نہ ہو اور ایسی کوئی ہستی نہیں سوائے اللہ کے، لہذا اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کو مدد یا حاجت

﴿۱۶﴾ وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ○  
(مؤمنون ۱۱۷)

﴿۱۷﴾ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ  
(فرقان ۶۸)

﴿۱۸﴾ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَتَكُونُ مِنَ الْمُعَذِّبِينَ ○  
(شعراء ۲۱۳)

﴿۱۹﴾ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ، لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ  
(قصص ۸۸)

یعنی پکارنا اس کو چاہیے جو الہ ہو، جس کو بقاء ہو، فنا نہ ہو اور ایسی کوئی ہستی نہیں سوائے اللہ کے، لہذا اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کو مدد یا حاجت



روائی یا مشکل کشائی کے لئے پکارنا اس کو الہ بنانا ہے اور یہ شرک ہے۔

(۲۰) قُلْ ادْعُوا الَّذِينَ  
رَعَمْتُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ  
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَوَاتِ وَلَا  
فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِنْ  
شِرْكٍَ وَ مَا لَهُ مِنْهُمْ مَنْ  
ظَهِيرٌ ○  
(سبا ۲۲)

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ جن کو تم  
اللہ کے علاوہ الہ سمجھتے ہو انہیں پکارو  
(پھر دیکھو وہ تمہاری مدد کو آتے ہیں یا  
نہیں اور وہ مدد کر کیسے سکتے ہیں جبکہ  
وہ آسمانوں اور زمین میں ذرہ کے برابر  
بھی کسی چیز کے مالک نہیں اور نہ آسمانوں  
اور زمین میں ان کی (اللہ کے ساتھ)  
شرکت ہے اور نہ ان میں سے کوئی اللہ  
کا مددگار ہے (جب تک کسی میں یہ اوصاف  
نہ پائے جائیں نہ وہ پکارے جانے کے  
قابل ہے اور نہ مدد کرنے کے)۔

(۲۱) ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ  
الْمُلْكُ، وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ  
دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطِيرٍ ○  
إِنَّ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دَعَاءَكُمْ  
وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ

وہ اللہ ہی تمہارا رب ہے، بادشاہت  
اُسی کی ہے اور جن لوگوں کو تم اللہ کے  
علاوہ پکارتے ہو (وہ تم کو کیا دے  
سکتے ہیں) وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے  
کے برابر بھی کسی چیز کے مالک نہیں، اگر  
تم انہیں پکارو بھی تو وہ تمہاری پکار  
کو سن نہیں سکتے اور اگر سن لیں تو

(فاطر ۱۳ و ۱۴)



تمہاری مراد کو پورا نہیں کر سکتے (یعنی اللہ کی بادشاہت ہے، وہی ہر چیز کا مالک ہے لہذا وہی دے سکتا ہے۔ دوسروں کی نہ بادشاہت ہے، نہ وہ کسی چیز کے مالک ہیں، نہ وہ سنتے ہیں لہذا ان سے مانگنا لا حاصل ہے)۔

(اے رسول) ان سے کہئے کیا تم نے اپنے شرکیوں کے متعلق جن کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو کبھی سوچا بھی (کہ وہ تو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے تو دیں گے کیسے؟) اچھا مجھے بتاؤ کہ (تمہارے ان معبودوں نے) زمین کی کوئی چیز پیدا کی یا آسمانوں کے بنانے میں ان کی کوئی شرکت ہے (یعنی جب یہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے تو ان کو پکارنا، ان کی وہابی دینا سب لغو ہے)۔

(قیامت کے روز کافر) کہیں گے اے ہمارے رب تو نے ہم کو دو دفعہ مارا اور دو دفعہ زندہ کیا، ہم اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں تو کیا اب نجات کی کوئی سبیل ہے؟

﴿۲۲﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ شُرَكَاءَكُمُ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَوَاتِ (فاطر ۴۰)

﴿۲۳﴾ قَالُوا رَبَّنَا آمَنَّا بِأَنْتَ إِلَهُنَا وَأَحْيَيْتَنَا أَتَمِتُّنَا فَاغْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَى خُرُوجٍ مِنْ سَبِيلٍ ۝ ذَلِكُمْ بِأَنَّهُ



اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ وَاِنْ يُشْرِكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا فَلِلّٰهِ الْحُكْمُ  
 (مومن ۱۱ و ۱۲)

اللہ تعالیٰ فرمائے گا) یہ (عذاب) اس  
 لئے ہے کہ جب اللہ اکیلے کو پکارا جاتا تھا  
 تو تم اس کا انکار کرتے تھے اور اگر اس  
 کے ساتھ کوئی شریک بنایا جاتا تو تم اسے  
 تسلیم کرتے تھے، تو (اب) اللہ بلند و  
 بزرگ ہی کا حکم چلے گا (تمہارے شریک  
 تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتے)۔

مشرکین کی اب بھی یہی حالت ہے کہ جب ان سے اللہ اکیلے کو پکارنے کے  
 لئے کہا جاتا ہے تو کہتے ہیں یہ بڑے بے ادب ہیں، بزرگوں کو نہیں مانتے اور جب  
 اللہ تعالیٰ کے ساتھ بزرگوں کو پکارا جاتا ہے تو کہتے ہیں یہ صحیح الایمان اور راسخ العقیدہ  
 ہیں۔ ایسے لوگوں کو میدانِ محشر ہی میں معلوم ہو گا کہ کون حق پر تھا اور کون باطل پر۔  
 (۲۴) فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ  
 (مومن ۱۲) لَهُ الدِّيْنُ وَتَوْكَرَةُ الْكَافِرُوْنَ ○  
 تسلیم کرتے ہوئے اللہ ہی کو پکارو خواہ  
 کافروں کو یہ بات بری ہی کیوں نہ لگے۔

خالص اللہ کو پکارنا آج کل بھی مشرکین کو برا لگتا ہے، اللہ تعالیٰ انہیں  
 ہدایت دے، آمین۔

(۲۵) وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُوْنِيْ  
 اَسْتَجِبْ لَكُمْ  
 (مومن ۶۰)

اور تمہارا رب فرماتا ہے کہ مجھ کو پکارو،  
 میں تمہاری پکار کو قبول کروں گا۔



(۲۶) وَهُوَ الْحَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا  
هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ  
الدِّينَ  
(مومن ۶۵)

اور اللہ ہی ایسی ہستی ہے جو ہمیشہ زندہ  
رہنے والا ہے (اُسے موت نہیں لگتا)  
اس کے سوا کوئی الہ نہیں، دین کو خالص  
اس کیلئے تسلیم کرتے ہوئے صرف اُسی  
کو پکارو۔

(۲۷) قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ  
مِنْ دُونِ اللَّهِ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا  
مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي  
السَّمَوَاتِ، إِيْتُونِي بِكِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ  
هَذَا أَوْ أَثَرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ إِن  
كُنْتُمْ صَادِقِينَ ○  
(احقاف ۴)

دے رسول) آپ ان سے پوچھئے کہ بتاؤ  
جن جن کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو  
انہوں نے زمین کی کون سی چیز بنائی ہے  
یا آسمانوں کے بنانے میں ان کی کوئی  
شرکت ہے؟ دلیل کے طور پر قرآن سے  
پہلے کی کوئی کتاب یا (انبیاء علیہم السلام  
کے) علم میں سے کوئی حدیث پیش کرو،  
اگر تم سچے ہو (تو ایسی سند ضرور لاؤ)۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس ہستی کو مرد کے لئے پکارا جائے اس کا خالق  
ہونا ضروری ہے، ورنہ پکارنا بے سود اور شرک ہے۔

(۲۸) وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ  
يَدْعُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ لَا  
يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ  
هُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ ○

اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہو سکتا ہے  
جو اللہ کے علاوہ ایسی ہستی کو پکارے  
جو قیامت تک اُس کی پکار کو قبول نہ  
کر سکے بلکہ ایسی تمام ہستیاں انکی پکار



(احقاف ۵)

سے غافل ہیں (انہیں کچھ خبر نہیں کہ انہیں کون پکار رہا ہے)۔

(۲۹) وَ اِنَّ الْمُسْجِدَ لِلّٰهِ فَلَا

تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝

(جن ۱۸)

(۳۰) قُلْ اِنَّمَا اَدْعُوْا رَبِّيْ

وَلَا اُشْرِكُ بِهٖ اَحَدًا ۝

(جن ۲۰)

(۳۱) اُوْلٰئِكَ الَّذِيْنَ

يَدْعُوْنَ يَبْتَخُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمْ

الْوَسِيْلَةَ اِيْتُهُمْ اَقْرَبُ وَّ

يَرْجُوْنَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُوْنَ

عَذَابَهُ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ

مَحْذُوْرًا ۝

(اسراء ۵۷)

اور یہ کہ بے شک (تمام) مسجدیں اللہ (کی عبادت) کے لئے (مخصوص) ہیں لہذا اللہ کے ساتھ کسی کو بھی نہ پکارو۔

(اے رسول) آپ کد بھیجئے کہ میں تو صرف

اپنے رب کو پکارتا ہوں اور کسی اور کو

پکار کر اس کے ساتھ شرک نہیں کرتا۔

یہ لوگ جن کو مشرکین پکارتے ہیں وہ تو خود

اپنے رب کا تقرب حاصل کرنے کے لئے

ذریعہ تلاش کرتے رہتے ہیں کہ کون ان

میں سے اور زیادہ مقرب بن سکتا ہے، وہ اللہ

کی رحمت کے امیدوار رہتے ہیں اور

اس کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں

اور آپ کے رب کا عذاب ڈرنے ہی

کی چیز ہے (یعنی ان میں شانِ بندگی

ہے، شانِ الوہیت نہیں کہ لوگوں کی

پکار کو سن کر ان کی مراد کو پورا کر سکیں)

مندرجہ بالا آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ اکیلے ہی کو پکارنا چاہیے، دوسرے



ہماری پکار سے غافل ہوتے ہیں، اگر سن بھی لیں تو کچھ نہیں سکتے، سب اللہ کے بندے ہیں، وہ خود اللہ تعالیٰ کے فضل کے متلاشی رہتے ہیں، وہ خود فضل کے مالک نہیں کہ جس کو چاہیں فضل سے نوازیں، پکار کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہے، کسی دوسرے کو پکارنا بشرک ہے۔

## توحید فی القُوَّة

اللہ تعالیٰ ہی قوی ہے، وہی تمام قوتوں کا مالک ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

① اِنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا

(بقرہ ۱۶۵)

بے شک تمام قوتوں کا مالک اللہ ہے۔

② لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

(کہف ۳۹)

کسی میں کوئی قوت نہیں مگر اللہ کی توفیق سے۔

③ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ

ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِّينُ ○ (ذاریات ۵۸)

بے شک اللہ ہی رزق دینے والا قوت والا اور متانت والا ہے۔

④ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ○

(حدید ۲۵) (مجادلہ ۲۱)

بے شک اللہ ہی قوی اور غالب ہے۔

⑤ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ

الْعَزِيزُ ○ (ہود ۶۶)

بے شک تمہارا رب ہی قوی و غالب ہے۔



⑥ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝ بے شک اللہ قوت والا، عزت والا  
(حج ۴۰) ہے۔

⑦ إِنَّهُ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ (غافر ۲۲) بے شک اللہ قوی اور سخت عذاب دینے والا ہے۔

⑧ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ۝ اور اللہ قوی اور زبردست ہے۔  
(شوریٰ ۱۹)

⑨ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا ۝ اور اللہ قوی اور زبردست ہے۔  
عَزِيزًا ۝ (احزاب ۲۵)

⑩ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُّقْبِلًا ۝ (نساء ۸۵) اور اللہ ہر چیز پر قوت رکھتا ہے۔

الغرض تمام قوتوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے، دوسروں میں جو بعض قوتیں پائی جاتی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہیں، اللہ تعالیٰ کی قوت لا محدود ہے، دوسروں کی قوتیں عارضی اور محدود ہیں۔



# توحید فی النُّصْرَة

اللہ تعالیٰ ہی مدد کر سکتا ہے، وہی ناصر و مددگار ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

① وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ

عِنْدِ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ○

(آل عمران ۱۲۶)

اور مدد کس سے نہیں آتی مگر ہاں اللہ  
غالب حکمت والے کی طرف سے۔

② فَمَا أَغْنَتْ عَنْهُمْ

الْمَتَاعُ الَّتِي يَدْعُونَ مِنْ دُونِ

اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ لَمَّا جَاءَ أَمْرُ

رَبِّكَ

(ہود ۱۰۱)

جب کافر قوموں پر اللہ کا عذاب آیا تو  
جن معبودوں کو وہ پکارا کرتے تھے ان  
کے کچھ کام نہ آئے۔

③ وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى

الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمْ النَّارُ

وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ

أَوْلِيَاءَ شِمَّ لَا تُنصَرُونَ ○

(ہود ۱۱۳)

اور (لے ایمان والو) جو لوگ ظالم ہیں  
ان کی طرف مائل نہ ہونا ورنہ آگ تم پر  
پٹ جائے گی اور اللہ کے علاوہ تمہارا  
کوئی کارساز نہیں ہے (لہذا اگر تم  
ظالموں کی طرف مائل ہو گئے تو پھر  
تمہیں مدد کس سے نہیں ملے گی۔

④ وَإِنْ يَخْذُ لَكُمْ فَمَنْ

اور اگر اللہ تم کو چھوڑ دے تو پھر کون ہے



ذَا الَّذِي يَنْصُرُكُمْ مِّنْ

بَعْدِهِ (آل عمران ۱۶۰)

(۵) وَاتَّخِذُوا مِن دُونِ  
اللّٰهِ إِلَهَةً لِّتَكُونُوا لَهُمْ  
عِزًّا ۝ كَلَّا

(مریم ۸۱ و ۸۲)

(۶) وَمَا لَكُمْ مِّن دُونِ  
اللّٰهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝  
(العنکبوت ۲۲) (بقرة ۱۰۷)

(توبہ ۱۱۶)

(۷) وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن  
دُونِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝  
(احزاب ۱۷) (نساء ۱۷۳)

(۸) أَيْشُرُّكُونَ مَا لَا يَخْلُقُ  
شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ۝ وَلَا  
يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْرًا وَلَا  
أَنفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ ۝  
(الاعراف ۱۹۱ و ۱۹۲)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ مدد وہی کر سکتا ہے جو خالق ہو۔ کوئی مخلوق کسی

جو اس کے بعد تمہاری مدد کر سکے۔  
اور ان لوگوں نے اللہ کے علاوہ معبود  
بنائے تھے ہیں تاکہ وہ ان کے لئے عزت  
و مرد کا باعث ہوں۔ ہرگز ایسا نہیں  
ہو سکتا۔

اور تمہارے لئے اللہ کے علاوہ نہ کوئی  
کار ساز ہے اور نہ مددگار۔

اور یہ لوگ اللہ کے علاوہ اپنے لئے نہ  
کوئی کار ساز پائیں گے اور نہ مددگار۔

کیا وہ ایسوں کو شریک بناتے ہیں جو کچھ  
بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو خود پیدا  
کئے گئے ہیں اور وہ ان کی مدد نہیں  
کر سکتے (اور ان کی مدد کیا کریں گے)  
وہ تو اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے۔



مخلوق کی مدد نہیں کر سکتا۔ قائل کے علاوہ مخلوق کو یعنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو مددگار سمجھنا شرک ہے۔

⑨ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتِطِيعُونَ نَصْرَكُمْ وَلَا أَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ ○  
اور جن کو یہ اللہ کے علاوہ (مدد کے لئے) پکارتے ہیں وہ ان کی مدد نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے۔  
(الاعراف ۱۹۷)

⑩ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ (أنفال ۱۰) مدد کہیں سے نہیں آتی مگر اللہ کی طرف سے۔  
⑪ وَلَا يَجِدُ لَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ○  
انسان اللہ کے علاوہ نہ کسی کو کارساز پائے گا اور نہ مددگار۔  
(النساء ۱۲۳)

مندرجہ بالا آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ

① اللہ تعالیٰ کے علاوہ ایسی کوئی ہستی نہیں جو مدد کر سکے۔  
② اللہ تعالیٰ کے علاوہ جو لوگ ہیں وہ جب اپنی مدد نہیں کر سکتے تو دوسروں کی کیا مدد کریں گے۔

اگر کوئی شخص اپنی مدد کرتا ہے یا کسی دوسرے کی مدد کرتا ہے تو بس اُسی حد تک جس حد تک اللہ تعالیٰ چاہے، وہ مدد کرنے کا مالک نہیں ہوتا کہ جس قسم کی چاہے اور جس وقت چاہے مدد کر دے، مدد کرنے کے لئے ہر چیز پر قادر ہونا ضروری ہے، جو شخص قادر نہیں وہ مدد نہیں کر سکتا، مزید برآں مدد



کے لئے حاضر ہونا ضروری ہے، اگر حاضر نہ ہو تو عالم الغیب ہونا ضروری ہے کہ اسے یہ معلوم ہو سکے کہ کون کس جگہ پر مدد کا طالب ہے، جو حاضر نہیں یا عالم الغیب نہیں وہ مدد نہیں کر سکتا۔ مرنے کے بعد حاضر ہونا ناممکن ہے لہذا جو لوگ مر گئے ہیں وہ کسی قسم کی مدد نہیں کر سکتے۔

## توحید فی اعطاء الملک

بادشاہت دینا صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

① وَاللّٰهُ يُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ يَّشَاءُ (بقرہ ۲۴۷)

اللہ جس کو چاہتا ہے بادشاہت عطا فرماتا ہے۔

② اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِي حَاجَّ اِبْرٰهٖمَ فِی رَبِّہٖ اَنْ اَتَّہُ اللّٰهُ الْمُلْکَ (بقرہ ۲۵۱)

کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو اپنے رب کے بارے میں ابراہیم سے جھگڑ رہا تھا صرف (اس گھمنڈ میں) کہ اللہ نے اُسے بادشاہت عطا فرمائی تھی۔

③ قُلِ اللّٰهُمَّ مَا لِکَ الْمُلْکُ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ (آل عمران ۲۶)

(اے رسول! اس طرح کہیے اے اللہ، اے بادشاہت کے مالک، تو جس کو چاہتا ہے بادشاہت دیتا ہے اور تو جس سے چاہتا ہے بادشاہت چھین لیتا ہے۔



④ رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ (یوسف علیہ السلام نے کہا) اے میرے

الْمَلِكِ (یوسف ۱۰۱) رب تو نے ہی مجھے بادشاہت دی۔

⑤ اَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ بتاؤ وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا،

اِذَا دَعَاہُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ قبول کرتا ہے جب وہ اُس سے دعا۔

وَيَجْعَلْكُمْ خُلَفَاءَ الْاَرْضِ کرے اور (کون ہے جو) اس کی تکلیف

ءِ اِلٰہُ مَعَ اللّٰہِ قَلِيْلًا مَا کو دور کرتا ہے اور (وہ کون ہے جو)

تَذَكَّرُوْنَ ○ تم کو زمین میں خلیفہ بناتا ہے، کیا

اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی الہ ہے

(جو یہ کام کر سکے) مگر تم نصیحت کم ہی

حاصل کرتے ہو۔

آیات بالا کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بادشاہت نہیں

دے سکتا، اور نہ بادشاہت چھین سکتا ہے۔ یہ کام اللہ تعالیٰ کرتا ہے اور

اسی کے دربار سے اس قسم کے فیصلے ہوتے ہیں، دوسروں کے دربار میں فیصلے

نہیں ہوتے، اگر ایسے فیصلے دوسروں کے دربار میں ہوتے تو گویا اللہ کے ساتھ

وہ بھی الہ ہوتے۔ دوسروں کے درباروں میں اس قسم کے فیصلوں کے وجود

کو ماننا شرک ہے۔

نوٹ : ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ تمام لوگوں کا بادشاہ صرف اللہ تعالیٰ ہے

یعنی ابتدائے آفرینش سے قیامت تک جتنے انسان ہونے والے ہیں ان سب

کا بادشاہ صرف اللہ تعالیٰ ہے، اس بادشاہت میں اس کا کوئی شریک نہیں۔



لیکن وہ بادشاہت جو محدود انسانوں پر، محدود علاقہ پر، محدود وقت میں، محدود اختیارات کے ساتھ اگر اللہ تعالیٰ کسی کو دے دے تو وہ شرک نہیں اور نہ ان خیرات کے ساتھ اسے بادشاہ کہنا شرک ہے، اللہ تعالیٰ کی بادشاہت کو اس ناقص بادشاہت سے کوئی مماثلت نہیں، اللہ تعالیٰ کی بادشاہت ذاتی ہے اور وہ وقت، مکان اور اختیارات کے لحاظ سے محدود و مقید نہیں بلکہ وہ ہر لحاظ سے لامحدود اور نامتناہی ہے۔

## توحید فی العظمۃ والکبریاء والخلو

ہر قسم کی عزت و رفعت، عظمت اور کبریائی صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(۱) وَلَهُ الْكِبَرِيَاءُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ  
آسمانوں میں اور زمین میں بڑائی صرف  
اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔  
(جاثیہ ۳۷)

(۲) وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ  
اور وہ (اللہ) بلند و بالا اور عظمت والا ہے۔  
(بقرہ ۲۵۵) (شوریٰ ۲)

(۳) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ  
اپنے عظمت والے رب کے نام کی تسبیح  
الْعَظِيمِ (واقعة ۷۴)  
پڑھتے رہا کرو۔



(واقعة ۹۶) (حاقة ۵۲)

④ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ ○ (رعد ۹)

⑤ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ○

(رج ۶۲) (لقمن ۳۰) (سبا ۲۳)

⑥ فَاتَّخِذْكُمْ بِاللَّهِ الْعَلِيِّ

الْكَبِيرِ ○ (غافر ۱۲)

⑦ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيًّا

كَبِيرًا ○ (نساء ۳۴)

⑧ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ

بِجَمِيعَةٍ (نساء ۱۳۹)

(یونس ۶۵)

⑨ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا

(فاطر ۱۰)

⑩ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ

حَكِيمٌ ○ (بقرہ ۲۲۰)

⑪ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ

الْحَكِيمُ ○ (آل عمران ۶ و ۱۸)

⑫ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ

اللہ پوشیدہ و ظاہر کا جاننے والا ،  
بڑا اور بلندی والا ہے ۔

اللہ رفیع الشان اور بڑا ہے ۔

حکم تو اللہ ہی کا ہے جو بلند و بالا اور  
بڑائی والا ہے ۔

بے شک اللہ رفعت و کبریائی والا  
ہے ۔

عزت تو سب اللہ ہی کے لئے ہے ۔

عزت تو سب اللہ ہی کی ہے ۔

بے شک اللہ عزت والا ، حکمت والا  
ہے ۔

کوئی الہ نہیں سوائے اللہ کے جو عزت  
والا ، حکمت والا ہے ۔

بے شک تمہارا رب ہی قوت والا ،



الْعَزِيزُ ○ (ہود ۶۶)

عزت والا ہے۔

⑬ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ

جو کچھ یہ کافر لوگ کہہ رہے ہیں تمہارا  
رب جو عزت کا مالک ہے اُس سے پاک

الْعِزَّةَ عَمَّا يَصِفُونَ ○

(صفت ۱۸۰)

ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

⑭ اَلْعِزَّةُ اَزَارُهُ وَالْكِبْرِيَاءُ

عزت اللہ تعالیٰ کا تہ بند ہے اور بڑائی

رِداؤہ (قال اللہ) فَمَنْ يُنَازِعُنِي

اس کی چادر ہے (وہ فرماتا ہے) جو

عَذْبَةُ، (صحیح مسلم کتاب البر باب

شخص (ان دونوں کے معاملہ میں) مجھ

سے جھگڑے گا میں اسے عذاب دوں

تحريم الكبر)

گا۔

مندرجہ بالا آیات و حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر قسم کی عزت و بلندی،

عظمت و کبریائی اللہ اکیلے کے لئے ہے، اللہ تعالیٰ کی یہ صفت مطلق، لامحدود

اور غیر مشروط ہے، کسی دوسرے کو اس قسم کی صفت سے موصوف ماننا

شُرک ہے۔



# توحید فی اعطام الرزق والمعیشۃ

## معاش اور رزق دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

(۱) جَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا

مَعَايِشَ دَاعِیَاتٍ ۱۰

(۲) قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ

السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمْ مَنْ يَمْلِكُ

السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَنْ يُخْرِجُ

الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ

مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ

فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ فَقُلْ أَفَلَا

تَتَّقُونَ ۝

(یونس ۳۱)

اللہ نے تمہارے لئے زمین میں سامانِ

معیشہ پیدا کئے۔

(اے رسول، ان سے) پوچھئے کہ آسمان

وزمین سے تمہیں روزی کون دیتا ہے؟

کون ہے وہ جو تمہارے کان اور آنکھ

کا مالک ہے، کون ہے وہ جو مردہ

سے زندہ کونکالتا ہے اور زندہ سے

مردہ کونکالتا ہے اور کون ہے جو

(تمام) کاموں کی تدبیر کرتا ہے، تو یہ

کہیں گے کہ اللہ، تو پھر ان سے پوچھئے

کہ پھر تم (اللہ سے) ڈرتے کیوں نہیں

(کیوں اس کے ساتھ دوسروں کو رازق

وغیرہ مانتے ہو)۔

اور زمین پر کوئی چلنے پھرنے والا نہیں

(۳) وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي



الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا

مگر اس کا رزق اللہ کے ذمہ ہے۔

(ہود ۶)

④ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا

اور ہم نے زمین میں تمہارے لئے

مَعَايِشَ وَمَنْ لَكُمْ لَكُمْ

سامانِ معیشت پیدا کئے اور سامانِ

بِرَازِقَيْنِ ۝ وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ

معیشت اُن کے لئے بھی پیدا کئے جن کو

إِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا

تم روزی نہیں دے سکتے اور کوئی

نُزْرِلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَعْلُومٍ ۝

چیز ایسی نہیں کہ ہمارے پاس اس

(حجر ۲۰ و ۲۱)

کے خزانے نہ ہوں لیکن ہم اسکو معین

مقدار میں اتارتے ہیں۔

⑤ وَلْيَعْبُدُونِ مِنْ دُونِ

اور یہ لوگ اللہ کے علاوہ ایسے لوگوں

اللَّهُ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ

کی عبادت کرتے ہیں جو ان کو آسمانوں

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ شَيْئًا وَلَا

اور زمین سے رزق دینے کا ذرا سا

يَسْتَطِيعُونَ ۝ (نحل ۷۳)

بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ وہ (اوپر کچھ)

کر سکتے ہیں (یعنی وہ رزق نہیں دے

سکتے)۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی رازق نہیں اور

نہ اُسے استطاعت ہے کہ رزق دے سکے یا اُپر کچھ کر سکے۔

⑥ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ

اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے

نَحْشَةَ إِمْلَاقٍ مِّنْ نَّهْرُزْقِهِمْ

قتل نہ کیا کرو، انہیں بھی ہم رزق دیں



وَإِيَّاكُمْ (اسرار ۳۱)

(۷) وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَنْ

يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○

(نور ۲۸)

(۸) إِنَّ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ

مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ

رِزْقًا فَابْتَغُوا عِنْدَ اللَّهِ الرِّزْقَ

وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ

(عنکبوت ۱۷)

(۹) وَكَاتِبٌ مِنْ دَابَّةٍ

لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا، اللَّهُ يَرْزُقُهَا

وَإِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○

(عنکبوت ۶۰)

(۱۰) اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ

نَمْ رِزْقَكُمْ ثُمَّ يُمْيِتُكُمْ ثُمَّ

يُحْيِيكُمْ، هَلْ مِنْ شَرِكَاكُمْ

مَنْ يَفْعَلُ مِنْ ذَلِكُمْ مِنْ شَيْءٍ

سُبْحَنَهُ تَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ○

(روم ۲۰)

گے اور تمہیں بھی۔

اور اللہ جس کو چاہتا ہے بے حساب

رزق دیتا ہے۔

بے شک جن ہستیوں کو تم اللہ کے علاوہ

پوجتے ہو وہ تمہارے رزق کے مالک

نہیں ہیں، لہذا رزق کو اللہ ہی کے ہاں

تلاش کرو اور اسی کی عبادت کرو اور

اس کا شکر ادا کرو۔

اور کتنے ہی جانور ہیں جو اپنا رزق اٹھائے

نہیں پھرتے، اللہ ہی انہیں رزق

دیتا ہے اور تمہیں بھی اور وہ سننے والا

جاننے والا ہے۔

اللہ ہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا، پھر

تمہیں رزق دیا، پھر تمہیں مارے گا،

پھر تمہیں زندہ کرے گا، کیا تمہارے

شرکار میں سے کوئی ایسا ہے جو ان کاموں

میں سے کوئی کام ذرا سا بھی کر سکے،

اللہ پاک اور بلند ہے اس شرک سے جو



یہ کر رہے ہیں۔

⑪ قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ  
مِنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، قُلِ  
اللَّهُ (سبا ۲۲)

(اے رسول) ان سے پوچھئے آسمانوں سے  
اور زمین سے تمہیں رزق کون دیتا  
ہے؟ (پھر آپ ہی ان کو بتا دیجئے  
کہ اللہ۔

مندرجہ بالا ہر دو آیات سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو  
رازق ماننا شرک ہے۔

⑫ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا  
نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ، هَلْ مِنْ  
خَالِقٍ غَيْرِ اللَّهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ  
السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، لَا إِلَهَ إِلَّا  
هُوَ فَآفِي تَوَفَّكُونَ ○

(فاطر ۳)

اے لوگو، اللہ کی نعمت کو یاد کرو جو اس  
نے تم پر (نازل) کی ہے، کیا اللہ کے  
علاوہ کوئی خالق ہے جو تمہیں آسمان  
اور زمین سے رزق دیتا ہے، اللہ کے  
علاوہ کوئی الہ نہیں، پھر تم کدھر ہلکے  
ہوئے چلے جا رہے ہو۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو خالق اور الہ ہے وہی رازق بھی ہے،  
جو خالق یا الہ نہیں وہ رازق نہیں ہو سکتا۔

⑬ قُلْ أَغْنِيكُمْ تَتَكْفَرُونَ  
بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ  
وَتَجْعَلُونَ لَهَا أَنْدَادًا، ذَٰلِكَ  
رَبُّ الْعَالَمِينَ ○ وَجَعَلَ فِيهَا

(اے رسول ان سے) پوچھئے کیا تم اس  
ہستی کا انکار کرتے ہو جس نے دو دن  
میں زمین کو بنایا اور کیا تم (ایسی  
حالت میں کہ وہ زمین کا خالق ہے)



رَوَّاسِي مِنْ فَوْقِهَا وَبَرَكَ  
فِيهَا وَقَدْ رَفِئَ فِيهَا أَقْوَانُهَا  
فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ ، سَوَاءٌ  
لِّسَّائِلِينَ ○  
(الحج سجدہ ۹ و ۱۰)

دوسروں کو (جو زمین کے خالق نہیں)  
اس کا شریک بناتے ہو (یعنی انہیں  
دانا بناتے ہو) وہی تو تمام جہانوں کا  
مالک ہے (کسی اور کے پاس کیا رکھا  
ہے) اور وہی تو ہے جس نے چار دن  
میں زمین کے اوپر پہاڑ بنائے اور اس  
میں برکت رکھی اور اس میں سامانِ معیشت  
مقررہ مقدار میں فراہم کیا، اور یہ  
سامانِ معیشت تمام طلبگاروں کے  
لئے یکساں مقدر کیا۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ دانا کوئی نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے،  
اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو دانا کہنا شرک ہے۔

۱۴) إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ  
ذُو الْقُوَّةِ الْهَمَّتَيْنِ ○ (ذاریہ ۵۸)  
بے شک اللہ ہی رزاق ہے، قوت  
اور متانت والا ہے۔

۱۵) أَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ  
رَبِّكَ أَمْ هُمُ الْمُصِيطِرُونَ ○  
(طور ۳۷)  
کیا ان (شرکار) کے پاس تمہارے رب  
کے خزانے ہیں یا یہ داروغہ ہیں (کہ جس  
کو جو چاہیں دے دیں)۔

۱۶) وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ  
لَهُ فُجْرًا ○ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ  
اور جو اللہ سے ڈرے تو اللہ اس کے  
لئے (تنگی سے) سے نکلنے کا راستہ پیدا



لَا يَحْتَسِبُ (طلاق ۲ و ۳) کر دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے (رزق ملنے کا) اُسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔

معیشت اور رزق میں فراخی اور تنگی کرنے

والا صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

- ① وَاللَّهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ (بقرہ ۲۴۵) اور اللہ ہی روزی تنگ کرتا ہے اور وہی کشادہ کرتا ہے۔
- ② وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ (آل عمران ۲۷) اور (اے اللہ) تو جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔
- ③ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (آل عمران ۳۷) بے شک اللہ جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

- ④ اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ (عدہ ۲۶) اللہ جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔

- ⑤ وَاللَّهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ (نحل ۷۱) اور اللہ ہی نے رزق میں بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے (یعنی دولت دینا)



اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔

(اے رسول) بے شک آپ کا رب جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔

اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ بے شک اللہ جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ بے شک میرا رب جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے روزی تنگ کر دیتا ہے۔

کیا ان کو نہیں معلوم کہ بے شک اللہ ہی جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کرتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کرتا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اللہ کے

⑥ اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيَقْدِرُ (اسرار ۳۰)

④ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ (عنکبوت ۶۲)

⑧ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَ يَقْدِرُ (روم ۳۷)

⑨ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيَقْدِرُ (سبا ۳۶)

⑩ اَوَلَمْ يَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيَقْدِرُ (زمر ۵۲)

⑪ لَهُ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ



وَالْأَرْضِ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ  
يَشَاءُ وَيَقْدِرُ

(شوری ۱۲)

⑫ اَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَةً

رَبِّكَ غَفُورٌ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَعِيشَتَهُمْ  
فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ  
فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ  
بَعْضًا سَخِرِيًّا وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ  
مِمَّا يَحْمِلُونَ ○

(زخرف ۳۲)

⑬ وَأَنْتَ هُوَ الْغَنِيُّ وَ

أَفْنَى ○ (نجم ۴۸)

پاس ہیں، وہ جس کے لئے چاہتا ہے  
رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے  
چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔

کیا یہ لوگ آپ کے رب کی رحمت کو تقسیم  
کرتے ہیں (نہیں) ہم نے ان میں ان کی  
معیشت کو دنیا کی زندگی میں تقسیم کر دیا  
ہے اور ایک کو دوسرے پر بلند درجے  
دے دیے ہیں تاکہ ایک دوسرے سے خد  
لے سکے اور آپ کے رب کی رحمت اس  
چیز سے بہتر ہے جو یہ جمع کر رہے ہیں۔

اور یہ کہ بے شک اللہ ہی دولت مند  
بناتا ہے اور اللہ ہی مفلس بناتا ہے۔

مندرجہ بالا آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ ہی رزق دینے والا ہے، سامان  
معیشت وہی فراہم کرتا ہے، تنگی اور فراخی اس کے ہاتھ میں ہے، کسی دوسرے  
کو دانا یا رزق میں برکت دینے والا سمجھنا شرک ہے۔



# توحید فی السَّعَةِ وَالْإِحَاطَةِ

## اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے اور

### ہر طرف موجود ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

① وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ  
فَإَيْنَمَا تَوَلَّوْا فِثَمَّ وَجْهِ اللَّهِ إِنَّ  
اللَّهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ○  
(بقرہ ۱۱۵)

اور مشرق و مغرب سب اللہ کا ہے  
لہذا تم جس طرف بھی منہ کرو گے اُس  
طرف اللہ کا چہرہ ہوگا، بے شک اللہ  
وسعت والا، جاننے والا ہے۔

② وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ  
وَالْأَرْضَ (بقرہ ۲۵۵)

اس کی کرسی آسمانوں اور زمین سب  
پر حاوی ہے۔

③ وَسِعَ رَبِّي كُلَّ شَيْءٍ  
عِلْمًا (انعام ۸۰)

میرے رب نے علم کے لحاظ سے ہر چیز  
کو گھیر رکھا ہے۔

④ إِنَّمَا إِلَهُكُمُ اللَّهُ الَّذِي  
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ  
عِلْمًا ○ (طہ ۹۸)

تمہارا الہ تو بس اللہ ہی ہے، اس کے  
علاوہ کوئی الہ نہیں، اس نے علم کے  
لحاظ سے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے۔

⑤ إِنَّ رَبَّكَ آخِظٌ بِالنَّاسِ

بے شک آپ کا رب سب لوگوں کو گھیرے



(اسرار ۶۰)

ہوئے ہے۔

اور (تم یہ بھی جان لو) کہ بے شک اللہ اپنے علم سے ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔  
خبردار بے شک اللہ ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

⑥ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ

بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ○ (طلاق ۱۲)

⑦ أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ

مَحِيطٌ ○ (حم سجدة ۵۴)

⑧ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ

مَحِيطًا ○ (نساء ۱۲۶)

اور اللہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔

## توحید فی تدبیر الامور

تمام کاموں کی تدبیر کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اور تمام کام اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔

① وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ

الْأُمُورُ ○ (بقرہ ۲۱۰)

دآل عمران ۱۰۹ (انفال ۴۴) (فاطر ۴)

(حدید ۵)

دے رسول آپ) کہہ دیجئے کہ تمام کام اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔

② قُلْ إِنَّ الْأُمُورَ كُلَّهَا

يُلْقِيهَا اللَّهُ

دآل عمران ۱۵۴

اور تمام کام اللہ ہی کی طرف لوٹائے

③ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأَمْرُ



کَلَّمَ

(ہود ۱۲۳)

جاتے ہیں۔

(۴) ۞ لِلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِیْعًا

(رعد ۳۱)

سب کام اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔

(۵) ۞ یَدْبِرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ

اِلَى الْاَرْضِ (سجدة ۵)

اللہ ہی آسمان سے زمین تک کے تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے۔

(۶) ۞ اِلَّا اِلَیَّ الْاَمْرُ تَصِیْرُ

الْاُمُورُ (شوری ۵۳)

خبردار، تمام کام اللہ ہی کی طرف جمع ہوتے ہیں۔

(۷) ۞ یَدْبِرُ الْاَمْرَ

(یونس ۳) (رعد ۲)

تمام کاموں کی تدبیر اللہ ہی کرتا ہے۔

(۸) ۞ قُلْ مَنْ یَّرِزُقُکُمْ

مِّنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اَمْ یَمْلِکُ

السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ یُخْرِجُ

الْحَیَّ مِنَ الْمِیْتِ وَیُخْرِجُ الْمِیْتَ

مِنَ الْحَیِّ وَمَنْ یَدْبِرُ الْاَمْرَ

فَسَیَقُولُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ فَقُلْ اَفَلَا

تَتَّقُوْنَ (یونس ۳۱)

(اے رسول ان سے) پوچھئے کہ آسمان

اور زمین سے تمہیں رزق کون دیتا ہے،

کون کان اور آنکھوں کا مالک ہے،

کون بے جان سے جاندار کو پیدا کرتا

ہے، کون جاندار سے بے جان کو پیدا

کرتا ہے اور کون تمام کاموں کی تدبیر

کرتا ہے؟ (یہ مشرک لوگ) جواب

دیں گے، ”اللہ“ (یعنی یہ کام اللہ ہی

کر سکتا ہے) تو (اے رسول) پھر ان سے

پوچھئے کہ تم ڈرتے کیوں نہیں (کہ اللہ



کے علاوہ دوسروں کو حاجت روا سمجھتے  
ہو۔

مندرجہ بالا آیات سے ثابت ہوا کہ تمام امور کی انجام دہی اللہ تعالیٰ کرتا  
ہے، اس کام میں اس کا کوئی شریک نہیں۔

## توحید فی کشف السُّور مشکل کُشا صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

① وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ  
بِصُورٍ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ، وَ  
إِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَى كُلِّ  
شَيْءٍ قَدِيرٌ ○  
(النعام ۱۷)

اور اگر اللہ تم کو کوئی تکلیف پہنچائے  
تو اس کو دور کرنے والا کوئی نہیں سوا  
اللہ کے اور اگر اللہ تم کو کوئی خیر پہنچائے  
تو وہ (یہ کام کر سکتا ہے کیونکہ وہ) ہر  
چیز پر قادر ہے۔

② قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ  
آتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ أَوْ أَتَتْكُمْ  
السَّاعَةُ أَغَيْرَ اللَّهِ تَدْعُونَ إِنْ  
كُنْتُمْ صَادِقِينَ ○ بَلْ إِيَّاهُ  
تَدْعُونَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُونَ

(اے رسول ان سے) پوچھئے اگر تم پر  
اللہ کا عذاب نازل ہو جائے یا قیامت  
آجائے تو بتاؤ کیا (ایسی حالت میں) تم  
اللہ کے علاوہ کسی اور کو پکارو گے، اگر  
سچے ہو (تو بتاؤ)، نہیں بلکہ تم اسی کو



إِلَيْهِ إِنْ شَاءَ وَتَنْسَوْنَ مَا  
تُشْرِكُونَ ○ (العام ۴۰ و ۴۱)

پکارو گے پھر اللہ اگر چاہے گا تو اس  
تکلیف کو جس کو دور کرنے کے لئے تم  
دعا کرو گے دور کر دے گا اور (اُس  
وقت) تم ان شریکوں کو بھول جاؤ گے  
(جن کو تم نے اللہ کے علاوہ مشکل کشا  
سمجھ رکھا ہے)۔

③ قُلْ مَنْ يُنَجِّيكُمْ مِنْ  
ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُونَهُ  
تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً لَّئِنْ أَنْجَلْنَا  
مِنْ هَذِهِ لَتَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ○  
قُلِ اللَّهُ يُنَجِّيكُمْ مِنْهَا وَمِنْ كُلِّ  
كَرْبٍ تُنْتَمُونَ ○ (العام ۶۳ و ۶۴)

(اے رسول ان سے) پوچھئے کہ تم کو خشکی  
اور سمندر کے اندھیروں سے کون نجات  
دیتا ہے جب کہ تم اُسے عاجزی کے  
ساتھ چپکے چپکے پکارتے ہو اور (کہتے  
ہو کہ) اگر اللہ ہم کو اس مصیبت سے  
نجات دیدے تو ہم ضرور اس کے  
شکر گزار (بندے) بن جائیں گے؟  
(اے رسول آپ) کہہ دیجئے کہ اللہ ہی  
تم کو اس مصیبت سے نجات دیتا ہے  
اور (یہی نہیں بلکہ) ہر مصیبت و تکلیف  
سے وہی نجات دیتا ہے، پھر بھی تم اس  
کے ساتھ شرک کرتے ہو۔

④ وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ

اور اگر اللہ تم کو کوئی تکلیف پہنچائے تو



بُصِّرَ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَ  
إِنْ يَرِدْكَ بَخِيرٌ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ  
يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ  
وَهُوَ الْخَفِيُّ الرَّحِيمُ ○

(یونس ۱۰۷)

⑤ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ  
سُوءًا أَفْلَاحَ مَرَدَّدَ لَهُ وَمَا لَهُمْ مِنْ  
دُونِهِ مِنْ وَالٍ ○  
(رعد ۱۱)

④ وَمَا يَكُمُ مِنْ نِعْمَةٍ  
فَمِنْ اللَّهِ ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ  
فَالْيَهُ تَجَرَّوْنَ ○ ثُمَّ إِذَا كُشِفَ  
الضُّرُّ عَنْكُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِنْكُمْ بِرَبِّهِمْ  
يُشْرِكُونَ ○  
(نحل ۵۳ و ۵۴)

⑤ قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ  
مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كُشْفَ

اس کو دور کرنے والا کوئی نہیں سوائے  
اللہ کے اور اگر اللہ تم کو بھلائی پہنچانے  
کا ارادہ کرے تو اس کے فضل کو روکنے  
والا کوئی نہیں۔ وہ اپنے بندوں میں سے  
جسے چاہتا ہے فضل سے نوازتا ہے  
اور وہ غفورٌ رحیم ہے۔

اور جب اللہ کسی قوم کے ساتھ برائی  
کرنے کا ارادہ کر لیتا ہے تو وہ برائی مل  
نہیں سکتی اور ان لوگوں کے لئے پھر اللہ  
کے علاوہ کوئی کارساز و مددگار نہیں  
ہوتا۔

اور جو نعمتیں تم کو میسر ہیں سب اللہ  
کی طرف سے ہیں، پھر جب تم کو کوئی  
مشکل پیش آتی ہے تو اسی سے فریاد  
کرتے ہو، پھر جب اللہ تم سے وہ مشکل  
دور کر دیتا ہے تو تم میں سے ایک فریق  
اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتا ہے۔  
(اے رسول آپ ان سے) کہئے کہ جبکو  
تم نے اللہ کے علاوہ اپنا مشکل کشا



الضَّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا ۝ أُولَٰئِكَ  
الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ  
رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ  
وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ  
عَذَابَهُ، إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ  
كَانَ فَخْذٌ وَّرَآ ۝

(اسرار ۵۶ و ۵۷)

بنارکھا ہے ان کو پکارو، (لیکن ان کو  
پکارنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا اس  
لئے کہ) وہ تم سے مشکل دور کرنے یا  
اس کو بدل دینے کا اختیار نہیں رکھتے،  
جن کو یہ لوگ اللہ کے علاوہ پکارتے  
ہیں وہ تو خود اپنے رب کے ہاں ذریعہ  
تقرب تلاش کرتے ہیں کہ کون ان میں  
سے (اللہ کے) اور زیادہ قریب ہو سکتا  
ہے، وہ اس کی رحمت کے امیدوار رہتے ہیں  
اور اس کے عذاب سے ڈرتے رہتے  
ہیں، بے شک آپ کے رب کا عذاب  
ڈرنے ہی کی چیز ہے۔

یعنی وہ بزرگانِ دین جن کو یہ مشکل کشا سمجھتے ہیں وہ تو خود اللہ تعالیٰ تک  
پہنچنے کا وسیلہ تلاش کرتے رہتے ہیں، کسی کو اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے  
کی ہمت نہیں ہوتی، وہ تو خود رحمت کے امیدوار رہتے ہیں بھلا وہ کسی کی مشکل  
کو کیا دور کریں گے۔

۸) وَإِذَا مَسَّكُمُ الضَّرُّ  
فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُونَ إِلَّا  
إِيَّاهُ فَلَمَّا نَجَّكُمُ إِلَى الْبَرِّ

اور جب تم کو سمندر میں کوئی مشکل پیش  
آتی ہے تو جن جن کو تم پکارا کرتے تھے  
سب کو بھول جلتے ہو سوائے اللہ کے،



أَعْرَضْتُمْ وَكَانَ الْاِثْمُ عَلَى  
كُفُورًا ۝ أَفَأَمِنْتُمْ اَنْ  
يَخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ  
يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا  
تَجِدُوا لَكُمْ وَاكِيلًا ۝ اَمْ اَمِنْتُمْ  
اَنْ يُعِيدَكُمْ فِيهِ تَارَةً أُخْرٰى  
فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ  
السَّيِّئِ فَيُخْرِقَكُم بِمَا كَفَرْتُمْ  
ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ عَلِيًّا بِهِ  
تَبِيعًا ۝ (نبی اسرائیل ۶۷ تا ۶۹)

پھر جب اللہ تم کو نجات دے کر خشکی  
میں لے آتا ہے تو پھر (اللہ سے) منہ  
پھیر لیتے ہو اور (یہ حقیقت ہے کہ)  
انسان بڑا ناشکرا ہے (ہونا تو یہ چاہئے  
تھا کہ جس نے سمندر میں نجات دی  
اُسی کو خشکی میں بھی پکارتے لیکن ایسا  
نہیں کرتے، خشکی میں دوسروں کو  
مشکل کشا بنا لیتے ہو) کیا تم اس بات  
سے بے خوف ہو کہ اللہ تمہیں خشکی کی  
طرف لے جا کر (زمین میں) دھنسا دے  
یا تم پر سنگباری کرے پھر تم کو کوئی  
کار ساز نہ مل سکے یا اس بات سے بے  
خوف ہو کہ اللہ دوسری مرتبہ سمندر  
میں لے جائے پھر تم پر تیز ہوا چلا کر  
تم کو تمہارے کفر کی وجہ سے ڈبو دے،  
پھر تم کو تمہاری اس ہلاکت خیز تباہی  
کا ہم سے بدلہ لینے والا کوئی نہ ملے۔  
کیا ہمارے علاوہ ان کے کوئی اور شکل  
کشا ہیں جو ان کو (مصائب سے) بچا

④ اَمْ لَهُمُ الْاِلٰهَةُ  
تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُونِنَا لَا يَسْتَفِيعُونَ



نَصْرًا أَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِتًّا  
يُصْحَبُونَ ○

(انبیاء ۴۳)

سکیں (اور وہ کیا بچائیں گے) وہ تو اپنی  
مدد بھی نہیں کر سکتے اور نہ وہ ہم سے  
(بچ کر) کہیں پناہ حاصل کر سکتے ہیں۔

⑩ اَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ

إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَ

يَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ۚ إِنَّ اللَّهَ

مَعَ اللَّهِ، قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ○

(نمل ۶۲)

بتاؤ کون ہے جو مصیبت زدہ پریشان  
حال کی فریاد کو قبول کرے جب وہ اسے  
پکارے اور (پھر) اس کی مصیبت کو  
دور کر دے اور کون ہے جو تم کو زمین  
میں خلیفہ بنائے، کیا اللہ کے ساتھ کوئی  
اور الہ ہے (جو یہ کام کر سکے مگر) تم نصیحت  
کم ہی حاصل کرتے ہو۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور مشکل کشا ہوتا تو  
وہ بھی الہ ہوتا اور کیونکہ الہ کوئی نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے لہذا مشکل کشا بھی کوئی  
نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو مشکل کشا کہنا یا سمجھنا کھلا  
شرک ہے۔

(اور یہ مشرکین عرب) جب کشتی میں سوار

ہوتے ہیں تو (سمندر میں) دین کو خالص

اللہ کے لئے تسلیم کرتے ہوئے صرف اللہ

کو پکارتے ہیں (یعنی سمندر میں صرف اللہ

کو مشکل کشا سمجھتے ہیں، کسی اور سے فریاد

⑪ فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلِكِ

دَعَوْا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ

فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ

يُشْرِكُونَ ○ (عنکبوت ۶۵)



نہیں کرتے لیکن جب ہم ان کو نجات دیکر خشکی کی طرف لے آتے ہیں تو وہ پھر شرک کرنے لگ جاتے ہیں (یعنی خشکی پر پہنچ کر وہ دوسروں کو مشکل کشا سمجھنے لگتے ہیں)۔

لغاً عرب اپنے بزرگوں کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ ان کے اختیارات ناقص ہیں، وہ صرف خشکی میں مشکل کشائی کر سکتے ہیں، سمندر میں نہیں کر سکتے، افسوس ہے کہ وہ ان بزرگوں کو ان کے ناقص اختیارات تسلیم کرتے ہوئے بھی فریادیں اور مشکل کشا سمجھتے تھے، کتنی بڑی نادانی تھی۔ مشکل کشا وہی ہو سکتا ہے جس کے اختیارات کامل اور لا محدود ہوں اور وہ صرف اللہ ذوالجلال والاکرام ہی ہے، دوسرا کوئی نہیں۔

اور جب لوگوں کو کوئی مشکل پیش آتی ہے تو اپنے رب کو پکارتے ہیں، اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں، پھر جب اللہ ان کو اپنی رحمت سے نوازتا ہے تو ان میں سے ایک فرق اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتا ہے۔

(۱۲) وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُمْ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا آذَاهُمْ مِنْهُ رَحْمَةٌ إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ○ (روم ۳۳)

یعنی جب کوئی بڑی مصیبت آتی ہے تو اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے ہیں، پھر جب اللہ تعالیٰ اس مصیبت کو دور کر دیتا ہے تو بہتر دوسروں کو مشکل کشا سمجھنے



لگتے ہیں، ان کی نذر و نیاز کرتے ہیں، چڑھا دے چڑھاتے ہیں، اُن کی آستانہ بوی کرتے ہیں حالانکہ یہ سب شرک ہیں۔

(۱۳) وَ إِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ  
كَالظُّلُمِ دَعَوْا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ  
الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ  
فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ، وَمَا يَجْحَدُ  
بِآيَاتِنَا إِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُورٍ ○  
(بقلم ۳۲)

اور جب اُن پر لہریں سائبانوں کی طرح چھا جاتی ہے تو پھر دینِ خالص اللہ کے لئے تسنیم کرتے ہوئے صرف اللہ کو پکارتے ہیں، پھر جب ہم ان کو نجات دے کر خشکی میں لے آتے ہیں تو ان میں سے بعض ہی انصاف پر قائم رہتے ہیں (زیادہ تر لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ نا انصافی کرنے لگ جاتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی صفات اور اللہ تعالیٰ کے حقوق میں دوسروں کو شریک کر لیتے ہیں) اور ہماری نشانیوں کا (جن میں سے ہر نشانی توحید کی طرف رہنمائی کرتی ہے) وہی انکار کرتے ہیں جو عہد شکن اور ناشکرے ہوتے ہیں۔

(۱۴) وَ إِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ  
ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ  
إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ  
مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِن

اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے رب کو پکارتا ہے، اس کی طرف دل سے رجوع کرتا ہے، پھر جب اللہ اپنے پاس سے اُسے کوئی نعمت دے دیتا



قَبْلُ وَجَعَلَ بَلَاءَ آتِذَاذَ الْيُضِلُّ  
عَنْ سَبِيلِهِ، قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ  
قَلِيلًا إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ ۝  
(زمر ۸)

ہے تو جس تکلیف کے لئے پہلے اللہ کو پکارا  
تھا اُسے بھول جاتا ہے (اُسے چاہیے تھا  
کہ اُس تکلیف کو یاد کرتا تو اس طرح اس  
تکلیف کے دور کرنے والے کی یاد بھی تازہ  
ہو جاتی اور وہ اللہ تعالیٰ کو مشکل کشا  
سمجھتے ہوئے، انعام کرنے والا بھی اُسے  
ہی سمجھتا لیکن وہ ایسا نہیں کرتا بلکہ اللہ  
کے شریک بنا لیتا ہے تاکہ (اپنے غلط نمونہ  
سے دوسروں کو بھی) اللہ کے راستہ سے  
بھٹکا دے۔ (اے رسول آپ) کہہ دیجئے  
کہ اپنے کفر سے تھوڑا سا فائدہ اٹھالے،  
پھر (انجام کار تو) تو دوزخ میں جانے  
والوں میں سے ہوگا۔

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں  
اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو یہ ضرور کہیں  
گے اللہ نے، تو پھر (اے رسول) آپ ان  
سے پوچھئے کہ بتاؤ اگر اللہ مجھے کوئی تکلیف  
پہنچانی چاہے تو جن کو تم اللہ کے علاوہ  
فریادری کے لئے پکارتے ہو وہ کیا اس

①۵ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ  
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ  
اللّٰهُ، قُلْ اَفَرَاَيْتُمْ مَا يُدْعُوْنَ  
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُُ  
بِضَرْحٍ هَلْ هُوَ كَشِفَتْ ضَرْحَةُ  
اَوْ اَرَادَنِيَ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُوَ



مُمْسِكُ رَحْمَتِهِ قُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ،  
 عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ ○  
 (زمر ۳۸)

تکلیف کو دور کر سکتے ہیں، یا اگر اللہ مجھ  
 پر رحمت (نازل) کرنی چاہے تو کیا یہ  
 (تمہارے اللہ) اللہ کی رحمت کو روک  
 سکتے ہیں، (اے رسول آپ) ان سے  
 کہہ دیں کہ میرے لئے تو اللہ کافی ہے،  
 بھروسہ کرنے والے اسی پر بھروسہ  
 کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا تمام آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اکیلا ہی شکل گشتا  
 ہے، دوسرے نہ تو خالق ہیں نہ الہ لہذا وہ مشکل گشتا بھی نہیں ہو سکتے، کسی  
 دوسرے کو مشکل گشتا سمجھنا شرک ہے۔



# توحید فی الشَّرْہ

صرف اللہ تعالیٰ تمام کمزوریوں اور عیوب

سے پاک اور منترہ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

① اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ  
ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ  
یُحْیِیْكُمْ، هَلْ مِنْ شُرَکَآئِكُمْ  
مَنْ یَفْعَلُ مِنْ ذٰلِکُمْ مِنْ شَیْءٍ،  
سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرَکُوْنَ ۝

(روم ۴۰)

اللہ وہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا، پھر  
تمہیں رزق دیا، پھر تمہیں مارے گا،  
پھر تمہیں زندہ کرے گا، (اے مشرکین)  
کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ایسا  
ہے جو ان کاموں میں سے کچھ بھی کر سکے،  
اللہ تمام کمزوریوں سے پاک ہے اور  
بلند و بالا ہے اس شرک سے جو یہ کہہ

ہیں۔

اور اللہ ایسا نہیں کہ آسمانوں اور زمین  
کی کوئی چیز اُسے عاجز کر سکے، وہ علم  
والا اور قدرت والا ہے۔

② وَمَا كَانَ لِلّٰهِ لِیُعْجِزَہٗ  
مِنْ شَیْءٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی  
الْاَرْضِ، اِنَّہٗ كَانَ عَلِیْمًا

قَدِیْرًا ۝ (فاطر ۴۲)



③ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ

الْعَالَمِينَ ○ (نمل ۸)

④ فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ

مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ

تَرْجِعُونَ ○ (یس ۸۳)

⑤ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى

بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ

الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَا (اسرار ۱)

⑥ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ

كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَسُولًا ○

(اسرار ۹۳)

اللہ رب العالمین تمام کمزوریوں اور

عیبوں سے پاک ہے۔

پاک ہے وہ ہستی یعنی اللہ جس کے ہاتھ

میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور اسی

کی طرف ہم لوٹنے جاؤ گے۔

پاک ہے وہ (اللہ) جو اپنے بندے کو

راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ

لے گیا۔

(اے رسول) کہہ دیجئے (کہ معجزات کے

سلسلہ میں تمہارے تمام مطالبے میرا رب

پورے کر سکتا ہے کیونکہ) میرا رب تمام

کمزوریوں سے پاک ہے (اور) میں تو

بس ایک انسان ہوں جس کو (اللہ نے

اپنا) رسول بنا کر بھیجا ہے (انسان میں

یہ قوت نہیں کہ وہ ہر مطالبہ پورا کر سکے)۔

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ میں اپنے نفع

نقصان کا بھی اختیار نہیں رکھتا۔

⑦ قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِيْ

نَفْعًا وَلَا ضَرًّا (اعراف ۱۸۸)

مندرجہ بالا آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کی ہستی ہے جو ہر عیب

سے منزہ اور ہر کمزوری سے پاک ہے، اللہ ہی ہے جس کو ہر کام اور ہر چیز



پر قدرت ہے، نہ اُسے کوئی عاجز کر سکتا ہے اور نہ وہ عاجز ہو سکتا ہے۔

## توحید فی السماء

اللہ ہی ہے جو ہر جگہ سے اور ہر وقت سن سکتا ہے  
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

① وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○ (مائدہ ۷۶)  
اور اللہ ہی سننے والا، جاننے والا ہے۔

② وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ ○  
إِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ (فاطر ۱۳ و ۱۴)  
اور (اے مشرکین) جن لوگوں کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی کسی چیز کے مالک نہیں، اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار کو سن نہیں سکتے۔

③ وَهَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنِ دُعَائِهِمْ غَفِلُونَ ○  
(احقاف ۵)  
اور اس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہو سکتا ہے جو اللہ کے علاوہ ایسے شخص کو پکارے جو قیامت تک اس کی پکار کو قبول نہ کر سکے (جواب نہ دے سکے) اور اللہ کے علاوہ یہ سب ان کی پکار سے غافل ہوتے ہیں (انہیں کچھ خبر نہیں ہوتی کہ



انہیں کوئی پکار رہا ہے۔

حضرت زکریا علیہ السلام نے کہا، اے اللہ تو ہی دعاء کا سننے والا ہے۔

وہ اللہ ہی سننے والا جاننے والا ہے۔

④ اِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ ۝

(آل عمران ۳۸)

⑤ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝

(بقرہ ۱۳۷) (العام ۱۱۵) (یونس ۶۵)

(انبیاء ۴) (عنکبوت ۵ و ۶۰)

(فصلت ۳۶) (دخان ۶)

⑥ اِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝

(بقرہ ۱۸۱) (بقرہ ۲۲۷) (انفال ۱۷)

(حجرات ۱)

⑦ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝

(بقرہ ۲۲۳) (بقرہ ۲۵۶)

(آل عمران ۳۳) (نور ۲۱ و ۶۰)

⑧ اِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝

(اعراف ۲۰۰)

⑨ وَاِنَّ اللَّهَ لَسَمِيعٌ

عَلِيمٌ ۝ (انفال ۴۲)

⑩ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۝

هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝ (شوریٰ ۱۱)

اور بے شک اللہ ہی درحقیقت سننے

والا، جاننے والا ہے۔

اللہ کے مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سننے

والا، دیکھنے والا ہے۔

اور اللہ ہی سننے والا، جاننے والا ہے۔

بے شک وہی سننے والا، جاننے والا

ہے۔



⑪ إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا      بے شک اللہ سننے والا، دیکھنے والا ہے۔

بَصِيرًا ○ (نساء ۵۸)

مندرجہ بالا آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر حال میں سننے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے، اسکی سماعت اذلی، ابدی، لا محدود، غیر مشروط ہے، دوسرے نہ تو کسی چیز کے مالک ہیں کہ کچھ دے سکیں، نہ وہ ہر جگہ سے سن سکتے ہیں، وہ انجان جو زندہ ہوں لیکن دور ہوں یا وہ اشخاص جو مر چکے ہوں انہیں خبر بھی نہیں ہوتی کہ کوئی انہیں پکار رہا ہے، لہذا ان کو مدد یا مراد کے لئے پکارنا بے سود ہے، ان سے کہنا کہ ”آپ ہمارے لئے دعا کر دیجئے“ یہ بھی لغو ہے اس لئے کہ وہ سنتے ہی نہیں تو دعا کیسے کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ ہر حال میں سنتا ہے شرک ہے۔ مُردوں کو صرف اللہ تعالیٰ سنا سکتا ہے۔ ہم نہیں سنا سکتے (ثبوت کے لئے آئندہ عنوان ملاحظہ ہو)۔



# توحید فی الاسماع

زندہ ہو یا مردہ، جاندار ہو یا بے جان اللہ تعالیٰ

ہی سب کو سنا سکتا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

① أَفَأَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ

وَلَوْ كَانُوا لَا يَعْقِلُونَ ۝

(یونس ۴۲)

② إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ

وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءُ إِذَا

وَلَوْ أُمِدُّ بِرَبِّينَ ۝

(نمل ۸۰)

③ فَإِنَّكَ لَا تُسْمِعُ

الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءُ

إِذَا وُلِّوا مُدِيرِينَ ۝

(روم ۵۲)

④ أَفَأَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ

(اے رسول) تو کیا آپ بہروں کو سن سکتے  
ہیں درآں حالیکہ وہ عقل بھی نہ رکھتے  
ہوں۔

(اے رسول) بے شک آپ مردوں کو  
نہیں سن سکتے اور نہ آپ بہروں کو سنا  
سکتے ہیں خصوصاً ایسی حالت میں کہ  
وہ پیٹھ موڑ کر چلے جا رہے ہوں۔

پس بے شک (اے رسول) آپ مردوں  
کو نہیں سن سکتے اور نہ آپ بہروں کو  
سن سکتے ہیں خصوصاً ایسی حالت میں  
کہ وہ پیٹھ پھیر کر چلے جا رہے ہوں۔

تو کیا (اے رسول) آپ بہروں کو سن سکتے



ہیں یا اندھوں کو راہ بتا سکتے ہیں یا اپلوں  
کو جو صریح گمراہی میں ہوں (راہِ راست  
پر لا سکتے ہیں)۔

بے شک اللہ جس کو چاہے سنا سکتا ہے  
لیکن (اے رسول) آپ ان کو نہیں سنا سکتے  
جو قبروں میں مدفون ہیں۔

اور تحقیق ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے  
دبڑی، فضیلت دی تھی، (ہم نے  
پھاڑوں سے کہا تھا) اے پہاڑو، داؤد  
کے ساتھ تسبیح پڑھا کرو، پرندوں کو  
(ان کا تابع کر دیا تھا) اور لوہے کو ان  
کے لئے نرم کر دیا تھا۔

ہم نے (آگ سے) کہا، اے آگ،  
ابراہیم پر ٹھنڈی اور (موجب) سلامتی  
بن جا۔

پھر اللہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا، پھر  
آسمان اور زمین سے کہا دونوں خوشی  
سے یا ناخوشی سے (ادھر) آؤ، دونوں  
نے کہا ہم خوشی سے آتے ہیں۔

أَوْ تَهْدِي الْحُمَىٰ وَمَنْ كَانَ  
فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ (زخرف ۴۰)

⑤ إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَنْ  
يَشَاءُ وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ  
فِي الْقُبُورِ ۝ (فاطر ۲۲)

⑥ وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ مِنَّا  
قُضًا، يُجِبَالُ أَوَّ بِىٰ مَعَهُ، وَ  
الطَّيْرَ وَالنَّالَهُ الْحَدِيدَ ۝  
(سبا ۱۰)

⑦ قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا  
وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۝  
(انبیاء ۶۹)

⑧ ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى  
السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ  
لَهَا وَ لِلْأَرْضِ انْثَبِي طَوْعًا  
أَوْ كَرْهًا قَالَتَا أَتَيْنَا



طَائِعِينَ ○ (ختم سجدہ ۱۱)

مندرجہ بالا آیات بینات کا خلاصہ یہ ہے کہ بہروں، مُردوں اور بے جان چیزوں کو صرف اللہ تعالیٰ ہی سنا سکتا ہے، جو لوگ قبروں میں جا چکے یا وفات پا چکے ان کو سناتے کا کوئی امکان نہیں، لہذا ان کو پکارنا بے کار ہے، اگر کوئی شخص یہ سمجھ کر ان کو پکارتا ہے کہ یہ سنتے ہیں یا وہ ان کو سنا سکتا ہے تو وہ شرک کا مرتکب ہے، خواہ وہ ان سے یہ ہی کیوں نہ کہے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا کریں کیونکہ مُردوں کو سنا صرف اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے، مزید برآں مُردوں کو سناتے کا اعتقاد قرآن مجید کے خلاف ہونے کی وجہ سے کفر ہے۔

## اللہ تعالیٰ ہی بے نظیر و بے مثل ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ○  
 اللہ کے مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

(شوری ۱۱)

## اللہ تعالیٰ کے لئے مثالیں بیان کرنا صرف اللہ تعالیٰ کا کام ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

فَلَا تَضْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ  
 إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا  
 اللہ کے لئے مثالیں نہ بیان کیا کرو بے شک اللہ جانتا ہے اور تم



تَعْلَمُونَ ○ (نحل ۷۴) نہیں جانتے (یعنی اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ کونسی مثال اس کے شایانِ شان ہے)۔

بعض لوگ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے بزرگوں کے وسیلے ڈھونڈتے ہیں اور اس عمل کی دلیل میں بادشاہ کی مثال دیتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ جس طرح بادشاہ تک پہنچنے کے لئے وسیلوں کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے وسیلوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کی یہ مثال دو لحاظ سے غلط ہے۔  
 (۱) اللہ تعالیٰ کے لئے مثال اللہ تعالیٰ ہی دے سکتا ہے، دوسرے کو علم ہی نہیں کہ کونسی مثال اللہ تعالیٰ کی شان کے مناسب ہے لہذا جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے مثال بیان کرتا ہے وہ کافر ہے اس لئے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی ممانعت کا انکار کیا اور مشرک ہے اس لئے کہ جو چیز صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے اس نے اس کے جانتے کا دعویٰ کیا۔

(۲) بادشاہ کو خبر ہی نہیں ہوتی کہ کون کس حال میں ہے، کون مجھ سے کیا کہنا چاہتا ہے، بادشاہ تک پہنچنا بھی محال ہوتا ہے لہذا وسیلوں کی ضرورت پیش آتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ رگ جان سے زیادہ قریب ہے، اس تک پہنچنا کوئی مشکل نہیں، وہ خود ہی حاضر و ناظر ہوتا ہے، وہ ہمارے حال سے واقف ہوتا ہے، ہم ہر جگہ سے اُسے سن سکتے ہیں لہذا اس کے لئے کسی وسیلے کی ضرورت نہیں۔

اگر یہ کہا جائے کہ بزرگوں کے وسیلے کی ضرورت صرف ان کی سفارش کی حد



تمسبے تو یہ تو وہی عقیدہ ہے جو کفار و مشرکین عرب کا عقیدہ تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هُوَ لَنَا شَفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ (رویس ۱۸)

اور یہ اللہ کے علاوہ ایسے لوگوں کی پرستش کرتے ہیں جو نہ ان کو نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ ان کو نفع پہنچا سکتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں (یعنی سفارشی یا وسیلہ سمجھ کر ہم ان کی پرستش کرتے ہیں، اللہ سمجھ کر پرستش نہیں کرتے)۔

جب یہ لوگ اللہ کے علاوہ دوسروں کو پکارتے ہیں تو یہ ان کی عبادت ہوئی، اب یہ عبادت اگرچہ اس نیت سے ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سفارشی ہیں شرک ہی ہے ورنہ کفار مکہ بھی مشرک نہیں رہیں گے۔

نوٹ:- اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو پکارنا شرک ہے۔ اس کے ثبوت کے لئے ص ۱۳ تا ص ۱۴ ملاحظہ فرمائیے۔



# توحید فی الکلام

بے مثل اور لاثانی کلام صرف اللہ تعالیٰ کا ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

① وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ  
مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا  
بِسُورَةٍ مِّمَّنْ مِثْلِهِ وَادْعُوا  
شُهَدَاءَكُمْ مِمَّنْ دُونِ اللَّهِ  
إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ فَإِنْ  
لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا  
فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا  
النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ  
لِلْكَافِرِينَ ۝ (بقرہ ۲۳ و ۲۴)

اور (اے لوگو) اگر تمہیں اس کلام (کے)  
جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا ہے  
(کلام الہی ہونے) میں کچھ شک ہے تو  
اس جیسی ایک سورت تم بھی بنا لاؤ اور  
اللہ کے علاوہ جن جن کو تم حاضر و ناظر  
سمجھتے ہو انہیں بھی (مدد کے لئے) بلاؤ،  
اگر تم سچے ہو (تو یہ کام کر دکھاؤ)، پھر  
اگر تم یہ کام نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے  
تو پھر اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن  
آدمی اور پتھر ہیں۔

② أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ  
قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ  
مُفْتَرِيَتٍ وَادْعُوا مَنْ

کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس قرآن مجید کو  
رسول نے خود ہی بنا لیا ہے، (اے  
رسول آپ ان سے) کہہ دیجئے (کہ اگر یہ



اَسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُونِ اللّٰهِ  
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

(ہود ۱۳)

میرا یعنی انسانی کلام ہے) تو پھر اس  
جیسی دس سورتیں تم بھی بنا لاؤ اور اللہ  
کے علاوہ جس جس کو بلا سکتے ہو (اپنی  
مدد کے لئے) بلاؤ، اگر تم (اس کے  
انسانی کلام کہتے ہیں) سچے ہو تو تم یہ  
کام کر دکھاؤ۔

(اے رسول آپ) کہہ دیجئے کہ اگر انسان  
اور جنات سب مل کر اس بات کی کوشش  
کریں کہ اس قرآن جیسی کوئی کتاب لے  
آئیں تو وہ اس کے مثل کوئی کتاب  
نہ لا سکیں گے اگرچہ وہ ایک دوسرے  
کی مدد ہی کیوں نہ کریں۔

اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا (۱)  
جو اللہ پر جھوٹا فترا کرے (۲) جو یہ  
کہے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے حالانکہ  
اُس کی طرف کچھ بھی وحی نہ کی گئی ہو اور  
(۳) جو یہ کہے کہ جس طرح کا کلام اللہ نے  
نازل فرمایا ہے اسی طرح کا کلام میں بھی  
(اپنے دماغ سے) اتار سکتا ہوں۔

ۛ قُلْ لِّئِنِ اجْتَمَعَتِ  
الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰی اَنْ يَّاتُوْا  
بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يٰۤاتُوْنَ  
بِمِثْلِهٖ وَاَلَوْ كَانَتْ بَعْضُهُمْ  
لِبَعْضٍ ظٰهِرًا ۝

(اسراء ۸۸)

ۛ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ  
اَفْتَرٰى عَلٰی اللّٰهِ كَذِبًا وَّقَالَ  
اُوْحٰى اِلٰىّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ  
شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ  
مِثْلَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ

(النعام ۹۳)



⑤ اَمْ يَقُولُونَ تَقَوَّلَهُ  
بَلْ لَا يُؤْمِنُونَ ○ فُلْيَا تُوَا  
بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ اِنْ كَانُوْا  
صٰدِقِيْنَ ○

(طور ۳۳ و ۳۴)

کیا کفار یہ کہتے ہیں کہ یہ قرآن رسول نے  
خود بنا لیا ہے، نہیں بلکہ اصلی بات یہ  
ہے کہ یہ اس پر ایمان نہیں لاتے نہ  
ایمان لانے کا ارادہ کرتے ہیں اس لئے  
طرح طرح کی باتیں بناتے ہیں) اگر یہ  
سچے ہیں تو اس جیسا کلام خود بنا کر لے  
آئیں۔

⑥ اَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ  
قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهِ وَاَدْعُوْا  
مَنْ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُوْنِ  
اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○  
(یونس ۳۸)

کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس قرآن کو رسول  
نے خود بنا لیا ہے (اے رسول آپ)  
کہہ دیجئے کہ اگر تم اس (دعوے میں)  
سچے ہو تو اس جیسی ایک سورت تم  
بھی بنا لاؤ اور جن جن کو تم اللہ کے  
علاوہ (اپنی مدد کے لئے) بلا سکتے ہو  
بلاؤ۔

مندرجہ بالا آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام بے نظیر ہوتا  
ہے، مخلوقات میں سے کسی میں یہ قوت نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے کلام کے  
مثل کوئی کلام پیش کر سکے اور جو شخص ایسا دعویٰ کرے تو اس کا دعویٰ جھوٹا  
ہوگا اور وہ بہت بڑا ظالم ٹھہرے گا۔



# توحید فی المسیبۃ

## جو اللہ تعالیٰ چاہے وہی ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

① إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ○  
(یس ۸۲)

② وَلَا تَقُولَنَّ لِشَايٍ  
إِنِّي فَاعِلٌ ذَلِكَ غَدًا ○ إِلَّا  
أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ  
(کہف ۲۳ و ۲۴)

③ إِنْ أَرَادَ اللَّهُ يَفْعَلْ مَا  
يَشَاءُ ○ (حج ۱۸)

④ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا  
أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ (دھر ۳۰)

⑤ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ

اللہ کی تو یہ شان ہے کہ جب وہ کسی  
کام کا ارادہ کر لیتا ہے تو اس سے  
کہتا ہے ”ہو جا“ وہ ہو جاتا ہے۔  
اور کسی کام کی نسبت ہرگز یہ نہ کہا  
کر دو کہ میں یہ کام کل کروں گا مگر یہ کہ  
اللہ چاہے (یعنی اس طرح کہا کر دو کہ  
اگر اللہ نے چاہا تو میں یہ کام کل کروں  
گا)۔

بے شک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔  
اور تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے مگر وہ جو  
اللہ چاہے۔

اور تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے مگر وہ جو



يَشَاءُ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ○  
(تکویر ۲۹)

اللہ رب العالمین چاہے (یعنی جو اللہ  
تعالیٰ چاہے وہ ہوتا ہے، انسان کے  
چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا)۔

⑥ قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي  
نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ  
(اعراف ۱۸۸)

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ میں اپنی ذات  
کے نفع و نقصان کا بھی اختیار نہیں رکھتا  
مگر وہ جو اللہ چاہے۔

⑤ قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي  
ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ  
(یونس ۴۹)

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ میں اپنے نقصان  
اور فائدہ کا بھی اختیار نہیں رکھتا مگر  
وہ جو اللہ چاہے۔

⑧ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ  
أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي  
مَنْ يَشَاءُ (قصص ۵۶)

(اے رسول) بے شک جس کو آپ ہدایت  
پر لانا چاہیں تو آپ نہیں لاسکتے، لیکن  
اللہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دے سکتا  
ہے۔

ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا :-  
مَا شَاءَ اللَّهُ وَشِئْتُ  
جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں (وہ ہوتا  
ہے)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-  
أَجَعَلْتَنِي وَاللَّهَ عِدًّا لَا بَلْ  
کیا تم نے مجھے اور اللہ کو برابر کر دیا  
(میرے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا) بلکہ

مَا شَاءَ اللَّهُ وَحْدَهُ رِوَاہُ احمد



عن ابن عباسؓ وسندہ جمید۔ بلوغ جز ۱ حوالہ اکیلا چاہے (وہ ہوتا ہے)  
ص ۳۸ ورواہ النسائی عن قتیلۃؓ وسندہ

(صحیح - نیل جز ۸ ص ۱۸۹)

مندرجہ بالا آیات و حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے، دوسروں کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا جب تک اللہ تعالیٰ کی مشیت نہ ہو دوسرے اپنی چاہت اور اپنے ارادے کو پورا کرنے پر قادر نہیں ہیں۔  
اللہ تعالیٰ کی مشیت کسی دوسرے کی چاہت کی محتاج نہیں، لہذا کسی دوسرے کی چاہت کو اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ساتھ معطوف کرنا صحیح نہیں یعنی اس طرح کہنا کہ ”جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں“ شرک ہے۔

توحید فی ہدایۃ السبیل فی البر والبحر  
خشکی و تری میں رہنمائی کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے  
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

① اَمَّنْ يَهْدِيَكُمْ فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُرْسِلُ الرِّیْحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ تَعٰوٰذُوا بِاللّٰهِ مَعَمَا

(بتاؤ) کون ہے جو خشکی اور تری کی تاریکیوں میں تمہیں راستہ بتا دے اور (وہ) کون ہے جو (برائے) رحمت سے پہلے خوشخبری دینے والی ہوا میں بھیجتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی الہ



يُشْرِكُونَ ○ (نمل ۶۳)

ہے (جو یہ کام کر سکے)، اللہ ان کے شرک سے بلند و بالا ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ بحر و بر میں کسی کو راستہ بتانے والا ماننا گویا اس کو اللہ کے علاوہ الہ بنانا ہے اور یہ شرک ہے جس سے اللہ تعالیٰ بلند و بالا ہے۔

② قُلْ مَنْ يُنَجِّيْكُمْ  
مَنْ ظَلَمَتْ الْبَرَّ وَالْبَحْرَ تَدْعُوهُ  
تَضَرُّعًا وَخَفِيَّةً لَّئِنْ أَجْتَنَّا  
مِنْ هَذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ  
الشَّاكِرِينَ ○ قُلِ اللَّهُ يُنَجِّيْكُمْ  
مِنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنْتُمْ  
تُشْرِكُونَ ○

(النعام ۶۳ و ۶۴)

(اے رسول) آپ ان سے پوچھئے کہ بتاؤ خشکی اور تری کے اندھیروں سے تمہیں کون نجات دیتا ہے جبکہ تم اسے گرد گرا کر اور چپکے چپکے پکارتے ہو (اور یہ کہتے ہو) کہ اگر اس نے ہمیں اس (مصیبت) سے نجات دے دی تو ہم شکر گزار بندوں میں سے ہو جائیں گے؟ پھر اے رسول، آپ ان سے خود ہی) کہہ دیجئے کہ اللہ ہی تم کو اس مصیبت سے بلکہ ہر تکلیف سے نجات دیتا ہے، مگر تم پھر بھی اس کے ساتھ شرک کرتے ہو کہ دوسروں کو بھی پکارتے ہو۔

وہ اللہ ہی ہے جو تمہیں خشکی اور تری میں لئے پھرتا ہے۔

③ هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ  
فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (یونس ۲۲)



الغرض خشکی ہو یا تری، زمین ہو یا سمندر ہر جگہ رہنمائی کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے، اللہ تعالیٰ کے علاوہ نہ سمندر میں کوئی راستہ بتانے والا ہے اور نہ زمین میں۔

## توحید فی الاعزاز والاذلال عزت و ذلت دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

① تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَ تَذِلُّ مَنْ تَشَاءُ  
(آل عمران ۲۶)

دے رسول آپ اس طرح کیئے کہے  
اللہ تو ہی جس کو چاہتا ہے عزت  
دیتا ہے اور تو ہی جس کو چاہتا ہے  
ذلت دیتا ہے۔

② اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ  
يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ  
(حدید ۲۹)

(اہل کتاب کو معلوم ہونا چاہیے) کہ  
بے شک فضل، اللہ کے ہاتھ میں ہے،  
وہ جس کو چاہتا ہے (اپنے فضل سے)  
توازی دیتا ہے۔

③ اَيُّبَتُخُوْنَ عِنْدَهُمُ  
الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ  
جَمِیْعًا ۝ (نساء ۷۳۹)

کیا یہ کفار کے پاس عزت تلاش کرتے  
ہیں (انہیں وہاں عزت کیسے مل سکتی  
ہے) اس لئے کہ تمام عزتوں کا مالک



تو اللہ ہے (جو عزت کا مالک ہے وہی عزت دے سکتا ہے)۔

جو شخص عزت کا خواہاں ہو تو (اسے عزت کسی اور جگہ نہیں ملے گی اس لئے کہ) تمام عزتیں تو اللہ کے قبضہ میں ہیں، (جس کے قبضہ میں ہیں وہی دے سکتا ہے، دوسرے کے پاس کیا رکھا ہے)۔

④ مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا  
(فاطر ۱۰)

⑤ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا (یونس ۶۵)  
بیشک عزت تو سب اللہ ہی کے قبضہ میں ہے جس کو اللہ ذلیل کر دے اُسے عزت دینے والا کوئی نہیں۔  
⑥ وَمَنْ يُهِنِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُكْرِمٍ  
(رج ۱۸)

آیات بالا سے ثابت ہوا کہ عزت و ذلت دینا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے، کسی دوسرے کو عزت و ذلت دینے والا سمجھنا شرک ہے۔

مال و دولت اور خزانوں کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

① قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ

(اے رسول) کہدیکئے کہ میں تم سے یہ



عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ

(انعام ۵۰)

نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔

② وَلَا أَقُولُ لَكُمْ

عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ

(ہود - ۳۱)

(نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا) میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔

③ وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا

عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ

إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ ○ (ہجر ۲۱)

کوئی چیز نہیں مگر یہ کہ اس کے خزانے ہمارے پاس موجود ہیں اور ہم اس کو نازل نہیں کرتے مگر مقررہ مقدار میں۔

④ وَلِلَّهِ خَزَائِنُ السَّمَوَاتِ

وَالْأَرْضِ (منفقون ۷)

اللہ ہے۔

آسمانوں اور زمین کے خزانوں کا مالک اللہ ہے۔

آیات بالا کا خلاصہ یہ ہے کہ تمام خزانوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے، افضل ترین انسانوں کے پاس بھی اللہ تعالیٰ کے خزانے نہیں ہیں، جب کسی کے قبضہ میں کچھ نہیں تو وہ کیا دیں گے، ان سے مانگنا بے سود اور شرک ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی ہے جس کا ادراک آنکھیں نہیں کر سکتیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

① لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ

وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ

اللطيفُ الخبيرُ ○ (انعام ۱۰۳)

آنکھیں اللہ کا ادراک نہیں کر سکتیں

اور وہ آنکھوں کا ادراک کر سکتا ہے

اور وہ لطیف اور خبیر ہے (یعنی



آنکھیں نہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ سکتی ہیں  
اور نہ اس کی حقیقت کو پا سکتی ہیں)۔

بے شک اللہ لطیف و خبیر ہے۔

② إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ

خَبِيرٌ ۝ (لقن ۱۶)

بے شک اللہ لطیف و خبیر ہے۔

③ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا

خَبِيرًا ۝ (احزاب ۳۴)

اور اللہ لطیف و خبیر ہے۔

④ وَهُوَ اللَّطِيفُ

الْخَبِيرُ ۝ (ملک ۱۴)

(اے موسیٰ) تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔

⑤ لَنْ تَرَانِي

(اعراف ۱۴۳)

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں :-

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے پوچھا ”کیا آپ نے اپنے رب کو

دیکھا تھا؟“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا، ”وہ نور ہے اُسے میں

کیسے دیکھ سکتا تھا“

سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رَأَيْتَ

رَبَّكَ قَالَ نُورٌ أَنَّى أَرَاهُ

رَأَيْتُ نُورًا (صحیح مسلم کتاب الایمان) میں نے ایک روشنی دیکھی تھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

حجابُ النُّورِ لو کشفهُ اللہ کا حجاب نور ہے، اگر اللہ اس حجاب



لَا خَرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ  
مَا انْتَهَى إِلَيْهِ بَصَرٌ مِنْ  
خَلْقِهِ (صحیح مسلم کتاب الایمان)  
کو کھول دے تو اس کے چہرے کی  
شعاعیں جہاں تک اس کی نظر جاتی ہے  
مخلوق کو جلا ڈالیں۔

مندرجہ بالا آیات و احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ایسی ہستی  
ہے جس کو دنیا میں دیکھنا ناممکن ہے، جنت میں البتہ جنتی لوگ اللہ تعالیٰ  
کے دیدار سے مشرف ہوں گے اور یہ چیز آیت و حدیث سے ثابت ہے۔

## توحید فی الاحیاء والاماتہ

اللہ تعالیٰ ہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

① وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ  
أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ كِتَابًا  
مُؤَجَّلًا (آل عمران ۱۴۵)  
کسی شخص میں طاقت نہیں کہ بغیر  
اللہ کے حکم کے مر جائے، موت کا وقت  
مقرر ہے اور لکھا ہوا ہے۔

② وَاللَّهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ  
(آل عمران ۱۵۶)  
اللہ ہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔

③ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ  
الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ  
الْحَيِّ ذَٰلِكُمْ اللَّهُ فَآفَى  
وہ مردہ سے زندہ کونکالتا ہے اور  
زندہ سے مردہ کونکالتا ہے، (اور جو  
یہ کام کر سکے) وہی تو اللہ ہے پھر تم



تَوُفَّكُون ۝ (انعام ۹۵) کدھر تکے ہوئے چلے جا رہے ہو (یعنی دوسروں کو کیوں پکارتے ہو)۔

۴ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ (اعراف ۱۵۸) اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں، وہی زندہ کرتا ہے، وہی مارتا ہے۔

۵ مَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَمِيتِ وَيُخْرِجُ الْمَمِيتَ مِنَ الْحَيِّ وَ مَنْ يُدَبِّرِ الْأَمْرَ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۝ فَذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ الْحَقُّ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ فَأَنَّى تُصْرَفُونَ ۝ (یونس ۳۱ و ۳۲)

(بتاؤ) کون مردہ سے زندہ کونکالتا ہے اور زندہ سے مردے کونکالتا ہے اور کون تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے؟ (اے رسول) یہ جواب دیں گے کہ اللہ، تو پھر آپ ان سے پوچھئے کہ اللہ سے ڈرتے کیوں نہیں؟ (خبردار ہو جاؤ جو یہ کام کر سکے) بس وہی اللہ ہے، (وہی) تمہارا رب برحق ہے، تو پھر حق کے بعد اور کیا رہ جاتا ہے سوائے گمراہی کے، لہذا تم کدھر تکے ہوئے چلے جا رہے ہو؟

جب رب برحق اللہ ہے تو پھر دوسروں کو رب یعنی موت و زیست کا مالک سمجھ کر کیوں گمراہی میں مبتلا ہوتے ہو۔

۶ هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ (یونس ۵۶) اللہ ہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور اسی کی طرف تم سب لوٹ



کر جاؤ گے۔

(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) بے شک ہم  
ہی زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے  
ہیں اور ہم ہی سب کے وارث ہیں۔

اللہ ہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا، پھر  
تم کو رزق دیا، پھر تم کو موت دیگا،  
پھر تمہیں زندہ کرے گا، کیا تمہارے  
شریکوں میں سے کوئی ہے جو ان کاموں  
میں سے ذرا سا بھی کچھ کر سکے! اللہ  
پاک اور بلند ہے اس شرک سے  
جو یہ کر رہے ہیں۔

(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) بے شک ہم  
ہی زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے  
ہیں اور ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنا  
ہے۔

بے شک اللہ ہی مارتا ہے اور زندہ  
کرتا ہے۔

⑤ وَ اِنَّا لَنَحْيِيْ مُّحْيٍ وَ  
نَمِيْتُ وَ نَحْنُ الْوَارِثُوْنَ ۝  
(حجر ۲۳)

⑧ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ  
ثُمَّ رَزَقَکُمْ ثُمَّ یَمِیْتُکُمْ ثُمَّ  
یُحْیِیْکُمْ هَلْ مِنْ شُرَکَآئِکُمْ  
مَنْ یَفْعَلُ مِنْ ذٰلِکُمْ مِّنْ  
شَیْءٍ، سُبْحٰنَہٗ وَ تَعَالٰی عَمَّا  
یُشْرِکُوْنَ ۝ (روم ۴۰)

⑨ اِنَّا نَحْنُ مُّحْيٍ وَ  
نَمِیْتُ وَ اِلَیْنَا الْمَصِیْرُ ۝  
(ق ۲۳)

⑩ وَ اَنّٰہٗ هُوَ اَمَاتٌ  
وَ اَحْیَا ۝ (نجم ۴۴)



# توحید فی التوفیق

کسی کام کی توفیق دینا صرف اللہ تعالیٰ کا کام ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

① وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا

بِاللَّهِ (ہود ۸۸)

(حضرت شعیبؑ نے کہا) "میری توفیق تو بس اللہ (کے فضل) سے ہے۔"

② إِنْ يُرِيدْ آصْلَاحًا

يُوفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا

(نساء ۳۵)

اگر میان بوی اصلاح کا ارادہ کریں تو اللہ ان کو آپس میں (اچھے تعلقات کی) توفیق دے گا۔

③ لَا قُوَّةَ إِلَّا

بِاللَّهِ

(کہف ۳۹)

(کسی میں) کوئی قوت نہیں مگر اللہ کی توفیق سے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے ابو موسیٰ کیا میں تم کو

ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانے سے (آیہ ہے) "حضرت ابو موسیٰ نے عرض کیا بتائیے، فرمایا :-

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا

بِاللَّهِ (صحیح بخاری کتاب الدعوات)

(نہ کسی میں) طاقت ہے اور نہ قوت مگر اللہ کی توفیق سے۔



## اختلاف سے بچانے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ  
النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَا  
يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ ۝ إِلَّا  
مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ  
(ہود ۱۱۸ و ۱۱۹)

اور (اے رسول) اگر آپ کا رب  
چاہے تو تمام لوگوں کو ایک ہی جماعت  
بنادے اور یہ لوگ ہمیشہ اختلاف  
کرتے رہیں گے مگر جن پر آپ کا رب  
رحم فرمائے (وہ اختلاف سے بچ  
جائیں گے)۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ امت کا اختلاف رحمت نہیں ہے بلکہ  
اختلاف سے بچ جانا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ یہ اختلاف ہی افراق اور  
فرقہ بندی کی جڑ ہے اور فرقہ بندی ایک لعنت ہے، اللہ تعالیٰ چاہتا تو  
یہ فرقہ بندی نہیں ہوتی لیکن اللہ تعالیٰ جبراً کوئی کام نہیں کراتا بلکہ بعض  
شرائط کے ساتھ توفیق دیا کرتا ہے۔

## نفس کی شرارت سے بچانے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَمَا أُبْرِئُ نَفْسِي إِنَّ  
النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ

(حضرت) یوسف نے کہا میں اپنے  
نفس کی پاکیزگی کا دعویٰ نہیں کرتا کیونکہ



إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي إِنَّ رَبِّي  
غَفُورٌ رَحِيمٌ ○

(یوسف ۵۳)

نفس تو برائی کا حکم دیتا ہی رہتا ہے  
مگر (ہاں) جس پر میرے رب کا رحم  
(و کرم) ہو جائے، (یہ اُسی کا رحم و  
کرم تھا کہ اُس نے مجھے برائی سے بچا  
لیا)، بے شک میرا رب غفور اور  
رحیم ہے۔

## معجزہ دکھانا صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اور کسی رسول کے اختیار میں یہ نہیں  
کہ کوئی معجزہ دکھائے مگر اللہ کے  
حکم سے۔

اور (رسولوں نے تو اپنی اپنی قوم سے  
صاف کہہ دیا تھا کہ) ہمارے اختیار میں  
نہیں کہ ہم تم کو کوئی معجزہ دکھائیں مگر  
ہاں اللہ کے حکم سے۔

اور (کفار نے) کہا ہم ہرگز آپ پر ایمان  
نہیں لائیں گے جب تک آپ ہمارے  
لئے زمین میں سے کوئی چشمہ نہ جاری

① وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ  
أَنْ يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ  
اللَّهِ (رعد ۳۸) (مومن ۷۸)

② وَمَا كَانَ لَنَا أَنْ  
نَأْتِيَكُمْ بِسُلْطَانٍ إِلَّا بِإِذْنِ  
اللَّهِ (ابراہیم ۱۱)

③ وَقَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ  
لَكَ حَتَّى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ  
يَنْبُوعًا ○ أَوْ تَكُونُ لَكَ



جَنَّةٌ مِّنْ مَّجِيلٍ وَ عَنَبٍ  
 قُفِّجِرَ الْأَنْهَارُ خِلْمًا  
 تَفْجِيرًا ۝ أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءُ  
 كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسْفًا أَوْ  
 تَأْتِي بِلِلِّهِ وَالْمَلَكَةِ قَبِيلًا ۝  
 أَوْ يَكُونُ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ  
 زُخْرَفٍ أَوْ تَرْقَىٰ فِي السَّمَاءِ  
 وَلِنُؤْمِنَ مِنْ رِّقِّكَ حَتَّىٰ  
 تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَقْرُوهُ  
 قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ  
 إِلَّا بَشَرًا رَسُولًا ۝  
 (اسراء ۹۰ تا ۹۳)

کر دیں، یا آپ کے پاس کھجوروں اور  
 انگوروں کا کوئی باغ ہو جس کے اندر  
 آپ نہریں جاری کر دیں، یا جیسا کہ  
 آپ کہا کرتے ہیں آسمان کو ہم پر گرا دیں  
 یا آپ ہمارے سامنے اللہ اور فرشتوں  
 کو لے آئیں، یا آپ کا مکان سونے  
 کا ہو، یا آپ آسمان پر چڑھ جائیں اور  
 ہم آپ کے چڑھنے کو بھی نہیں مانیں گے  
 جب تک آپ ہمارے لئے کتاب لے  
 کر نہ آئیں جسے ہم (خود) پڑھیں، (اے  
 رسول) آپ کہہ دیجئے کہ میرا رب (تمام  
 کمزوریوں سے) پاک ہے (وہ یہ سب  
 کام کر سکتا ہے، میرے اختیار میں نہیں  
 کہ میں یہ کام کر سکوں) میں تو صرف ایک  
 انسان ہوں جس کو اللہ نے رسول بنا  
 دیا ہے۔

اور (اے رسول) اگر ان کفار کی  
 روگردانی آپ پر شاق گذرتی ہے تو  
 اگر آپ سے ہو سکے تو زمین میں کوئی

۴) وَإِنْ كَانَ كِبُرُكَ  
 اِعْرَاضَهُمْ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ  
 أَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْأَرْضِ



أَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيَهُمْ  
بِآيَةٍ (النعام ۳۵)

سرنگ تلاش کر لیجئے یا آسمان پر چڑھنے  
کے لئے کوئی سیڑھی ڈھونڈ لائیے اور  
پھر ان کیلئے کوئی معجزہ لے آئیے (لیکن اے  
رسول آپ معجزہ نہیں لاسکیں گے کیونکہ  
معجزہ دکھانا آپ کے اختیار میں نہیں  
ہے)۔

مندرجہ بالا آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ معجزہ دکھانا رسولوں کے اختیار میں  
نہیں ہوتا، یہ صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہوتا ہے اور بس۔

## نظرِ بد سے بچانے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَقَالَ يَبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوا  
مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا  
مِنْ أَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ وَمَا  
أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ  
شَيْءٍ إِنْ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ  
(یوسف ۶۷)

(حضرت یعقوبؑ) کہا "اے میرے بیٹو،  
تم سب ایک دروازے سے داخل نہ  
ہونا بلکہ علیحد علیحدہ دروازوں سے  
داخل ہونا اور (یہ میری ایک تدبیر  
ہے لیکن) میں اللہ کی طرف سے آنے  
والے مصائب کو ذرا سا بھی نہیں روک  
سکتا، حکم اللہ ہی کا چلتا ہے (جو اس کا  
حکم ہوگا وہی ہوگا)۔"



# توحید فی الخلق

پیدا کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

① وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ

جَنَّتٍ مَّعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ

مَّعْرُوشَاتٍ وَالتَّخْلُ وَالزَّرْعَ

مُخْتَلِفًا أَكْلًا وَالزَّيْتُونَ

وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ

مُتَشَابِهٍ

(النعام ۱۴۱)

(اللہ تو) وہ ہے جس نے ایسے باغات

پیدا کئے جو چھتریوں پر چڑھائے جاتے

ہیں اور ایسے باغات بھی پیدا کئے جو

چھتریوں پر نہیں چڑھائے جاتے، اسی

نے کھجور پیدا کئے اور کھیتی پیدا کی جس میں

مختلف قسم کی کھانے کی چیزیں پیدا

ہوتی ہیں، اسی نے زیتون اور انار پیدا

کئے جو ایک دوسرے کے مشابہ بھی

ہوتے ہیں اور غیر مشابہ بھی۔

(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) تحقیق ہم ہی نے

تم کو پیدا کیا پھر تمہاری شکل و صورت

بنائی۔

② وَلَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ ثُمَّ

صَوَّرْنَاكُمْ (اعراف ۱۱)

بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے

آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا

③ إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي

خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي



سِتَّةَ آيَاتٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى  
الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ الظُّلُمَ  
يَطْلُبُ حَنُوتَ الْفَجْرِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ  
وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِ  
الْإِلَهِ الْخَلْقِ وَالْأَمْرِ تَبَارَكَ  
اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ○

(اعراف ۵۴)

کیا، پھر عرش پر متمکن ہوا، وہی رات  
کو دن سے چھپا دیتا ہے، دن رات کے  
پچھے دوڑتا چلا آتا ہے، اُس نے سورج  
چاند اور تاروں کو پیدا کیا، سب اس  
کے حکم سے اپنے اپنے کام میں لگے ہوئے  
ہیں، خیردار ہو جاؤ پیدا کرنا اُسی کا کام  
ہے اور حکم بھی اُسی کا چلتا ہے، بابرکت  
ہے اللہ جو رب العالمین ہے۔

کیا وہ ایسوں کو (اللہ کا) شریک بناتے  
ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود  
پیدا کئے جاتے ہیں۔

(اے رسول) آپ ان سے پوچھئے کیا  
تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو  
مخلوقات کو پہلی بار پیدا کرے پھر اس  
کو دوبارہ پیدا کرے، آپ کہہ دیجئے اللہ  
ہی پہلی بار پیدا کرتا ہے، پھر وہی اس کو  
دوبارہ پیدا کرے گا، پھر تم کہاں جکے  
چلے جا رہے ہو کہ دوسروں کو اللہ کا  
شریک بناتے ہیں۔

④ أَشْرِكُونَ مَا لَا  
يَخْلُقُ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ○  
(اعراف ۱۹۱)

⑤ قُلْ هَلْ مِنْ  
شُرَكَائِكُمْ مَن يُبْدِئُ الْخَلْقَ  
ثُمَّ يُعِيدُهُ قُلِ اللَّهُ يُبْدِئُ  
الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ذَٰلِكُمْ  
تَوْفِيقُهُ ○

(یونس ۳۳)



⑥ اَمْ جَعَلُوا لِلّٰهِ  
شُرَكَاءَ خَلَقُوا كَخَلْقِهِ  
فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ  
قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ  
وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝  
(رعد ۱۶)

کیا انہوں نے اللہ کے ایسے شریک  
بنائے ہیں جنہوں نے اللہ کی مخلوقات  
کے مثل مخلوقات پیدا کی ہیں جس کی  
وجہ سے ان پر تخلیق کائنات مشتبہ ہو گئی  
ہے؟ (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ  
اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے اور وہ یکتا  
اور زبردست ہے۔

⑦ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ  
الْعَلِيْمُ ۝ (حجر ۸۶)  
⑧ اَفَمَنْ يَخْلُقُ كَمَنْ  
لَّا يَخْلُقُ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝  
(نحل ۱۷)

بے شک آپ کا رب ہی پیدا کرنے  
والا اور جاننے والا ہے۔  
کیا وہ جو پیدا کرتا ہے اس کے مثل  
ہو سکتا ہے جو (کچھ بھی) پیدا نہ کر سکے  
(یقیناً دونوں یکساں نہیں ہو سکتے)  
تو پھر (اے لوگو) تم نصیحت کیوں نہیں  
حاصل کرتے (کیوں خالق کو چھوڑ کر  
مخلوق کے پیچھے لگ گئے ہو)۔

⑨ اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ  
يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ  
اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝  
قُلْ سِيرُوْا فِي الْاَرْضِ

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ کس طرح  
خلق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے تو پھر (بجھ  
لو کہ) وہ اس کو دوبارہ بھی پیدا کر سکتا  
ہے اور یہ اللہ کے لئے آسان ہے۔



فَانْظُرُوا كَيْفَ بَدَا الْخَلْقَ  
ثُمَّ اللَّهُ يُنْشِئُ النَّشْأَةَ  
الْآخِرَةَ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ  
شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

(عنکبوت ۱۹ و ۲۰)

⑩ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ  
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَشَجَرَ  
الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ  
فَاَنَّى يُؤْفَكُونَ ۝

(عنکبوت ۶۱)

⑪ اللَّهُ يَبْدُوْا الْخَلْقَ  
ثُمَّ يُعِيْدُهُ ثُمَّ اِلَيْهِ  
تُرْجَعُوْنَ ۝ (روم ۱۱)

⑫ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ  
الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ  
الْحَيِّ وَيُحْيِي الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا  
وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُونَ ۝

(اے رسول) کہدیکھئے کہ زمین کی سیر کرو  
اور دیکھو کہ اللہ نے کس طرح خلق کو پہلی  
بار پیدا کیا، پھر (وہی) اللہ اس کو  
(قیامت کے دن) دوبارہ پیدا کریگا،  
بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اور (اے رسول) اگر آپ ان (مشرکین)  
سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس  
نے پیدا کیا اور سورج اور چاند کو کس نے  
ساختر کیا تو یہ یقیناً یہی کہیں گے کہ اللہ  
نے، تو پھر یہ کہاں بہکے ہوئے چلے جا رہے  
ہیں (کہ اللہ کے علاوہ دوسروں کو  
پکارتے ہیں)۔

اللہ ہی مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے  
وہی اس کو دوبارہ پیدا کریگا، پھر ہم سب  
اُسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

اللہ ہی بے جان سے جاندار کو نکالتا ہے،  
اور جاندار سے بے جان کو نکالتا ہے،  
اسی طرح (اے لوگو!) تم بھی (زمین سے)  
نکلے جاؤ گے اور اللہ کی نشانیوں میں



اٰیٰتِہَا اَنْ خَلَقَکُمْ مِّنْ تُرَابٍ  
ثُمَّ اِذَا اَنتُمْ بَشَرٌ مُّتَشٰوِرُونَ ۝  
(روم ۱۹ و ۲۰)

(۱۳) وَہُوَ الَّذِیْ یَبْدُوْا  
اَلْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُہٗ  
(روم ۲۷)

(۱۴) خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ  
عَمَدٍ تَّرَوْنَہَا وَ اَلْقٰی فِی الْاَرْضِ  
رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِکُمْ وَ بَثَّ  
فِیْہَا مِنْ کُلِّ دَآبَّۃٍ وَّاَنْزَلْنَا  
مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْبَتْنَا فِیْہَا  
مِنْ کُلِّ زَوْجٍ کَرِیْمٍ ۝ ہٰذَا  
خَلَقَ اللّٰہُ فَاَرَوْنٰی مَاذَا خَلَقَ  
الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِہٖۤ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ  
فِی ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝  
(لقمن ۱۰ و ۱۱)

سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اس نے تم  
کو مٹی سے بنایا پھر تم کو انسان بنایا اور  
اب تم انسانی شکل میں (روئے زمین پر)  
پھیلے ہوئے ہو۔

وہ (اللہ) ہی ہے جو خلق کو پہلی بار پیدا  
کرتا ہے پھر وہی اس کو دوبارہ پیدا  
کرے گا۔

اللہ نے آسمانوں کو بغیر ستون کے پیدا  
کیا جیسا کہ تم انہیں دیکھتے ہو اور زمین  
میں پہاڑ گاڑ دیئے تاکہ زمین تم کو لے  
کر ڈگمگانہ جلے اور اسی نے زمین میں  
ہر قسم کے جانور پھیلا دیئے اور ہم نے  
آسمان سے پانی نازل کیا، پھر ہم نے اس  
پانی سے ہر قسم کی نفیس چیزیں اُگائیں،  
یہ سب چیزیں تو اللہ کی پیدا کی ہوئی ہیں،  
تو بتاؤ اللہ کے علاوہ (جن کو تم معبود  
سمجھتے ہو) انہوں نے کیا پیدا کیا، حقیقت  
یہ ہے کہ یہ ظالم صریح گمراہی میں ہیں (کہ  
جو خالق نہیں ہیں ان کو پکارتے ہیں،



ان کی نذر و نیاز کرتے ہیں، ان کو شکل کشا سمجھتے ہیں)۔

(اے رسول) اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو یہ ضرور یہی جواب دیں گے کہ اللہ نے، آپ کہہ دیں کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے (کہ وہ بے چارگی، بے بسی اور عجز سے پاک ہے، وہ پیدا کرنے والا ہے، پیدا کیا نہیں جاتا، لہذا وہی حاجت روا ہو سکتا ہے، دوسرا نہیں) لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔

(اے رسول) آپ ان سے پوچھئے بتاؤ تم نے اپنے شریکوں کو جن کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو دیکھا کہ وہ کتنے بے بس ہیں، مجھے بتاؤ کہ انہوں نے زمین کی کوئی چیز کو پیدا کیا، یا آسمانوں کی تخلیق میں ان کی کوئی شرکت ہے؟ یا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے جس کی سند پر وہ (یہ بات کہتے ہیں؟) ان میں سے کوئی بات نہیں

(۱۵) وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ، بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝  
(لقمن ۲۵)

(۱۶) قُلْ اَرَاَيْتُمْ شُرَكَاءَكُمْ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِى السَّمٰوٰتِ اَمْ اَتَيْنَاهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْهُۥۤ اَبَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ۝  
(فاطر ۲۰)



بلکہ یہ ایک فریب ہے جو یہ ظالم لوگ  
ایک دوسرے کو دیتے رہتے ہیں۔  
آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ  
ہی کے لئے ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا  
کرتا ہے (کوئی اور ایسا نہیں کر سکتا)۔  
وہ جسے چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے  
اور جسے چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے بیٹے  
اور بیٹیاں دونوں دے دیتا ہے اور  
جس کو چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے،  
بے شک وہی جاننے والا، قدرت والا  
ہے (کسی دوسرے میں یہ قدرت نہیں  
کہ بیٹا دے سکے یا بیٹی)۔

(اے رسول) اگر آپ ان سے پوچھیں کہ  
آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو  
یہ ضرور یہی جواب دیں گے کہ اس کو  
غالب، علم والے (اللہ) نے پیدا کیا  
ہے، (یعنی اس ہی نے) جس نے تمہارے  
لئے زمین کو بکھوٹا بنایا اور جس نے تمہارے  
لئے زمین میں راستے بنائے تاکہ تم راہ

①۷ بِلَّهِ مُلْكُ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَهْبِ  
لِمَنْ يَشَاءُ إِنْ أَتَانَا وَيَهْبِ لِمَنْ  
يَشَاءُ الذُّكُورَ ۝ أَوْ يَزَوْجَهُمْ  
ذَكَرًا أَوْ إِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ  
يَشَاءُ عَقِيمًا، إِنَّهُ عَلِيمٌ  
قَدِيرٌ ۝  
(شوری ۴۹ و ۵۰)

①۸ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ  
خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ  
خَلَقَهُنَّ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ۝  
الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ  
مَهْدًا ۝ وَجَعَلَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا  
لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝  
(زخرف ۹ و ۱۰)



معلوم کر سکو۔

جن جن کو یہ مشرکین اللہ کے علاوہ  
پکارتے ہیں وہ سفارش کا اختیار نہیں  
رکھتے (یعنی خود کچھ کرنا تو بڑی بات ہے،  
انہیں تو سفارش کا بھی اختیار نہیں کہ  
اس اختیار کی بنیاد پر سفارش کر کے ہی  
اللہ تعالیٰ سے کرا دیں) البتہ جو حق کے  
ساتھ گواہی دیں اور وہ جانتے بھی ہوں  
کہ ان کی گواہی حق ہے، انہیں سفارش  
کی اجازت دی جائے گی) اور اگر آپ  
ان سے پوچھیں کہ تمہارے ان شریکوں  
کو کس نے پیدا کیا تو یہ ضرور یہی جواب  
دیں گے کہ اللہ نے (یعنی اللہ خالق ہے  
اور یہ مخلوق ہیں اور کیونکہ یہ مخلوق ہونے  
میں دوسرے کے محتاج ہیں لہذا یہ  
دوسروں کی حاجت روائی کیا کر سکتے  
ہیں، مشرکین کو ان کے مخلوق ہونے کی  
وجہ سے ان کے محتاج ہونے کا اقرار  
تو پھر آخر یہ کہاں بہکے ہوئے چلے جا رہے

①۹ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ  
يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةَ  
إِلَّا مَنْ شَرِهَ بِالْحَقِّ وَهُمْ  
يَعْلَمُونَ ○ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ  
مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ  
فَأَنِّي يُؤْفَكُونَ ○  
(زخرف ۸۶ و ۸۷)



② قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا  
 تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ  
 أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ  
 الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ  
 فِي السَّمَوَاتِ، إِيْتُونِي بِكِتَابٍ  
 مِنْ قَبْلِ هَذَا أَوْ أَثَرَةٍ  
 مَنْ عِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ○  
 وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُوا  
 مِنْ دُونِ اللَّهِ مَن لَّا  
 يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَى يَوْمِ  
 الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَن دُعَائِهِمْ  
 غَفِلُونَ ○

(احقاف ۴ و ۵)

ہیں (کیوں اللہ اکیلے کو نہیں پکارتے)؟  
 (اے رسول) آپ ان سے کہیے کہ جن جن  
 کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو ذرا مجھے  
 بھی تو بتاؤ کہ انہوں نے زمین کی کس  
 چیز کو پیدا کیا ہے یا آسمانوں کی تخلیق  
 میں ان کی شرکت ہے؟ اگر تم سچے ہو  
 تو اس سے پہلے کی کوئی کتاب یا علوم  
 (انبیاء) میں سے کوئی اثر (اپنے قول کی  
 سند میں) پیش کرو، اور (تم ہرگز کوئی  
 سند پیش نہیں کر سکتے کہ یہ بھی کسی چیز  
 کے خالق ہیں تو پھر ان کو پکارنے لے سود  
 ہے، اسی صورت میں) اس سے بڑا  
 گمراہ کون ہوگا جو ایسوں کو پکار رہا ہے  
 جو قیامت تک اُسے جواب نہیں دے  
 سکتے بلکہ وہ تو ان کی پکار سے بھی غافل  
 ہیں (وہ سن بھی نہیں سکتے کہ کون ان  
 کو پکار رہا ہے، نہ انہیں اس کا علم  
 ہی ہو رہا ہے کہ کوئی انہیں پکار رہا  
 ہے)۔



اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس کو پکارا جائے اس کا خالق ہونا، سن  
 سنا اور پکار سے باخبر ہونا ضروری ہے اور کیونکہ یہ صفات صرف اللہ تعالیٰ  
 کے لئے ہیں لہذا صرف اسی کو پکارنا چاہیئے، کسی دوسرے کو پکارنا شرک ہے۔  
 مندرجہ بالا تمام آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ اکیلا ہی خالق ہے لہذا  
 وہی اکیلا الہ ہے، جو خالق ہوتا ہے وہی الہ ہوتا ہے یعنی وہی معبود ہوتا ہے،  
 وہی حاجت روا ہوتا ہے، وہی مشکل کشا ہوتا ہے، وہی حاضر و ناظر ہوتا ہے،  
 وہی دستگیر اور کارساز، وہی حاکم ہوتا ہے وہی قانون ساز، وہی بادشاہ  
 ہوتا ہے وہی مالک، وہی عالم الغیب ہوتا ہے وہی باخبر۔



# توحید فی الربوبیۃ

اللہ تعالیٰ ہی رب ہے، وہی پالنے والا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

① إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي

خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي

سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى

الْعَرْشِ (اعراف ۵۴) (یونس ۳)

② قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ

السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّنْ يَمْلِكُ

السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَنْ يُخْرِجُ

الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ

الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يَدَّبُرُ

الْأُمُورَ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ فَقُلْ

أَفَلَا تَتَّقُونَ ۝ فَذِكْرُ اللَّهِ

رُبَّكُمْ الْحَقُّ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ

إِلَّا الضَّلَالُ فَأَنَّى تُصْرَفُونَ ۝

(یونس ۳۱ و ۳۲)

بے شک تم سب کا رب اللہ ہے جس

نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا

کیا پھر وہ عرش پر جلوہ افروز ہوا۔

(اے رسول) ان سے پوچھئے کہ بتاؤ آسمان

اور زمین سے تم کو رزق کون دیتا ہے،

(تمہارے) کان اور (تمہاری) آنکھوں

کا مالک کون ہے، کون بے جان سے

جاندار کو نکالتا ہے اور کون جاندار سے

بے جان کو نکالتا ہے اور کون تمام کاموں

کی تدبیر کرتا ہے؟ تو یہ لوگ جواب دینگے

کہ اللہ، تو پھر (اے رسول) ان سے

پوچھئے کہ پھر تم (اللہ سے) ڈرتے کیوں

نہیں، یہ ہے اللہ تمہارا رب برحق،



اور حق کے بعد سوائے مگر اسی کے اور کیا ہے (یعنی رب برحق کے علاوہ دوسرے سے امید رکھنا، دوسروں کو رب اور داتا سمجھنا مگر اسی نہیں تو اور کیلئے) تو پھر (بتاؤ) تم کدھر رہتے ہو؟ (پھر ہے ہوا؟) فرعون کے سوال کے جواب میں موسیٰ (علیہ السلام) نے [کہا] ہمارا رب تو وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی شکل و صورت بخشی پھر راہ دکھائی۔

[ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنی قوم کے سوال کے جواب میں] کہا (یہ تمہارے رب نہیں ہیں) بلکہ تمہارا رب تو وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے جس نے ان کو پیدا کیا ہے۔

اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تاکہ تم اس میں آرام کر سکو اور دن کو روشن بنایا (تاکہ تم کام کر سکو) بے شک اللہ لوگوں پر (بڑا) فضل کرنے والا ہے، لیکن اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔ یہی

③ قَالَ رَبُّنَا الَّذِي  
أَعْطَى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ  
هَدَى ۝ (طہ ۵۰)

④ قَالَ بَلْ رَبُّكُمْ رَبُّ  
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الَّذِي فَطَرَهُنَّ  
(انبیاء ۵۶)

⑤ اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ  
لَكُمْ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ  
وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا إِنَّ اللَّهَ  
لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ  
أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ۝



ذَٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۚ لَّا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَآتٰنِي تَوَّٰفِكُوْنَ ۝  
(مومن ۶۱ و ۶۲)

اللہ تمہارا رب ہے (جو) ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے، اس کے علاوہ کوئی الہ نہیں، تو پھر تم کہاں بہکے ہوئے چلے جا رہے ہو (کیوں صرف اللہ ہی کو رب نہیں مانتے، کیوں دوسروں کو رب بناتے ہو)؟

④ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ وَّ اُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ، اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ (شوری ۱۵)

اور (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ میں اس کتاب پر ایمان لایا جو اللہ نے نازل فرمائی ہے اور مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان انصاف کروں، اللہ ہمارا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔  
[عیسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے کہا] بے شک اللہ ہی میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی، اُسی کی عبادت کرو، یہی سیدھا راستہ ہے۔

⑤ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاَعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ (زخرف ۶۴)

اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں، وہی زندہ کرتا ہے، وہی مارتا ہے، وہی تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے باپ دادوں کا بھی۔

⑧ لَّا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ (دخان ۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-



① لَا يَقْلُ أَحَدُكُمْ  
أَطْعِمَ رَبَّكَ، وَصَيَّ رَبَّكَ،  
إِسْقِ رَبَّكَ (صحیح بخاری کتاب  
العقیق و فضلہ و صحیح مسلم کتاب الالفاظ  
من الادب)

تم میں سے کوئی شخص (اپنے غلام سے)  
اس طرح نہ کہے اپنے رب کو کھانا کھلا،  
اپنے رب کو وضو کرنا، اپنے رب کو پانی  
پلا (یعنی آقا کو اپنے لئے رب کا لفظ  
استعمال نہیں کرنا چاہیئے)۔

② وَلَا يَقْلُ الْعَبْدُ رَبِّي  
وَلَكِنْ لِيَقْلُ سَيِّدِي  
(صحیح مسلم)

اور غلام کو بھی نہیں چاہیئے کہ اپنے آقا  
کو ”میرا رب“ کہے بلکہ اسے چاہیئے  
کہ یہ کہے ”میرا سردار (میرا آقا)“

مندرجہ بالا آیات و احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ رب وہ ہے جو خالق ہے  
جو خالق نہیں وہ رب بھی نہیں، لہذا اللہ کے علاوہ کسی کو رب سمجھنا یا کہنا  
شُرک ہے۔

انتباہ :- قرآن مجید میں بعض جگہ اللہ تعالیٰ نے ”رب“ کا لفظ غیر اللہ  
کے لئے استعمال کیا ہے لیکن ہمیں جو حکم ملا ہے ہمیں اسی کی تعمیل کرنی چاہیئے۔



# توحید فی انتظام الکائنات

نظام کائنات چلانے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ، ذوالجلال والاکرام، فرماتا ہے :-

① قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ  
مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَفَمَنْ  
يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ  
مَنْ يَخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ النَّبْتِ  
وَيُخْرِجُ النَّبْتَ مِنَ الْحَيِّ  
وَمَنْ يَدَبِّرُ الْأُمُورَ فَسَيَقُولُونَ  
اللَّهُ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ○

(یونس ۳۱)

(یہ سب کام) اللہ کرتا ہے، تو پھر آپ  
ان سے کہتے کہ پھر تم (اللہ سے) ڈرتے  
کیوں نہیں (کیوں اس کے ساتھ شرک  
کرتے ہو) ؟

اس آیت سے معلوم ہوا کہ تمام کاموں کی تدبیر اللہ تعالیٰ کرتا ہے گویا  
کائنات کا انتظام اللہ اکیلے کے ہاتھ میں ہے۔

② اللَّهُ الَّذِي رَفَعَ اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں



السَّمَوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا  
ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ  
وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ، كُلٌّ  
يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى، يُدَبِّرُ  
الْأُمُورَ فَيُفَصِّلُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ  
بِلِقَاءِ رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ ﴿٢﴾

(رعد ۲)

﴿۳﴾ يَمْحُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ  
وَيُثَبِّتُ مَا يُشَاءُ وَعِنْدَهُ أُمَمٌ  
الْكِتَابِ ﴿٣٩﴾ (رعد ۳۹)

﴿۴﴾ أَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ  
مُسَخَّرَاتٍ فِي جَوْشَنَاءَ، مَا  
يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ  
(نحل ۷۹)

﴿۵﴾ أَمَّنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِنَ  
السَّمَاءِ مَاءً فَأَنْبَتْنَا بِهِ  
حَدَائِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَّا كَانَ

کے بلند کر رکھا ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو،  
پھر وہ عرش پر جلوہ افروز ہوا اور اسی  
نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا  
ہے، ہر ایک مقررہ وقت تک گردش  
کر رہا ہے۔ اللہ ہی تمام کاموں کی تدبیر  
کرتا ہے اور اپنی آیات کو علیحدہ علیحدہ  
بیان کرتا ہے تاکہ تمہیں اپنے رب سے  
ملاقات کرنے کا یقین آجائے۔

اللہ جس چیز کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور  
جس چیز کو چاہتا ہے قائم رکھتا ہے، اصل  
کتاب اُسی کے پاس ہے۔  
کیا ان لوگوں نے پرندوں کو نہیں دیکھا  
کہ (کس طرح) وہ فضائے آسمانی میں  
مسخر کر دئے گئے ہیں، انہیں کوئی نہیں  
تھام سکتا سوائے اللہ کے۔

(اے رسول ان سے پوچھئے) بتاؤ وہ ہستی  
کون سی ہے جس نے آسمانوں اور زمین  
کو پیدا کیا اور تمہارے لئے آسمان سے  
پانی برسایا (کوئی نہیں سوائے ہمارے)



لَكُمْ أَنْ تَنْبِتُوا شَجَرَهَا  
 عَالِدٌ مَعَ اللَّهِ، بَلْ هُمْ  
 قَوْمٌ يَعْدِلُونَ ○ آمَنْ جَعَلَ  
 الْأَرْضَ قَرَارًا وَجَعَلَ خِلْمًا  
 أَنْهَرًا وَجَعَلَ لَهَا رَوَاسِي  
 وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا  
 عَالِدٌ مَعَ اللَّهِ، بَلْ أَكْثَرُهُمْ  
 لَا يَعْلَمُونَ ○

(نمل ۶۰ و ۶۱)

پھر ہم نے ہی بارونق باغ اگلے، ان  
 باغوں کے درختوں کا اگانا تمہارا کام  
 نہیں تھا (نہ یہ تمہارے بس کی بات تھی)  
 کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی الٰہ ہے  
 (جو یہ کام کر سکے، اگرچہ انہیں تسلیم ہے  
 کہ یہ کام کوئی نہیں کر سکتا) پھر بھی یہ  
 لوگ راہ حق سے ہٹے ہوئے ہیں، (اور  
 اے رسول ان سے یہ بھی پوچھئے) بتاؤ وہ  
 کون ہے جس نے زمین کو قرار گاہ بنایا  
 اور اس میں دریا بنائے اور اس کے لئے  
 پہاڑ بنائے اور کس نے دو سمندروں کے  
 درمیان اوٹ بنائی؟ کیا اللہ کے ساتھ  
 کوئی اور بھی الٰہ ہے (جو یہ کام کر سکے،  
 کوئی الٰہ نہیں سوائے اللہ کے اور یہ  
 بات انہیں بھی تسلیم ہے) لیکن ان میں  
 سے اکثر لوگ علم (وفہم) نہیں رکھتے۔

(اے رسول ان سے) پوچھئے بتاؤ اگر  
 اللہ تم پر ہمیشہ قیامت تک کے لئے  
 رات کر دے تو اللہ کے علاوہ کون الٰہ ہے

⑥ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ  
 جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ آيِلَ سَرْمَدًا  
 إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ



اللّٰهُ يٰۤاَتِيْكُم بِضِيَآءٍ ۙ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ۝ قُلْ اَرَاۤءَ يَسْتَمِ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۗ مَنْ اِلٰهُ غَيْرُ اللّٰهِ يٰۤاَتِيْكُم بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ۙ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ وَمِنْ رَّحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ اٰتِلَآءَ النَّهَارِ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهِ ۚ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

(قصص ۷۱ تا ۷۳)

جو تمہارے لئے روشنی لے آئے، تو کیا تم سنتے نہیں (کہ تم سے کیا کہا جا رہا) (اور اے رسول ان سے یہ بھی) پوچھئے بتاؤ اگر اللہ تم پر ہمیشہ قیامت تک کے لئے دن کر دے تو اللہ کے علاوہ کون الہ ہے جو تمہارے لئے رات لے آئے جس میں تم آرام کر سکو، تو کیا تم دیکھتے نہیں (کہ اللہ کے علاوہ کسی میں کوئی قدرت نہیں کہ تمہیں نفع یا نقص پہنچا سکے یا تمہاری مدد کر سکے) اور یہ اسی اللہ کی رحمت ہے جس نے تمہارے لئے رات اور دن بنائے تاکہ تم رات کو آرام کر سکو اور (دن کو) اس کا فضل تلاش کر سکو اور تاکہ تم اس کا شکر ادا کرو۔ (اے رسول) اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا اور سورج اور چاند کو کس نے مسخر کیا تو یہ جواب دیں گے کہ اللہ نے یہ تسلیم کرنے کے بعد پھر یہ کہاں بہکے ہوئے چلے جا

④ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنۢى يُؤْفَكُوْنَ ۝

(عنکبوت ۶۱)



رہے ہیں؟

اور (اے رسول) اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان سے پانی کس نے برسایا پھر اس کے ذریعہ زمین کو اس کی موت کے بعد کس نے زندہ کر دیا تو یہ لوگ ضرور یہ جواب دیں گے کہ اللہ نے، (تو پھر اے رسول آپ) کہہ دیجئے کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے (جو ہر کام کر سکتا ہے جبکہ دوسرے نہیں کر سکتے) لیکن ان میں سے اکثر لوگ سمجھتے نہیں (کہ جو قادر مطلق نہیں وہ کیا کسی کے کام آسکتے ہیں)۔

اللہ کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ تم کو ڈرانے اور ابید دلانے کے لئے بجلی دکھاتا ہے اور آسمان سے پانی برساتا ہے، پھر زمین کو اس کے مردہ ہو جانے کے بعد زندہ، (سرسبز و شاداب) کر دیتا ہے، بے شک عقل والوں کے لئے اس میں نشانیاں ہیں (کہ وہ اپنے اہل کو پہچان سکیں) اور یہ بھی اس کی

⑧ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُولُنَّ اللَّهُ، قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ، بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ○  
(عنکبوت ۶۳)

⑨ وَمِنْ آيَاتِهِ يُرْسِلُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيُخْضِ بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ○ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ تَقُومَ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِّنَ الْأَرْضِ إِذَا أَنْتُمْ تَخْرُجُونَ ○



(روم ۲۴ و ۲۵)

نشانوں میں سے ہے کہ آسمان اور زمین  
اس کے حکم سے قائم ہیں پھر (ایک وقت  
وہ بھی آنے والا ہے کہ زمین و آسمان  
قائم نہیں رہیں گے، قیامت قائم ہوگی  
اور جب وہ تم کو زمین سے نکلنے کے  
لئے آواز دے گا تو اس وقت تم سب  
نکل پڑو گے۔

اللہ کی نشانوں میں سے یہ بھی ہے کہ  
خوشخبری دینے والی ہوائیں بھیجتا ہے  
تاکہ وہ تم کو اپنی رحمت کے مزے چکھنے،  
پھر اس کے حکم سے کشتیاں چلیں اور تم  
اللہ کا فضل تلاش کرو اور پھر تم (اس  
کا) شکر ادا کرو۔

اللہ ہی تو ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے،  
پھر وہ بادل کو ابھارتی ہیں، پھر اللہ  
جس طرح چاہتا ہے بادل کو پھیلا دیتا  
ہے اور اس کو تہ بہ تہ کر دیتا ہے، پھر  
تم دیکھتے ہو کہ اس کے درمیان میں سے  
بارش ہونے لگتی ہے، پھر جب اللہ اپنے

⑩ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ  
يُرْسِلَ الرِّيحَ مُبَشِّرَاتٍ  
وَلِيُذِيقَكُمْ مِمَّن رَحْمَتِهِ  
وَلِتَجْرِيَ الْفُلُكُ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا  
مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ○  
(روم ۴۶)

⑪ اللَّهُ الَّذِي يُرْسِلُ  
الرِّيحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَيُبْسِطُهَا  
فِي السَّمَاءِ كَيْفَ يَشَاءُ وَيَجْعَلُ  
كِسْفًا فَتَرَى الْوُدَّ يُخْرِجُ مِنْ  
خِلَالِهِ فَإِذَا آخِصَابُ بِهِ مِنْ  
يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ إِذَا هُمْ



يَسْتَبْشِرُونَ ○

(روم ۴۸)

⑫ فَإِنظُرْ إِلَىٰ أَثَارِ رَحْمَتِ

اللَّهِ كَيْفَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا

إِنَّ ذَٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتَىٰ وَهُوَ

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○

(روم ۵۰)

⑬ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ

يُؤَلِّجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُؤَلِّجُ

النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَيَّحَرُ الشَّمْسَ

وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي إِلَىٰ أَجَلٍ

مُسَمًّى وَأَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ

خَبِيرٌ ○

(لقمن ۲۹)

⑭ يُدَبِّرُ الْأُمُورَ مِنَ

السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ

(سجدة ۵)

⑮ وَاللَّهُ الَّذِي أَرْسَلَ

بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اُسے

برسا دیتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں۔

(اے رسول) آپ اللہ کی رحمت کے

آثار کو دیکھیں کہ کس طرح وہ زمین کو

اُس کی موت کے بعد زندہ، (سر سبز و

شاداب) کر دیتا ہے، بے شک وہی

مردوں کو بھی زندہ کرنے والا ہے اور

وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ بے شک اللہ

ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور

دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور وہی

ہے جس نے سورج اور چاند کو مسخر کر دیا،

ہر ایک وقت مقررہ تک کے لئے گردش

کر رہا ہے اور بے شک جو کچھ تم کر رہے

ہو اللہ اُس سے خبردار ہے۔

اللہ ہی ہے جو آسمان سے زمین تک ہر

کام کی تدبیر کرتا ہے۔

اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے، پھر وہ



الرَّيْلِمِ فَتُشِيرُ سَحَابًا فُسُقْنَهُ  
إِلَى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَحْيَيْنَا بِهِ  
الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا كَذَلِكَ  
النُّشُورُ ○ (فاطر ۹)

بادل کو ابھارتی ہیں پھر ہم اُس کو ایک  
مردہ شہر کی طرف لے جاتے ہیں، پھر اس  
کے ذریعہ زمین کو اس کی موت کے بعد  
زندہ کر دیتے ہیں، اسی طرح (قیامت  
کے روز مردے بھی زندہ ہو کر اٹھ کھڑے  
ہوں گے۔

①۶ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ  
مِنْ السَّمَاءِ مَاءً فَاَخْرَجْنَا بِهِ  
شَجَرَاتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا وَمِنْ  
الْجِبَالِ جُدَدٌ اَبْيَضٌ وَحُمْرٌ  
مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهُمَا وَغَرَابِيبُ  
سُودٌ ○ وَمِنْ النَّاسِ وَالْاَنْعَامِ  
مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهُ  
كَذَلِكَ

(اسے رسول) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ  
بے شک اللہ ہی آسمان سے پانی نازل  
فرماتا ہے (اور کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ)  
ہم ہی اس کے ذریعہ مختلف رنگوں کے  
پھل پیدا کرتے ہیں اور پہاڑوں میں  
مختلف رنگوں والے قطعات ہیں بعض  
سفید، بعض سرخ اور بعض سیاہ فام  
ہیں (یہ سب ہم نے پیدا کئے ہیں) اور  
اسی طرح انسانوں، جانوروں اور چوپایوں  
کے بھی مختلف رنگ ہیں (ان سب کو  
بھی ہم ہی نے پیدا کیا)۔

(فاطر ۲۷ و ۲۸)

①۷ اِنَّ اللّٰهَ يُمِيسِكُ  
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا

بے شک اللہ ہی ہے جو آسمانوں اور  
زمین کو تھلے ہوئے ہے کہ کہیں وہ



وَلَيْسَ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكُمَا مِنْ  
اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهِ، اِنَّكَ كَانَتْ  
حَلِيماً غَفُوراً ○

(فاطر ۴۱)

①۸ وَمِنْ اٰيٰتِهِ اَنَّكَ  
تَرٰى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَا  
اَنْزَلْنَا عَلَيَّهَا الْبَآءَ اهْتَزَّتْ  
وَرَبَّتْ، اِنَّ الَّذِيْ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ  
الْمَوْتِ، اِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ  
قَدِيْرٌ ○

(الحج سجدہ ۳۹)

①۹ اَفَرَأَيْتُمْ مَّا  
تُمْنُوْنَ ○ ؕ اَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَ  
اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ○

(واقعة ۵۸ و ۵۹)

②۰ اَفَرَأَيْتُمْ مَّا  
تَخْرُثُوْنَ ○ ؕ اَنْتُمْ تَرْزُقُوْنَہَا

اپنی جگہ سے ہل جائیں اور اگر وہ اپنی  
جگہ سے ہل جائیں تو اللہ کے علاوہ کوئی  
نہیں جو ان کو تھام سکے، بے شک اللہ  
بر و بار اور درگزر کرنے والا ہے کہ ان  
کے شرک پر ان کو فوراً نہیں پکڑتا۔

(اے رسول) اللہ کی نشانیوں میں یہ بھی ہے  
کہ آپ زمین دیکھتے ہیں کہ (بے آب و  
گیاہ) پڑی ہوئی ہے، پھر جب ہم اس  
پر پانی برساتے ہیں تو وہ لہلہانے لگتی  
ہے اور کھلتی ہو جاتی ہے، بے شک  
جس نے زمین کو زندہ کر دیا وہی مردوں  
کو بھی زندہ کریگا، بے شک وہ ہر چیز  
پر قادر ہے۔

بتاؤ جو لطف تم ڈالتے؟ یا اے تم  
(انسان) بناتے ہو یا ہم بناتے ہیں؟

بتاؤ جو کچھ تم بوتے ہو اے تم اگاتے  
ہو یا ہم اگاتے ہیں؟



أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ○

(واقعہ ۶۳ و ۶۴)

بتاؤ جو پانی تم پیتے ہو اُسے بادل سے  
تم نازل کرتے ہو یا ہم نازل کرتے ہیں؟

②۱ أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ  
الَّذِي تَشْرَبُونَ ○ ءَأَنْتُمْ  
أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ  
نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ ○

(واقعہ ۶۸ و ۶۹)

بتاؤ جو آگ تم جلاتے ہو، کیا تم نے اس کے  
درخت کو پیدا کیا ہے یا ہم نے؟

②۲ أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ  
الَّتِي تُورُونَ ○ ءَأَنْتُمْ أَنْشَأْتُمْ  
شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ ○

(واقعہ ۷۱ و ۷۲)

اللہ ہی ہے جس نے سات آسمان اور  
اتنی ہی زمینیں بنائیں۔ (اللہ کے)  
احکام آسمانوں اور زمینوں کے درمیان  
نازل ہوتے رہتے ہیں یعنی وہی ان  
کا انتظام سنبھالے ہوئے ہے تاکہ تم  
جان لو کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے (وہ اکیلا  
کائنات کا نظام چلا سکتا ہے) اور تم

②۳ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ  
سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ  
مِثْلَهُنَّ، يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ  
بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَى  
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ  
أَخَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ○

(طلاق ۱۲)

یہ بھی جان لو کہ اللہ اپنے علم سے ہر چیز



کا احاطہ کئے ہوئے ہے (اور جو کائنات  
کے ذرہ ذرہ کا علم رکھتا ہے وہی کائنات  
کا انتظام سنبھال سکتا ہے)۔

﴿۱۴﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى

الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَفٌّ وَّ يَقْبِضْنَ  
مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ اِنَّهٗ

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

(ملک ۱۹)

کیا انہوں نے اپنے (سروں کے) اوپر  
پرندوں کو نہیں دیکھا جو پروں کو پھیلانے  
ہوئے (اڑتے رہتے ہیں) اور کبھی پروں  
کو سکیر ط بھی لیتے ہیں، انہیں رحمن  
کے علاوہ کوئی نہیں تھام سکتا، بیشک  
وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے (اور ہر چیز کو  
سنبھالے ہوئے ہے)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

اَنَا الَّذِيْ بِيَدِيْ اللَّيْلُ زَمَانٌ مِّنْ هٗنَ - رَاٰتٍ اَوْرَدَنَ مِيْرَةً

وَالنَّهَارُ (صحیح مسلم کتاب الالفاظ ہاتھ میں ہیں۔)

(من الادب)

مندرجہ بالا آیات اور حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ آسمانوں، زمینوں اور اڑتے

ہوئے پرندوں کو اللہ تعالیٰ ہی تھامے ہوئے ہے، نطفے سے بچوں کی تخلیق وہی

کرتا ہے، وہی پانی برساتا ہے، وہی بیج اگاتا ہے، وہی درخت پیدا کرتا ہے، وہی

آسمان سے زمین تک کا انتظام فرماتا ہے، اجرام فلکی سب اُسی کی نگرانی میں گردش

کر رہے ہیں، دریا اُسی کے حکم سے بہہ رہے ہیں، دو سمندروں کے درمیان روک



اس نے کر رکھی ہے، دن و رات وہ پیدا کرتا ہے۔ جہاز وہ چلاتا ہے، آسمانوں اور زمینوں میں احکام اُسی کے چل رہے ہیں، گویا پوری کائنات کا نظام اُس کے ہاتھ میں ہے، کسی دوسرے کی اس میں کوئی شرکت نہیں۔

## توحید فی الاولیاء والآخریاء اللہ تعالیٰ ہی اول و آخر، سب سے زیادہ ظاہر اور سب سے زیادہ پوشیدہ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝  
اللہ ہی اول ہے اور اللہ ہی آخر ہے، وہ ظاہر بھی ہے اور پوشیدہ بھی اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

(حدید ۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَّ اَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَّ اَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ  
اے اللہ تو ہی اول ہے، تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں، تو ہی آخر ہے، تیرے بعد کوئی چیز نہیں، تو ہی ظاہر ہے، تجھ سے اوپر (یا عیاں تر) کوئی چیز نہیں



وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ اور تو ہی باطن ہے، تجھ سے زیادہ پوشیدہ  
 شئی ؎ (صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء کوئی چیز نہیں۔  
 باب ما یقول عند النوم واخذ المصباح)

مندرجہ بالا آیت وحدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ سے پہنے کوئی نہیں تھا۔  
 ایسا وقت کبھی نہیں آیا کہ اللہ تعالیٰ نہ ہو اور کوئی دوسرا موجود ہے اور نہ ایسا وقت  
 آسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ رہے اور کوئی دوسرا باقی رہ جائے، اللہ تعالیٰ کی نہ  
 کوئی ابتداء ہے، نہ کوئی انتہا، وہ ہمیشہ سے ہے، ہمیشہ رہے گا اور وہ نہ تو کبھی  
 عدم میں تھا اور نہ کبھی معدوم ہوگا، وہ اتنا پوشیدہ ہے کہ اسے نہ کوئی دیکھ سکتا  
 ہے نہ پاسکتا ہے اور اپنے مناظر فطرت اور آیات کی وجہ سے اتنا ظاہر ہے کہ  
 ہر شخص اس کے وجود کا یقین کر سکتا ہے۔

## توحید فی شفاء الامراض

بیماری سے شفاء دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

- ① وَإِذَا امْرَأُتُ فَهَوُ یشْفین ○ (شعرار ۸۰)
- ② قُلِ اللّٰهُ یُنْجِیْکُمْ مِنْهَا وَمِنْ كُلِّ کَرْبٍ ثُمَّ أَنْتُمْ
- (ابراہیم علیہ السلام) کہتے ہیں [جب میں بیمار پڑتا ہوں تو اللہ ہی مجھے شفاء دیتا ہے۔
- (اے رسول) کہہ دیجئے کہ بحر و بر کے اندھیروں سے بلکہ ہر قسم کے کرب (وبے چینی) سے



تُشْرِكُونَ ○ (انعام ۶۴) اللہ ہی نجات دیتا ہے، پھر بھی تم اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار کی عیادت کرتے تو اس طرح دعا کرتے تھے۔

أَذْهَبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اے لوگوں کے رب اس بیماری کو دور  
إِشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ کر دے، شفا عطا فرما، تو ہی شفا  
إِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءٌ لَا يُخَادِرُ دینے والا ہے، کوئی شفا نہیں سوائے  
سَقَمًا (صحیح بخاری کتاب المرضى تیری شفا کے، اسی شفا دے کہ  
صحیح مسلم کوئی بیماری نہ چھوڑے۔

## توحید فی القضاء فیصلہ کرنا صرف اللہ تعالیٰ کا کام ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَاللَّهُ يَقْضِي بِالْحَقِّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَقْضُونَ بِشَيْءٍ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ○ (نؤمن ۲۰)

اللہ سچائی کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے (یا حکم صادر فرماتا ہے) اور جن کو یہ مشرکین اللہ کے علاوہ پکارتے ہیں وہ کچھ بھی فیصلہ نہیں کر سکتے (نہ حکم دے سکتے ہیں) بیشک اللہ سننے والا، دیکھنے والا ہے۔



# توحید فی الحقوق

## توحید فی العبادۃ

### عبادت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، (اے بندو، اس طرح کہو)

① اِيَّاكَ نَعْبُدُ (اے اللہ) ہم صرف تیری عبادت کرتے

ہیں۔

(فاتحہ ۴)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

② يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا

رَبَّكُمْ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ  
مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ○

اے لوگو، اپنے رب کی عبادت کرو جس نے  
تم کو پیدا کیا اور تم سے پہلے کے لوگوں کو  
پیدا کیا تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

(بقرہ ۲۱)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ خالق کی عبادت کرنی چاہئے، جو خالق نہیں وہ

عبادت کا بھی مستحق نہیں۔

③ وَنَحْنُ لَدُنْكَ عِبَادُونَ ○ اور (اے مومنو، اس طرح کہو) ہم اللہ

ہی کی عبادت کرنے والے ہیں۔

(بقرہ ۱۳۸)



④ وَتُحَنِّ لَّهُ مُخْلِصُونَ ○

(بقرہ ۱۳۹)

⑤ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ

تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا

وَبَيْنَكُمْ إِلَّا نَعْبُدَ اللَّهَ وَ

لَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا

(آل عمران ۶۴)

⑥ ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ

فَاعْبُدُوهُ (العام ۱۰۲)

⑦ قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ

أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ

دُونِ اللَّهِ (العام ۵۶)

⑧ أَعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ

مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ (اعراف ۵۹)

(۶۵، ۷۳، ۸۵) (ہور ۵۰، ۶۱، ۸۳)

⑨ ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ

فَاعْبُدُوهُ (یونس ۳)

اور (اس طرح کہو) ہم خالص اللہ کی عبادت کرنے والے ہیں۔

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب، ایک ایسی بات کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں یکساں (طور پر تسلیم کی گئی) ہے وہ یہ کہ ہم کسی کی عبادت نہ کریں سوائے اللہ کے اور یہ کہ ہم کسی کو اس کا شریک نہ بنائیں۔

وہ اللہ ہی تمہارا رب ہے، اس کے سوا کوئی الہ نہیں، وہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے، لہذا اسی کی عبادت کرو۔ (اے رسول) کہہ دیجئے کہ جن جن کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو مجھے ان کی عبادت سے منع کر دیا گیا ہے۔

اللہ کی عبادت کرو، اس کے علاوہ تمہارا کوئی الہ نہیں۔

وہ اللہ ہی تمہارا رب ہے لہذا اسی کی عبادت کرو۔



(۱۰) وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هُوَ رَبُّنَا شَفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ قُلْ أَتَنْبِئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ، سُبْحَنَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ○ (یونس ۱۸)  
 اور یہ (مشرکین) اللہ کے علاوہ ایسوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کو نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ ان کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں، (اے رسول) کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جس کے آسمانوں یا زمین میں ہونے کا علم اللہ کو نہیں (اگر ایسی کوئی ہستی ہوتی تو اللہ کو تو علم ہوتا، جب ایسی کوئی ہستی نہیں تو تم کہاں سے ایسی ہستی گھڑ لائے) اللہ ان کے شرک سے پاک، بلند و بالا ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ

۱۔ مشرکین مگر اپنے معبودوں کی عبادت ان کو خالق یا مختار یا حاجت روا یا مشکل کشا سمجھ کر نہیں کرتے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سفارشی سمجھ کر ان کی عبادت کرتے تھے اور سفارشی وہ ہوتا ہے جس کو خود کوئی اختیار نہیں ہوتا۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں سفارش کرنے والا کوئی نہیں، اگر آسمانوں میں یا زمین پر کہیں اس کا وجود ہوتا تو اللہ تعالیٰ کو پہلے علم ہوتا اور جب اللہ تعالیٰ کے علم میں ایسی کوئی ہستی نہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے سفارشی بنایا ہو تو خود ان مشرکین کا کسی ہستی کو



سفارشی بنالینا بالکل جہالت ہے۔

۳۔ سفارشی سمجھ کر بھی عبادت کرنا شرک ہے۔

⑪ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِنْ دِينِي فَلَا أَعْبُدُ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ أَعْبُدُ اللَّهَ الَّذِي يَتَوَفَّكُم (یونس ۱۰۴)

(اے رسول) کہہ دیجئے اے لوگو، اگر تم کو میرے دین میں کسی طرح کا شک ہے تو (سن لو) کہ اللہ کے علاوہ جن ہستیوں کی عبادت تم کرتے ہو، میں ان کی عبادت نہیں کرتا بلکہ میں تو اس اللہ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہاری روحیں قبض کر لیتا

ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ عبادت کا مستحق وہ ہے جس کے ہاتھ میں موت (وزیت) ہے اور ایسی کوئی ہستی نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے، لہذا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کی عبادت حرام اور شرک ہے۔

⑫ اَلرَّكِيبُ اُحْكِمَتْ اَيْتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ ۝ اَلَا تَعْبُدُوْا اِلَّا اللّٰهَ (ہود ۲۱)

یہ وہ کتاب ہے جس کی آیتیں محکم کر دی گئی ہیں پھر حکیم و خبیر کی طرف سے علیحدہ علیحدہ کر دی گئی ہیں (تاکہ الجھن اور پیچیدگی باقی نہ رہے، اس کتاب میں سب سے اہم حکم یہ ہے کہ کسی کی عبادت نہ کرو سوائے اللہ کے۔

⑬ وَ لِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ

اور آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزوں



وَالْأَرْضِ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأَمْرُ  
كُلُّهُ فَاعْبُدْهُ (ہود ۱۲۳)

کا علم اللہ ہی کو ہے، اسی کی طرف تمام  
امور لوٹتے ہیں، لہذا بس اسی کی عبادت  
کرو۔

(۱۲) إِنْ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ،  
أَمْرًا لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا آيَا ذَلِكَ  
الَّذِينَ اتَّخَذُوا  
(یوسف ۲۰)

حکم کسی کا نہیں چلتا سوائے اللہ کے،  
اسی نے حکم دیا ہے کہ سوائے اس کے  
کسی کی عبادت نہ کی جائے، یہی سیدھا  
دین ہے۔

(۱۵) قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ  
أَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا أُشْرِكَ بِهِ،  
إِلَيْهِ أَدْعُوا وَإِلَيْهِ مَآبٌ  
(رعد ۳۶)

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ مجھے تو یہ حکم ملا  
ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور اس  
کے ساتھ (کسی کو) شریک نہ بناؤں، میں  
اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف  
مجھے لوٹنا ہے۔

(۱۶) وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ  
أُمَّةٍ رَسُولًا أَنْ اعْبُدُوا اللَّهَ  
(نحل ۳۶)

اور ہم نے ہر قوم میں ایک رسول بھیجا  
(جس نے اپنی قوم سے یہی کہا) کہ اللہ  
کی عبادت کرو۔

(۱۷) وَقَضَىٰ رَبِّيَ أَلَّا  
تَعْبُدُوا إِلَّا آيَا  
(اسرار ۲۳)

اور (اے رسول) آپ کے رب نے حکم  
دے دیا ہے کہ اس کے علاوہ کسی کی عبادت  
نہ کرو۔

(۱۸) قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ میں تم ہی جیسا



مِثْلَكُمْ يُوحَىٰ إِلَىٰ أَنَّمَا إِلَهُكُمُ  
إِلَهُ وَاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا  
بِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا  
وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ  
أَحَدًا ○ (کہف ۱۱۰)

ایک انسان ہوں (البتہ) میرے پاس  
وحی آتی ہے کہ بے شک تمہارا الہ بس ایک  
ہی الہ ہے، لہذا جس شخص کو اپنے رب  
سے ملاقات کی امید ہو اُسے چاہئے کہ نیک  
عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں  
کسی کو بھی شریک نہ کرے۔

①۹ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ  
وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ  
لِعِبَادَتِهِ، هَلْ تَعْلَمُ لَهُ  
سَمِيًّا ○ (مریم ۶۵)

آسمانوں کا، زمین کا اور جو کچھ اُن دونوں  
کے درمیان ہے سب کا رب اللہ ہی  
ہے) لہذا اُسی کی عبادت کرو اور اُسی  
کی عبادت پر جمے رہو، کیا تمہارے علم  
میں ایسی کوئی ہستی ہے (جو اس کی سی  
صفات رکھتا ہو اور) جس کے دیسے ہی  
صفاتی نام ہوں (جیسے اللہ کے)۔

②۰ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ  
قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا نُوحِي  
إِلَيْهِ أَنَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا  
فَلْعَبُدُونِ ○ (انبیاء ۲۵)

اور (مے رسول) ہم نے آپ سے پہلے جو  
بھی رسول بھیجا اس کو ہم نے یہی وحی بھیجی  
کہ بے شک میرے علاوہ کوئی الہ نہیں  
ہے لہذا میری ہی عبادت کرو۔

②۱ أَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ ○  
(انبیاء ۹۲)

میں ہی تمہارا رب ہوں لہذا میری ہی  
عبادت کرو۔



(۲۲) وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَكُم بِشِرِّهِمْ سُلْطَانًا وَمَا لَيْسَ لَهُم بِهِ عِلْمٌ، وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ ○ (حج ۷۱)

اور یہ (شرکین) اللہ کے علاوہ ایسے لوگوں کی عبادت کرتے ہیں جن کی عبادت کے لئے اللہ نے کوئی سند نازل نہیں فرمائی اور نہ ان کے پاس اس کے لئے کوئی دلیل ہے۔ ایسے ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں ہوگا۔

(۲۳) وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ، إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ ○ (زمر ۳)

اور جن لوگوں نے اللہ کے علاوہ کارساز بنا رکھے ہیں (وہ کہتے ہیں کہ) ہم ان کی عبادت اس لئے کرتے ہیں کہ یہ ہم کو اللہ کا مقرب بنا دیں، بے شک اللہ (قیامت کے دن) ان تمام باتوں میں جن میں یہ اختلاف کر رہے ہیں فیصلہ فرمائے گا، بے شک اللہ جھوٹے، ناشکرے کو منزل مقصود تک نہیں پہنچاتا۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کے لئے بھی کسی دوسرے کو وسیلہ نہ بنائے اور اگر کوئی شخص کسی کو وسیلہ بنائے پھر اس وسیلہ کی عبادت کرنے لگے یا اسے کارساز سمجھنے لگے، یا کارساز نہ سمجھے لیکن اس کو اس لئے پکارے کہ وہ اللہ تعالیٰ تک رسائی کرا دے، یہ اس کے تمام افعال شرک ہیں، کفارِ مسکے ان ہی شرکیہ افعال میں ملوث تھے، اللہ تعالیٰ ان کی تردید کر رہا ہے۔



﴿۲۴﴾ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْتَ  
 أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ  
 الدِّينَ ۚ (زمر ۱۱)

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ مجھے تو یہ حکم دیا  
 گیا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں، دین  
 کو خالص اُس کے لئے ماننے ہوئے۔

﴿۲۵﴾ قُلِ اللَّهُ أَعْبُدْ  
 مُخْلِصًا لَهُ دِينِي ۚ (زمر ۱۲)

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ میں تو اللہ کی عبادت  
 کرتا ہوں دین کو خالص اُس کے لئے ماننے  
 ہوئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

﴿۲۶﴾ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ  
 وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۚ (ذُرِّيَّت ۵۶)

اور میں نے جن وانس کو صرف اس لئے  
 پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ  
 إِلَّا إِيَّاهُ (صحیح مسلم باب استحباب الذكر)

اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں اور ہم عبادت  
 نہیں کرتے مگر اللہ اکیلے کی۔

(بعد الصلوٰۃ)



# توحید فی الاطاعت

اطاعت و فرماں برداری صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے

اللہ تعالیٰ ہمارا حاکم ہے اور حقیقی حاکم ہے، اس کی حکومت ازلی و ابدی ہے، اس کی اطاعت غیر محدود و غیر مشروط ہے، اطاعت کرانا اسی کا حق ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝ (ذریات ۵۶) پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔ عبادت ایک جامع لفظ ہے، اس سے صرف نماز یا روزہ یا اسی قسم کے دوسرے افعال مراد لینا صحیح نہیں، اس لئے کہ پھر پوری زندگی یہی اعمال کرنے ضروری ہوں گے، دوسرے اعمال کا کرنا مقصدِ تخلیق کے منافی ہوگا، نہ کاروبار رہے گا نہ کھانا اور پینا اور نہ شادی و بیاہ، نتیجہ یہ نکلے گا کہ نسلِ انسانی ختم ہو جائے گی، نہ زندگی ہوگی، نہ عبادت، مقصدِ تخلیق پورا نہیں ہوگا۔

مزید برآں نماز و روزہ اگرچہ عبادت ہیں لیکن ہر حالت میں نہیں۔ مثلاً ① مغرب کی تین رکعت کے بجائے اگر کوئی شخص چار رکعت پڑھے تو وہ لغوی اعتبار سے تو عابد ہوگا اور اس کی نماز عبادت کہلائے گی لیکن شرعی اعتبار سے وہ عابد نہیں ہوگا، نہ اس کی نماز عبادت کہلائے گی بلکہ وہ اللہ



تعالے کا باغی قرار پائے گا، اس کی نماز، عبادت تو کجا بغاوت کھلائے گی اور اس طرح مقصدِ تخلیق فوت ہو جائے گا۔

(۲) اسی طرح اگر کوئی شخص نماز فجر اور طلوعِ آفتاب کے درمیان نوافل ادا کرتا ہے تو وہ لغوی طور پر تو عابد ہو گا لیکن شرعاً وہ اللہ تعالیٰ کا باغی کہلائے گا۔

(۳) اسی طرح اگر کوئی شخص عید کے دن روزہ رکھے تو اس کا وہ روزہ عباد نہیں ہو گا، اس روزہ کو ثواب یا عبادت سمجھنے والا نہ صرف گناہ کار ہو گا بلکہ کافر ہو جائے گا۔

اس قسم کی متعدد مثالیں دی جاسکتی ہیں، غور کیجئے آخر یہ عبادتیں بجاؤ کیوں شمار ہو رہی ہیں، اگر آپ ذرا بھی غور کریں گے تو اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ یہ عبادتیں اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت نہیں کی جا رہیں لہذا عبادت نہیں رہیں، ان عبادتوں میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی ہوتی ہے، اس کی اطاعت سے انحراف ہوتا ہے لہذا انہیں شرعاً عبادت نہیں کہا جاسکتا۔ مندرجہ بالا وضاحت سے یہ نتیجہ نکلا کہ عبادت دراصل اطاعت کا نام ہے، مندرجہ ذیل آیات سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے، اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ شَيْطَانُكَى عِبَادَتُہ نہ کرو۔

(یس ۶۰)

غور فرمائیے کیا کوئی شخص شیطان کو سجدہ کرتا ہے، کیا کوئی اس کے نام پر



قربانی کرتا ہے، اس کے نام کا وظیفہ پڑھتا ہے، اس کے نام پر صدقہ و خیرات کرتا ہے۔ ہرگز نہیں، تو پھر آخر شیطان کی عبادت سے کیا مراد ہے، ظاہر ہے کہ شیطان کی عبادت سے شیطان کی اطاعت مراد ہے۔ شیطان کی اطاعت کر کے لوگ کفر و شرک، فسق و فجور، عصیان و طغیان میں مبتلا ہوتے ہیں اور صراطِ مستقیم سے بھٹک جاتے ہیں، اسی لئے آگے اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَ اِنْ اَعْبُدُوْنِيْ هٰذَا  
صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ (یس ۶۱)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے شیطان کی عبادت کے مقابلہ میں اپنی عبادت کا ذکر فرمایا، کیونکہ شیطان کی عبادت سے شیطان کی اطاعت مراد ہے لہذا اللہ تعالیٰ کی عبادت سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت مراد ہے، دوسرے لفظوں میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ عبادت اطاعت ہے اور اطاعت عبادت ہے۔

مندرجہ بالا مباحث کا خلاصہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنات کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا یعنی اپنی اطاعت کے لئے پیدا کیا، لہذا اطاعت صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے، جب تک اس کی اجازت نہ ہو کسی دوسرے کی اطاعت نہیں کی جاسکتی، اگر اس کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے کی اطاعت کی جائے تو یہ شرک فی الاطاعت یعنی شرک فی العبادت ہوگا اور اس شرک سے بڑا اور کونسا شرک ہوگا کہ جس شرک سے مقصد حیات ہی تہ و بالا ہو جائے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّ اَحَدٌ      تمہارا الہ یعنی حاکم، بادشاہ....)



فَلَهُ اسْلِمُوا  
 صرف ایک ہے لہذا صرف اُسی کی اطاعت  
 کرو۔ (ج ۳۲)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اطاعتِ اِلٰہ کا حق ہے، اور کیونکہ اللہ اکیلا  
 اِلٰہ ہے لہذا اطاعت صرف اللہ کی ہونی چاہیے، کسی دوسرے کی اطاعت کرنا  
 اس کو اِلٰہ بنانا ہے اور یہ شرک ہے۔

اسی اطاعت کا دوسرا نام اسلام ہے، اسلام کے معنی ہیں ”اللہ تعالیٰ  
 کی اطاعت یا فرماں برداری“ لہذا جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے وہ  
 فرماں بردار یعنی مسلم ہے اور جو اطاعتِ الٰہی سے منہ موڑتا ہے وہ نافرمان یعنی  
 غیر مسلم ہے، اُس نے مقصدِ حیات کو پس پشت ڈال دیا، وہ باغی ہے کہ اپنے  
 خالق کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کرتا ہے حالانکہ خالق نے اُسے پیدا ہی اسی  
 مقصد کے لئے کیا تھا۔

اسلام ہی وہ ضابطہ حیات ہے جس کے مطابق ہر شخص کو اپنی زندگی  
 گزارنی چاہیے اگر زندگی کے تمام کاروبار میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت جلوہ گر ہے  
 تو وہ تمام کاروبار عبادت ہوگا، نماز اگر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق پڑھی گئی  
 تو وہ نماز عبادت ہے، روزہ اگر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق رکھا گیا تو روزہ  
 عبادت ہے، تجارت اگر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کی گئی تو وہ تجارت عبادت  
 ہے، اسی طرح زندگی کے تمام کام، چلنا پھرنا، سونا جاگنا، اٹھنا بیٹھنا، کھانا  
 پینا، شادی بیاہ، لین دین، طلاق و عتاق، جنگ و جدال، بغض و عناد، محبت  
 و مواسات وغیرہ اگر اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے احکام کے مطابق کئے جارہے ہیں



تو وہ سب عبادت ہیں، اس طرح تمام زندگی عبادت بن جائے گی اور مقصدِ تخلیق پورا ہو جائے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

إِنَّكَ لَنْ تَنْفِقَ نَفَقَةً  
تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا  
أَجَرْتَ عَلَيْهَا حَتَّى مَا تَجْعَلَ  
فِي فِي أَمْرٍ أَيْتَكَ (صحیح بخاری)

جو خرچ بھی تمام اللہ کو خوش کرنے کے لئے کرو گے اس پر تمہیں ضرور ثواب دیا جائے گا یہاں تک کہ اس رقم پر بھی تمہیں ثواب دیا جائے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں دو گے۔

الغرض جن و انس صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں، انہیں صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلَا يُشْرِكْ فِي حُكْمِهِ  
أَحَدًا ○ (کہف ۲۶)

اللہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔

کسی دوسرے کی اطاعت اللہ تعالیٰ کے حکم یا اجازت کے بغیر کرنا، اللہ تعالیٰ کے حق میں دوسرے کو شریک کرنا ہے، رسولوں کی اطاعت اللہ تعالیٰ کے حکم سے کی جاتی ہے لہذا رسولوں کی اطاعت شرک نہیں ہوتی بلکہ وہ عین اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

مَنْ يَطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ  
أَطَاعَ اللَّهَ (نساء ۸۰)

جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ  
إِلَّا يُطَاعُ بِإِذْنِ اللَّهِ (نساء ۶۴)

کوئی رسول ہم نے نہیں بھیجا مگر (صرف) اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت



کی جلتے۔

خلیفہ، امراء اور ماں باپ وغیرہ کی اطاعت بھی اللہ تعالیٰ کے حکم و اجازت سے کی جاتی ہے لیکن ان کی اطاعت محدود و مشروط ہوتی ہے، ان کی اطاعت کسی ایسے کام میں نہیں کی جاسکتی جس کا حکم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

① إِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ جَبَّ (اللہ تعالیٰ کی) نافرمانی کا حکم دیا فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ (صحیح بخاری جلتے تو وہ حکم نہ سننا چاہیے اور نہ اس کی اطاعت کرنی چاہیے۔  
② إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي اطاعت صرف نیک کاموں میں کی جاتی الْمَعْرُوفِ (صحیح بخاری کتاب الاحکام ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ)

③ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللہ (صحیح مسلم کتاب الامارۃ) اللہ کی نافرمانی میں کسی اطاعت نہیں۔  
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

① وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا (لقمن ۱۵) اور اگر تمہارے ماں باپ یہ کوشش کریں کہ تم میرے ساتھ شرک کرو جس کا تمہیں کوئی علم نہیں تو ان کی اطاعت نہ کرنا۔

② وَإِنْ جَاهَدَاكَ اور اگر تمہارے ماں باپ یہ کوشش کریں



لِشُّرِكَ بِئِ مَآ لَيْسَ لَكَ بِهِ  
عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا  
(عنکبوت ۸)

کہ تم میرے ساتھ شرک کرو جس کا تمہیں  
کوئی علم نہیں تو ان کی اطاعت نہ کرنا۔

مندرجہ بالا آیات و احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اطاعت صرف اللہ کا حق  
ہے اور کیونکہ اللہ کوئی نہیں سوائے اللہ کے، لہذا اطاعت کسی کا حق نہیں سوائے  
اللہ کے، اللہ کی اطاعت غیر محدود اور غیر مشروط ہے، وہی اکیلا ہمارا  
مطاع ہے، وہی حاکم ہے، اس کی اجازت کے بغیر یا اس کی نافرمانی کے کام میں  
کسی دوسرے کی اطاعت حرام ہے۔

## توحید فی الرضا

نیک کام صرف اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کیلئے کہے جائیں  
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

① اَرَاَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ  
الْهَدَّ هَوَاهُ (فرقان ۴۳)  
دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا الہ  
بنالیا ہے (یعنی اپنی خواہش کا  
تالبع ہے)۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اپنی خواہش اور خوشی کی خاطر کوئی کام نہ کرے  
بلکہ اللہ تعالیٰ کی خواہش اور خوشنودی کے لئے کام کرے، اپنی خوشی کے لئے کام



کرنا اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی سے لا پرواہی برتنا گویا اپنی خواہش کا بندہ بن جانے ہے۔

(۲) اَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ  
الْهَـٰهٗ هَـٰدِیْہٗ وَاَضَلَّہٗ اللّٰہُ  
عَلٰی عِلْمِہٖ وَخَتَمَ عَلٰی سَمْعِہٖ  
وَقَلْبِہٖ وَجَحَلَ عَلٰی بَصَرِہٖ  
غِشْوَةً (جاثیہ ۲۳)

کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے  
اپنی خواہش کو اپنا الہ بنا لیا ہے اور  
(وہ ایسا شخص ہے کہ) اللہ نے اس کو  
باوجود علم کے گمراہی میں ڈال دیا ہے،  
اس کے کان اور قلب پر مہر لگا دی ہے  
اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ہے۔

جو شخص اپنی مرضی ہی کا تابع بن جائے تو گویا اس نے اپنی مرضی کو الہ بنا لیا،  
یہ ایسی خصلت ہے کہ اس کے نتیجے میں گمراہی کے سوا اور کچھ نہیں ملتا، کانوں اور  
دل پر مہر لگ جاتی ہے، آنکھوں پر پردہ پڑ جاتا ہے، عقل بے کار ہو جاتی ہے،  
اچھے اور برے کی تمیز اٹھ جاتی ہے، ان نتائج کا فطری تقاضا یہ ہوتا ہے کہ  
وہ شخص گمراہی سے نہیں نکل سکتا۔

(۳) وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا  
اِبْتِغَاءَ وَجْہِ اللّٰہِ، وَمَا  
تُنْفِقُوْنَ مِنْ خَیْرِ یُّوَفِّ  
اَیْکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَظْلَمُوْنَ ○  
(بقرہ ۲۷۲)

تم خرچ نہیں کرتے مگر اللہ کی رضا  
حاصل کرنے کے لئے (تو ایسی صورت  
میں) جو مال بھی تم خرچ کرو گے اس  
کا بدلہ تم کو پورا پورا دیا جائے گا اور تم  
پر کسی قسم کا ظلم نہیں کیا جائے گا۔

(۴) فَاَتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ  
اہل قرابت، مسکین اور مسافر کو ان کا



وَالسَّكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ ذَٰلِكَ  
خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ  
وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

(روم ۳۸)

⑤ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ  
وَالْأَذَى كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ  
رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ  
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَمثلُ ذَٰلِكَ  
صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ  
وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلَدًا لَا  
يَقْدِرُونَ عَلَى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوا  
وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۝  
وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ  
ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَتَثْبِيتًا  
مِّنْ أَنفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ  
أَصَابَهَا وَابِلٌ فَأَتَتْهَا  
ضُعْفَيْنِ فَإِنُ تَصْبُهَا وَابِلٌ  
فَقَطَلٌ، وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ

حق دیتے رہا کرو، یہ چیز ان لوگوں کے  
لئے اچھی ہے جو اللہ کی رضا کے  
طلب کار ہیں اور ایسے ہی لوگ فلاح  
و نجات حاصل کرنے والے ہیں۔

اے ایمان والو، احسان جتا کر اور اذیت  
پہنچا کر اپنے صدقات کو ضائع نہ  
کرو (اور اس جیسے) نہ بن جاؤ جو  
لوگوں کے دکھانے کے لئے خرچ کرتا  
ہے، نہ اللہ پر ایمان لاتا ہے اور نہ  
یوم آخرت پر، اس کی مثال ایسی ہے  
جیسے چمکدار پتھر پر خاک پڑی ہو پھر  
بارش ہو تو (وہ خاک کو بہا کر لے جائے  
اور) پتھر کو صاف کر دے (لوگوں کو  
دکھانے کے لئے دے ہوئے صدقات  
اسی طرح ضائع ہو جاتے ہیں اور دینے  
والے کا اعمال نامہ ان صدقات سے  
بالکل صاف ہو جاتا ہے) یہ ریاکار  
لوگ اپنے اعمال کا کوئی صلہ حاصل  
نہیں کر سکتے اور نہ اللہ ایسے کافروں



بَصِيرٌ ○ (بقرة ۲۶۲ و ۲۶۵)

کو ہدایت دیتا ہے، اور جو لوگ اپنے مال اللہ (تعالیٰ) کی رضا جوئی اور خلوص نیت سے خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس باغ کی سی ہے جو کسی بلندی پر واقع ہو، اگر اس باغ پر بارش ہوتی ہے تو اس میں دو گنے پھل آتے ہیں اور اگر بارش نہ بھی ہو تو پھوار ہی کافی ہے (یعنی ہر حال میں خلوص نیت کا اجر ملتا ہے) اور ارشاد ان کے اعمال کو دیکھ رہا ہے جو متقی ہے اسے دوزخ سے بچا لیا جائے گا، یعنی اس شخص کو جو اس لئے اپنا مال دیتا ہے کہ وہ پاک ہو جائے، اس لئے نہیں دیتا کہ اس پر کسی کا احسان ہے جس کا وہ بدلہ اتار رہا ہے بلکہ محض اپنے رب اعلیٰ کی رضا جوئی کے لئے دیتا ہے ایسا شخص عنقریب راضی ہو جائے گا (یعنی جنت میں خوش و خرم ہوگا)۔

اے ایمان والو! کہو کہ ہمارے اعمال ہمارے لئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے

④ وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى ○  
الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى ○ وَمَا  
لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى ○  
إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى ○  
وَلَسَوْفَ يَرْضَى ○

(یل، ۲۱ تا ۲۴)

⑤ لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ○  
وَمَنْ لَدُنْكُمْ مُخْلِصُونَ ○ (بقرة ۱۳۹)



لئے ہیں اور ہم (تمام اعمال) خالص اللہ  
کے لئے کرتے ہیں۔

اور جو شخص یہ نیک کام اللہ کی خوشنودی  
کے لئے کرے گا تو ہم اس کو اجرِ عظیم دیں  
گے۔

⑧ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ

ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ  
نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ○

(نساء ۱۱۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَنْ صَلَّى يُرَائِي فَقَدْ  
أَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِي  
فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ  
يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ (رواہ احمد  
عن شہادہ ورواہ ثقات۔ بلوغ الامانی کیا۔

جزء ۱۹ ص ۲۲۲ وسندہ حسن)

الغرض تمام کام اللہ تعالیٰ کی رضا و جوی کے لئے کرنے چاہئیں اور تمام کام  
ہی نہیں بلکہ پوری زندگی صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہونی چاہیے۔ موت و زیست  
ب اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے وقف ہونی چاہئیں، نہ عبادات  
میں کسی کو شریک کیا جاسکتا ہے اور نہ موت و زیست میں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔  
قُلْ إِنِّي صَلَاتِي وَنُسُكِي  
(اے رسول) کھدیحجے بے شک میری نماز  
و محبای و مہماتی باللہ رب  
میری قربانی، میری زندگی اور میری موت



اَلْعَالَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ  
بِذٰلِكَ اُفِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ  
الْمُسْلِمِيْنَ ۝  
(النعام ۱۶۲ و ۱۶۳)

(سب) اللہ رب العالمین کے لئے ہے،  
اس کا کوئی شریک نہیں (کہ ان چیزوں میں  
اس کا حصہ ہو)، مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے  
اور میں پہلا مسلم ہوں۔

## توحید فی الخشیۃ

### صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

① اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ  
قِیْلَ لَهُمْ کُفُّوْا اَیْدِیْکُمْ وَ  
اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ  
فَلَمَّا کُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا  
فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ یَخْشَوْنَ النَّاسَ  
کَخَشِیَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشِیۃً  
(نساء ۷۷)

(اے رسول) کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں  
دیکھا جن کو (پہلے) یہ حکم دیا گیا تھا کہ  
(ابھی) ہاتھ کو روکے رکھو (جنگ کرو)  
البتہ نماز پڑھتے رہو، زکوٰۃ دیتے رہو  
لیکن جب ان پر جنگ فرض کر دی گئی  
تو ان میں سے ایک جماعت لوگوں سے  
اس طرح ڈرتی ہے جس طرح اللہ سے  
ڈرنا چاہیے بلکہ اللہ سے بھی زیادہ  
ڈرتی ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ لوگوں سے اس طرح ڈرنا گویا کہ وہ نفع و نقصان



پہنچانے پر قدرت رکھتے ہیں جائز نہیں، ڈرنا صرف اللہ ہی سے چاہیے اس لئے کہ نفع و نقصان اس کے ہاتھ میں ہے۔

(۲) اِنَّمَا ذَلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهُ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُوْنَ اِن كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ (آل عمران ۱۷۵)

یہ تو شیطان ہے جو اپنے دوستوں سے (تم کو) ڈراتا ہے لیکن اگر تم مومن ہو تو ان سے نہ ڈرنا بلکہ مجھ ہی سے ڈرنا۔

(۳) اَتَخْشَوْهُمْ فَاِنَّهٗ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ (توبہ ۱۳)

کیا تم ان (کافروں) سے ڈرتے ہو، حالانکہ اگر تم مومن ہو تو (تمہارے لئے) اللہ ہی حقदार ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور اللہ نے فرما دیا ہے کہ دواللہ نہ بناؤ، الہ تو بس وہی ایک الہ ہے (اور اس نے یہ بھی فرما دیا ہے کہ) بس مجھ ہی سے ڈرا کرو۔

(۴) وَلَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوا الْهٰٓئِنِ اٰثْنَيْنِ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهُ وَّاحِدٌ فَاٰتِيَآى فَاَرْهَبُوْنَ ○ (نحل ۵۱)

اس آیت سے ثابت ہوا کہ الہ صرف اللہ تعالیٰ ہے اور کیونکہ صرف الہ ہی حقदार ہے کہ اس سے ڈرا جائے لہذا صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے۔

(۵) اِنَّمَا يَعْزُبُ عَنْ اللّٰهِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتٰى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰى اُولٰٓئِكَ

اللہ کی مسجدوں کو وہی لوگ تعمیر کرتے ہیں جو اللہ اور آخرت پر ایمان لاتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتے، ایسے



أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْمُتَدِينِينَ ○ ہی لوگ ہدایت یاب ہو سکتے ہیں۔

(توبہ ۱۸)

# توحید فی التوکل

## بھروسہ صرف اللہ تعالیٰ پر کرنا چاہیے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

- ① فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ  
عَلَى اللَّهِ (آل عمران ۱۵۹)  
② وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ  
الْمُؤْمِنُونَ ○ (آل عمران ۱۶۰)  
(ابراہیم ۱۱)

- اور اگر تم مؤمن ہو تو اللہ پر بھروسہ کرو۔  
③ إِنَّ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ○  
(آئۃ ۲۳)

- اللہ نے بہت سے موقعوں پر تمہاری مدد  
کی ہے اور جنگ حنین میں تمہاری مدد  
کی ہے جب کہ تمہیں اپنی کثرت پر ناز تھا  
تو وہ کثرت تمہارے کچھ کام نہیں آئی
- ④ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ  
فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ وَيَوْمَ  
حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ  
فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ



عَلَيْكُمْ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُم مَّدْيَرَيْنِ ○ (توبہ ۲۵)

اور زمین باوجود فراخی کے تم پر تنگ ہو گئی، پھر تم نے پیٹھ پھیر لی۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ مادی وسائل پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے۔ بھروسہ صرف اللہ تعالیٰ پر کرنا چاہیے۔

⑤ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ○ (توبہ ۱۲۹)

پھر اگر یہ کافر (اسلام سے) منہ موڑیں تو آپ کہہ دیجئے کہ میرے لئے اللہ کافی ہے، کوئی الہ نہیں سوائے اس کے، اسی پر میں بھروسہ کرتا ہوں اور وہی عرش عظیم کا رب ہے۔

⑥ وَقَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِ إِنْ كُنْتُمْ آمَنْتُمْ بِاللَّهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوا إِنْ كُنْتُمْ مُسْلِمِينَ ○ (یونس ۸۴)

موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا ”اے میری قوم، اگر تم اللہ پر ایمان لے آئے ہو اور مسلم بن گئے ہو تو پھر اللہ ہی پر بھروسہ کرو۔“

⑦ كَيْدُ وَنِي جَمِيعًا ثُمَّ لَا تُنْظَرُونَ ○ إِنْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللَّهِ رَبِّي وَرَبِّكُمْ (ہود ۵۵ و ۵۶)

(حضرت ہود نے اپنی قوم سے فرمایا) تم سب مل کر میرے خلاف کوئی تدبیر کرو پھر مجھے ہمت نہ دو، میں تو اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی۔

⑧ وَبِلَهُ غَيْبِ السَّمَوَاتِ آسمانوں کی اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کا



وَالْأَرْضِ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ○ (ہود ۱۲۳)

علم اللہ ہی کو ہے: تمام کام اسی کی طرف لوٹتے ہیں، تو پھر اسی کی عبادت کرو اور اسی پر بھروسہ کرو اور (یہ بات ذہن نشین کر لو کہ) تمہارا رب تمہارے اعمال سے غافل نہیں ہے۔

⑨ قُلْ هُوَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ مَتَابٍ ○ (رعد ۳۰)

(اے رسول) کہہ دیجئے وہ (اللہ ہی میرا رب ہے، اس کے علاوہ کوئی الہ نہیں میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

⑩ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ○ (ابراہیم ۱۲)  
⑪ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ (فرقان ۵۸)

بھروسہ کرنے والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔  
اور (اے رسول) اُس حقی (وقیم) پر بھروسہ کیجئے جو (کبھی) نہیں مرے گا۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ بھروسہ اس ہستی پر کرنا چاہیے جو ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے، مرنے والوں پر بھروسہ کرنا بے سود ہے۔

⑫ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ○ (شعراء ۲۱۷)

(اللہ) غالب اور مہربان پر بھروسہ کرو۔

⑬ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ (زل ۹۷)

تو (اے رسول) آپ بس اللہ پر توکل کریں۔



①۴ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ

(احزاب ۲ و ۳۸)

①۵ قُلْ هُوَ الرَّحْمَنُ

أَمْتَابِهِ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا

(ملک ۲۹)

①۶ وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ

ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ قَالَ مَا أَظُنُّ

أَنْ تَبِيدَ هَذِهِ أَبَدًا ..

..... وَأُحِيطَ بِشَمَرِهِ فَأَصْبَحَ

يُقَلِّبُ كَفَّهُ عَلَى مَا آتَفَقَ

فِيهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى

عُرْوَتِهَا وَيَقُولُ يَلَيْتَنِي

لَمْ أَشْرِكْ بِرَبِّي أَحَدًا ○

(نعت ۳۵ و ۳۲)

اور آپ اللہ ہی پر بھروسہ کریں۔

(اے رسول) کہہ دیجئے وہ رحمن ہے جس

پر ہم ایمان لائے اور اُسی پر ہم بھروسہ

کرتے ہیں۔

باغ کا مالک اپنے باغ میں داخل ہوا

اس حال میں کہ وہ اپنے نفس پر ظلم

کر رہا تھا (یعنی باغ پر بھروسہ کر کے اپنے

حق میں ظلم کر رہا تھا) وہ کہہ رہا تھا میں

نہیں خیال کرتا کہ یہ باغ کبھی تباہ ہوگا

..... (پھر ایک دن ایسا ہوا کہ)

اس کے پھلوں کو عذاب نے آگیرا اور باغ

اپنی چھتریوں پر گر پڑا، تو جو مال اُس نے

اس پر خرچ کیا تھا اس پر حسرت سے ہاتھ

لٹنے لگا اور کہنے لگا اے کاش، میں نے

اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہوتا

(یعنی مادی وسائل پر بھروسہ کر کے اللہ

تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کیا ہوتا)۔



# توحید فی الاعتکاف

## اعتکاف صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے

اعتکاف کے معنی یہ ہیں کہ عبادت کی نیت سے کسی خاص مقام پر کچھ دیر کے لئے اپنے آپ کو روک لینا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

① وَجُوزْنَا بِبَنِي  
إِسْرَآئِيلَ الْبَحْرَ فَأَتَوْا عَلَى  
قَوْمٍ يَعْطِفُونَ عَلَىٰ أَصْنَامِهِم  
ثُمَّ قَالُوا أَيُّوسَىٰ اجْعَلْ  
لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ  
قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ۝  
إِنَّ هَٰؤُلَاءِ مُتَّبَرِّمًا هُمْ  
فِيهِ وَبِطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝  
(اعراف ۱۳۸-۱۳۹)

اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر پار کرایا  
تو وہ ایسے لوگوں کے پاس پہنچے جو اپنے  
بتوں کے سامنے اعتکاف کر رہے تھے،  
بنی اسرائیل کہنے لگے اے موسیٰ جیسے  
ان لوگوں کے الہ ہیں ہمارے لئے بھی  
ایسا الہ بنا دیجئے، موسیٰ نے کہا تم بڑے  
ہی جاہل لوگ ہو، یہ لوگ جس شغل میں  
ہیں وہ برباد ہونے والا ہے اور جو کام  
یہ کر رہے ہیں وہ (سراسر) باطل ہے۔

اور یقیناً اس سے پہلے ہم نے ابراہیم کو  
ہدایت بخشی تھی اور ہم ان کے حال سے  
بخوبی واقف تھے جب انہوں نے اپنے

② وَلَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ  
رُشْدَهُ مِن قَبْلُ وَكُنَّا بِهِ  
عَلِيمِينَ ۝ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ



وَقَوْمِهِ مَا هَذِهِ التَّمَاثِيلُ  
الَّتِي أَنْتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ ○  
قَالُوا وَجَدْنَا آبَاءَنَا لَهَا  
عِبْدِينَ ○ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ  
أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ فِي ضَلَالٍ  
مُبِينٍ ○

(انبیاء ۵۲ تا ۵۴)

③ وَعَمِیْذُنَا إِلَىٰ اِبْرَاهِیْمَ  
وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهَّرَا بَیْتِی  
لِلطَّائِفِیْنَ وَالْخَافِیْنَ وَالرُّكَّعِ  
السُّجُودِ ○

(بقرہ ۱۲۵)

## سب اللہ کیلئے محتاج ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

① قَالَ رَبِّ اِنِّیْ لِمَا اَنْزَلْتَ  
اِلَیَّ مِنْ خَیْرِ فَقِیْرٌ ○

(قصص ۲۴)

② یَا اَیُّهَا النَّاسُ

باپ اور اپنی قوم سے کہا یہ کیسی موتیں  
ہیں جن کا اعتکاف تم کر رہے ہو، وہ کہنے  
لگے ہم نے اپنے آباء و اجداد کو ان کی  
عبادت کرتے پایا ہے، ابراہیم نے کہا  
تم بھی گمراہی میں مبتلا ہو اور تمہارے  
آباء و اجداد بھی صریح گمراہی میں مبتلا  
تھے۔

اور ہم نے ابراہیم اور اسمعیل سے عہد  
لیا کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں،  
اعتکاف کرنے والوں، رکوع کرنے والوں  
اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک و  
صاف رکھیں۔

موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا اے میرے  
رب جو خیر تو مجھ پر نازل فرمائے میں اس  
کا فقیر و محتاج ہوں۔

اے لوگو، تم سب اللہ کے محتاج و فقیر



أَنْتُمْ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ، وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ○  
ہو اور اللہ ہی غنی اور تعریف والا ہے۔

(فاطر ۱۵)

③ وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ (محمد ۳۸)

④ يَسْأَلُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ (رحمن ۲۹)

آسمانوں اور زمین میں جو ہستیاں ہیں وہ سب اللہ ہی سے مانگتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔  
يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَأَسْتَطِعُونِي  
اے میرے بندو، تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جس کو میں کھلاؤں لہذا کھانا مجھ سے  
اُطْعِمُكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَأَسْتَكْسُونِي  
مانگا کرو، میں تمہیں کھلاؤں گا، اے میرے بندو تم سب ننگے ہو سوائے اس کے جس کو میں کپڑے پہناؤں لہذا کپڑے مجھ سے  
اَكْسِكُمْ (صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب تحریم الظلم)

مانگا کرو، میں تمہیں کپڑے پہناؤں گا۔  
مندرجہ بالا آیات و حدیث سے معلوم ہوا کہ سب اللہ اکیلے کے محتاج ہیں، سب کو اُسی سے اپنی ضروریات طلب کرنی چاہئیں، کسی دوسرے کا اپنے کو محتاج یا فقیر سمجھنا یا کسی دوسرے کا فقیر بننا یہ سب شرک ہے۔



# توحید فی جعل الامام

## لوگوں کے لئے امام بنانا صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

① وَإِذَا بَشَّرْنَا ابْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَتٍ فَأَتَتْهُمُ، قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا، قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي، قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ ○  
(لقرة ۱۲۳)

جب ابراہیم کی اس کے رب نے چند باتوں میں آزمائش کی تو وہ ان سب میں پورے اترے، اللہ نے فرمایا (اے ابراہیم) میں تم کو لوگوں کا امام بنا رہا ہوں انہوں نے کہا اور میری اولاد میں سے بھی (امام بنانا)، اللہ نے فرمایا (ہاں بناؤں گا لیکن) میرا یہ عہد ظالموں کو نہیں پہنچے گا۔

ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ الفاظ کہ ”میری ذریت میں سے بھی (امام بنانا)“ اس بات کا کھلا ثبوت ہیں کہ امام بنانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے، یہ کام بندوں کا نہیں کہ وہ خود کسی کو امام بنا کر اس کی پیروی کرنے لگ جائیں۔

② وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا (انبیاء ۷۳)

اور ان (انبیاء) کو ہم نے امام بنایا تھا، وہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے۔



③ دَجَلْنَا مِنْهُمْ آيَةً ۝ اور ہم نے بنی اسرائیل میں سے امام بنائے  
 يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَبَّاسِرُونَ ۝ جو ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے  
 وَكَانُوا إِبْرَائِيلَ يُوْقِنُونَ ۝ (ایسی حالت میں) جبکہ وہ ثابت قدم  
 رہے اور وہ ہماری آیتوں پر یقین  
 (سجدة ۲۴) بھی رکھتے تھے۔

مندرجہ بالا آیات سے معلوم ہوا کہ امام بنانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے، اللہ تعالیٰ  
 نبیوں کو امام بناتا ہے، ان کے پاس وحی بھیجتا ہے، وہ نبی اس وحی کے ذریعہ  
 لوگوں کو ہدایت کا راستہ بتاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ جن کو امام بناتا ہے وہ ثابت قدم رہتے ہیں اور ہدایت  
 دیتے رہتے ہیں، ایسا نہیں ہوتا کہ ان کے قدم ڈگمگا جائیں اور وہ ہمت ہار کر  
 گوشہ نشین ہو جائیں، نہ ایسا ہوتا ہے کہ وہ ڈر کر یا تقیہ کر کے ہدایت دینے  
 کے بجائے گمراہی کی باتیں بتانا شروع کر دیں۔

## بندوں کو صرف اللہ تعالیٰ کا ہونا چاہیے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

① وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمُ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝ اور (اے رسول) صابرین کو خوشخبری  
 سنا دیجئے (یعنی ان لوگوں کو) جو ایسے  
 وقت میں جب کہ ان کو کوئی مصیبت  
 پہنچتی ہے تو کہتے ہیں ”بے شک ہم اللہ  
 (بقرہ ۱۵۶)



کے ہیں اور ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(اے رسول) کہدے کہ ہم تو بس ملتِ ابراہیم کی پیروی کرتے ہیں جو ایک اللہ کے ہو گئے تھے۔

ابراہیم نہ یہودی تھے، نہ عیسائی، وہ تو بس ایک اللہ کی طرف جھکنے والے مسلم تھے۔

لہذا تم بھی ابراہیم کی ملت کی پیروی کرو جو اللہ کی طرف مائل تھے۔

اور دین کے لحاظ سے اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو اللہ کے سامنے تسلیم خم کر دے، نیکی کرتا رہے اور ابراہیم کی ملت کی پیروی کرے جو ایک اللہ کی طرف مائل تھے۔

(ابراہیم علیہ السلام) یہ کہا کرتے تھے ”میں یکسو ہو کر صرف اس ہستی کی طرف متوجہ ہوتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو

② قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا (لقرة ۱۳۵)

③ مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَكِنْ كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا

(آل عمران ۶۷)

④ فَاتَّبِعُوا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا (آل عمران ۹۵)

⑤ وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِّمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا (نساء ۱۲۵)

⑥ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○



(العام ۷۹)

پیدا کیا اور میں شرک کرنے والوں میں سے  
نہیں ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے وقت یہ آیت تلاوت فرمایا کرتے  
تھے (مسند احمد وابن ماجہ وسندہ لا بأس بہ۔ مرعاة المفاتیح جلد ۲ ص ۳۵۸) اور آپ  
کی اتباع میں مسلمان بھی یہ آیت تلاوت کرتے ہیں۔

④ قُلْ إِنِّي هَدَانِي  
رَبِّي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ دِينًا  
قِيمًا مَلَكْتُ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَ  
مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○  
(اے رسول) کہہ دیجئے مجھے میرے رب نے  
سیدھے راستہ کی ہدایت کر دی ہے یعنی  
اس دین کی ہدایت کر دی ہے جو سیدھا  
اور براہیم کا دین ہے جو ایک اللہ کے  
ہو گئے تھے اور وہ مشرکین میں سے  
نہیں تھے۔

(العام ۱۶۱)

⑤ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ  
مِنَ الْهُدَىٰ مُبِينٍ ○ وَأَنْ أَقِيمَ  
وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا  
(اے رسول آپ کہہ دیجئے) مجھے یہ حکم ملا  
ہے کہ میں ایمان والوں میں سے ہوں  
اور (اے رسول) آپ یکسو ہو کر دین  
(اسلام) کی پیروی کرتے رہیے۔

(یونس ۱۰۵)

⑥ فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ  
حَنِيفًا (روم ۳۰)  
(اے رسول) آپ تو بس ایک اللہ کے  
ہو کر دین کی پیروی کرتے رہیے۔

⑦ حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ  
مُشْرِكِينَ بِهِ (حج ۳۱)  
(اے مسلمان تم بھی) ایک اللہ کے ہو جاؤ  
اس کے ساتھ شرک نہ کرو۔



① وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ (بَيِّنَةُ ۵)

اہل کتاب کو بھی یہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ  
اخلاص کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں  
اور یکسو ہو کر صرف (اللہ کے) دین کو  
مانیں۔

## توحید فی الحب

شدید ترین محبت صرف اللہ تعالیٰ سے ہونی چاہیے اور  
دوسروں سے محبت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہونی چاہیے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

① وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ، وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ (بَقَرَةُ ۱۶۵)

بعض لوگ ایسے ہیں جو دوسروں کو اللہ  
کا شریک بناتے ہیں، اُن سے ایسی  
محبت کرتے ہیں جیسی محبت اللہ سے  
کرنی چاہیے اور جو ایمان والے ہیں  
وہ تو اللہ سے شدید ترین محبت کرتے  
ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ دوسروں سے اللہ تعالیٰ کے برابر محبت کرنا  
شرک ہے۔

② يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اے ایمان والو، میرے اور اپنے دشمنوں



لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ  
أَوْلِيَاءَ (ممتحنہ ۱) کو دوست نہ بناؤ۔

۳) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ  
عَلَيْهِمْ (ممتحنہ ۱۳) اے ایمان والو، ان لوگوں کو دوست نہ  
بناؤ جن پر اللہ نے غضب کیا ہے۔

۴) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ  
أَوْلِيَاءَ إِنْ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى  
الْإِيمَانِ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَمِنْكُمْ  
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ○ (توبہ ۲۳)

۵) لَا تَحِبُّوا قَوْمًا يَتَّبِعُونَ  
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ  
مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ  
كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ  
أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ  
(مجادلہ ۲۲) (اے رسول) جو لوگ اللہ اور یوم آخرت  
پر ایمان رکھتے ہیں انہیں آپ اللہ اور  
اس کے رسول کے دشمنوں سے دوستی  
رکھنے ہوئے نہ دیکھیں گے خواہ وہ ان  
کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا رشتہ داری  
کیوں نہ ہوں۔

۶) قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ  
وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ  
(اے رسول) کہہ دیجئے کہ اگر تم کو تمہارا  
باپ، تمہارا بیٹا، تمہارا بھائی



وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا  
وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ  
مَسْكِنٌ تَرْضَوْنَهَا أَحَبُّ إِلَيْكُمْ  
مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ  
فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ  
اللَّهُ بِأَمْرٍ ۖ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي  
الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ○  
(توبہ ۲۴)

تمہاری بیویاں، تمہارے عزیز واقارب،  
وہ مال جو تم نے کما لے ہیں، وہ تجارت  
جس کے مندا ہونے سے تم ڈرتے رہتے  
ہو اور وہ مکانات جو تم کو بہت پسند ہیں،  
اللہ، اس کے رسول اور اس کے راستہ  
میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں  
تو پھر انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا  
حکم (یعنی عذاب) بھیج دے، اللہ فائق  
لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچاتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ  
حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ مَنْ كَانَ اللَّهُ وَ  
رَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا  
وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهُ إِلَّا  
بِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يَكْرَهُ أَنْ  
يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذَا نُقِذَ  
اللَّهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِي  
النَّارِ (صحیح بخاری کتاب الایمان)

تین باتیں جس شخص میں ہوں اُس نے ایمان  
کی مٹھاس پالی (۱) جس کو اللہ اور اس  
کا رسول سب سے زیادہ محبوب ہوں  
(۲) جو کسی بندے سے محبت نہ کرے  
مگر اللہ عز و جل کے لئے اور (۳) جو  
کفر میں واپس جانے کو، اس کے بعد کہ اللہ  
نے اس کو کفر سے نجات دے دی، اتنا  
برا سمجھے جتنا برا آگ میں ڈالا جانے کو۔

صحیح مسلم کتاب الایمان



مندرجہ بالا آیات وحدیث کا خلاصہ یہ ہوا کہ سب سے زیادہ محبت اللہ تعالیٰ سے کرے، اس کے برابر بھی کسی سے محبت نہ کرے، کسی دوسرے سے اللہ تعالیٰ کے برابر محبت کرنا شرک ہے اور یہ کہ اگر کسی سے محبت کرے تو اللہ تعالیٰ کے لئے کرے، کسی دوسرے مقصد یا شخص کی خاطر محبت نہ کرے۔ کسی دوسرے سے محبت کرنے کی بنیاد صرف اللہ تعالیٰ ہونا چاہیئے۔

## توحید فی النذر

نذر صرف اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

① إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ  
الْمَيْتَةَ وَالْدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ  
وَمَا أَهْلَ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ

(لقرة ۱۷۳)

بے شک اللہ تعالیٰ تم پر مردار، خون،  
سور کا گوشت اور وہ چیز جس کو اللہ  
کے علاوہ کسی اور کے نام کر دیا جائے  
حرام کر دیا ہے۔

② لَعَنَ اللَّهُ، وَقَالَ

لَا تَتَّخِذَنَ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا  
مَّفْرُوضًا ۝ وَلَا ضَلَّاهُمْ  
وَلَا مَنَّبَاهُمْ وَلَا مَرَّاهُمْ  
فَلْيَبْتَئِلْنَ أَذَانَ الْأَنْعَامِ وَ

اللہ نے شیطان پر لعنت کر دی ہے،  
اس نے کہا تھا (اے اللہ) میں تیرے  
بندوں میں سے ایک مقررہ حصہ لے  
لیا کروں گا، میں انہیں گمراہ کروں گا،  
امیدیں دلاؤں گا، انہیں حکم دوں



لَا مَرَنَّهُمْ فَلْيُخَيِّرَنَّ خَلْقَ اللَّهِ  
وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِّنْ  
دُونِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا  
مُّبِينًا ۝ (نَسَاء ۱۱۸ و ۱۱۹)

گاتو وہ جانوروں کے کان چیریں گے اور  
انہیں حکم دوں گا تو وہ اللہ کی پیدائش  
کو بدلیں گے اور جس شخص نے اللہ کے  
علاوہ شیطان کو اپنا کارساز بنا لیا تو وہ

صریح نقصان میں پڑ گیا۔

اپنی نذر و نیاز میں شیطان کا حصہ تو کوئی بھی مقرر نہیں کرتا البتہ شیطان کے  
بہکانے سے اللہ کے علاوہ دوسروں کی نذر و نیاز کرتے ہیں بس یہی شیطان کا  
حصہ ہے۔ جانوروں کے کان چیر کر یا انسانوں کے کان چھید کر، یا اعضاء میں کوئی  
اور تبدیلی کر کے ان کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی نذر کر دینا یہ سب شیطانی  
کام ہیں اور سب شرک ہیں۔

③ حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ  
وَالْدَّمَ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا  
أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَ  
الْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ  
وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا  
أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ  
وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ  
تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ، ذَلِكُمْ  
فِسْقٌ (مَائِدَة ۳)

تم پر مردار، خون، سور کا گوشت اور  
وہ چیز جو غیر اللہ کے نام پر پکاری جا  
حرام کر دی گئی ہے اور وہ جانور جو گلا  
گھٹ کر مر جائے، چوٹ لگ کر مر جائے،  
گر کر مر جائے یا سینگ لگ کر مر جائے  
حرام کر دیا گیا ہے اور وہ جانور بھی حرام  
ہے جس کو درندوں نے بھاڑ کھایا ہو  
سوائے اس جانور کے جس کو (مرنے  
سے پہلے) تم ذبح کر لو اور وہ جانور بھی



حرام کر دیا گیا ہے جو تھانوں یا آستانوں پر ذبح کیا جائے اور تیروں کے ذریعہ قسمت کا حال معلوم کرنا بھی حرام کر دیا گیا ہے، یہ سب گناہ کے کام ہیں۔

اللہ نے نہ بحیرہ کو مقرر کیا ہے، نہ سائبہ کو، نہ وصیلہ کو اور نہ حام کو، بلکہ کافر لوگ اللہ پر افتراء کرتے ہیں کہ ان کا مقرر کرنا اللہ کا حکم ہے اور ان میں سے اکثر لوگ سمجھتے نہیں۔

④ مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ وَلِلَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَآكَثُُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ○ (مائده ۱۰۳)

بحیرہ، سائبہ، وصیلہ اور حام وہ جانور ہیں جو غیر اللہ کے نام پر چھوڑے جاتے تھے، اللہ تعالیٰ نے فرما دیا کہ یہ سب کام باطل ہیں۔

⑤ وَجَعَلُوا لِلَّهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا هَذَا لِلَّهِ بِزَعْمِهِمْ وَهَذَا لِشُرَكَائِنَا فَمَا كَانَ لِشُرَكَائِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى اللَّهِ وَمَا كَانَ لِلَّهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلَى شُرَكَائِهِمْ سَاءَ مَا

یہ لوگ اللہ کی پیدا کی ہوئی کھیتی اور اللہ کے پیدائے ہوئے چوپایوں میں سے اللہ کا حصہ مقرر کرتے ہیں (اور اپنے شرکار کا بھی حصہ مقرر کرتے ہیں) اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کا حصہ ہے اور یہ ہمارے شرکار کا حصہ ہے، پھر جو حصہ ان کے شرکیوں کا ہوتا ہے وہ تو اللہ کی



يَحْكُمُونَ ○ (النعام ۱۳۶)

طرف نہیں جاسکتا اور جو اللہ کا حصہ  
ہوتا ہے اس کو شریکوں کے حصہ میں ملا  
دیتے ہیں، براہے وہ فیصلہ جو یہ کرتے  
ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ مشرکین کے نزدیک غیر اللہ کے حصہ کی بڑی  
اہمیت تھی، ان کی نذر و نیاز میں فرق یا کمی نہیں آنے دیتے تھے۔

④ قُلْ لَا أُجِدُّ فِي مَآ

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ جو احکام مجھ  
پر نازل ہوئے ہیں میں ان میں کوئی چیز  
جسے کھانے والا کھائے حرام نہیں پاتا  
سوائے مردار کے یا بہتے ہوئے خون کے  
یا سور کے گوشت کے، اس لئے کہ بیشک  
(ان میں سے ہر چیز) ناپاک ہے یا وہ  
چیز حرام پاتا ہوں جس کا کرنا گناہ ہو  
(یعنی) وہ چیز جس پر غیر اللہ کا نام  
لیا گیا ہو۔

أَوْحَىٰ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَائِفَةٍ  
يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً  
أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ  
فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ  
لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ

(النعام ۱۴۵)

⑤ فَلَمَّا أَثَرُهَا صَالِحًا

جب اللہ، میاں اور بیوی کو صحیح و سالم  
بچہ دیتا ہے تو وہ اس بچہ میں جو اللہ  
ان کو دیتا ہے اللہ کے شریک مقرر  
کر لیتے ہیں، اللہ پاک ہے اس شرک

بَعَلًا لِّدُ شُرَكَاءَ فِيمَا أُتِيهَا  
فَتَعَلَّىٰ اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ○

(اعراف ۱۹۰)



سے جو یہ کہتے ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ تجہ کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی نذر کر دینا، کسی درگاہ وغیرہ کے لئے وقف کر دینا یا بجائے اللہ بخش کے حسین بخش، مدار بخش وغیرہ یا بجائے عبد اللہ، عبد الرحمن کے عبد الحسین، عبد النبی وغیرہ نام رکھنا شرک ہے۔

⑧ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ  
الْمَيْتَةَ وَالْدَّمَ وَلَحْمَ الْخُزْيُرِ  
وَمَا أَهْلٌ بِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ  
(نحل ۱۱۵)

بے شک اللہ نے تم پر مردار، خون، سور کا گوشت اور وہ چیز جو اللہ کے علاوہ کسی اور کے نام پر پکاری گئی ہو حرام کر دی ہے۔

⑨ وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا  
يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِّمَّا رَزَقْنَاهُمْ،  
ثَالِثَةً لِّتُسَلَّنَ عَمَّا كُنْتُمْ  
تَفْسَرُونَ ○  
(نحل ۵۶)

یہ لوگ ہمارے دئے ہوئے مال میں سے ایسی ہستیوں کا حصہ مقرر کرتے ہیں جن کے متعلق انہیں کوئی معلومات نہیں۔ (اے مشرکین) اللہ کی قسم جو افتراتم کر رہے ہو اس کے متعلق ضرور تم سے پرسش ہوگی۔

مندرجہ بالا آیات کا خلاصہ یہ ہوا کہ نذر کسی قسم کی بھی ہو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کی نذر کرنا یا نذر ماننا شرک ہے۔



# توحید فی التشریع

شریعت ساز یا قانون ساز صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

① قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ

تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا  
وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَ  
لَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا  
يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا  
مِّنْ دُونِ اللَّهِ، فَإِن تَوَلَّوْا  
فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ○

دال عمران ۶۴

(اے رسول) کہہ دیجئے : اے اہل کتاب  
آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو ہم میں اور  
تم میں یکساں طور پر مانی جاتی ہے (یعنی)  
ہم کسی کی عبادت نہ کریں سوائے اللہ  
کے، اللہ کے ساتھ ذرا سا بھی شرک نہ  
کریں اور آپس میں ایک دوسرے کو  
اپنا رب نہ بنائیں، پھر اگر وہ نہ مانیں  
تو (اے مسلمین) ان سے کہو کہ گواہ رہو  
کہ ہم تو مسلم ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو رب ماننے والا  
مسلم نہیں ہوتا۔

② اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمُ

وَرُهْبَانَهُمُ أَرْبَابًا مِّنْ دُونِ

اللَّهِ وَالنَّسِیْمِ ابْنِ مَرْيَمَ وَمَا

اہل کتاب نے اپنے علماء اور پیروں کو  
اللہ کے علاوہ اپنا رب بنا رکھا ہے،  
اور مسیح ابن مریم کو بھی، حالانکہ انہیں



أَمْرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَهًا  
وَاحِدًا لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ سُبْحَانَهُ  
عَمَّا يُشْرِكُونَ ○  
(توبہ ۳۱)

کسی کی عبادت کا حکم نہیں ملا تھا سوائے اس کے  
کہ ایک الہ کی عبادت کریں (یعنی اللہ  
کی اس لئے کہ) اس کے علاوہ کوئی الہ  
نہیں، اللہ پاک ہے ان کے شرک سے

جو وہ کر رہے ہیں۔

پہلی آیت سے ثابت ہوا کہ اہل کتاب اس بات کو تسلیم کرتے تھے کہ  
رب کوئی نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے، دوسری آیت سے ثابت ہوا کہ اس عقیدہ  
کے باوجود وہ عملاً اپنے عالموں اور پیروں کو رب مانتے تھے یعنی ان کی عبادت  
کرتے تھے، وہ عبادت کیا تھی اس کا ذکر مندرجہ ذیل حدیث میں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

أَمَّا إِنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا  
لِيَعْبُدُوا نِسَهُمْ وَلَكِنَّهُمْ كَانُوا  
إِذَا أَحَلُّوا لَهُمْ شَيْئًا اسْتَحَلُّوهُ  
وَإِذَا حَرَّمُوا عَلَيْهِمْ شَيْئًا  
حَرَّمُوهُ (رواہ الترمذی فی کتاب  
التفسیر وحسنہ)

وہ (بظاہر) تو عالموں اور پیروں کی عبادت  
نہیں کرتے تھے لیکن جب ان کے عالم  
اور پیر ان کے لئے کسی چیز کو حلال  
کر دیتے تھے تو وہ اس کو حلال سمجھتے  
تھے اور جب وہ کسی چیز کو ان پر حرام کر  
دیتے تھے تو وہ اس کو حرام سمجھتے تھے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اہل کتاب معروف معنوں میں تو اپنے عالموں اور  
درویشوں کی عبادت نہیں کرتے تھے البتہ ان کی عبادت کا طریقہ کچھ اور تھا اور وہ  
یہ کہ وہ ان کو شریعت ساز سمجھتے تھے، ان کے حلال و حرام کو حلال و حرام سمجھتے



تھے اور یہی درحقیقت عالموں اور درویشوں کی عبادت تھی۔

آیات بالا میں سے دوسری آیت سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ علماء اور مشائخ کی عبادت کرتے تھے حالانکہ

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا  
الْمَآءَ وَاحِدًا

انہیں صرف ایک اللہ کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا۔

دوسری آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ان کا یہ فعل شرک تھا حالانکہ

مُبَہَّنَةً عَمَّا يُشْرِكُونَ

اللہ ان کے شرک سے پاک ہے۔

الغرض عالموں اور درویشوں کو شریعت ساز تسلیم کر لینا، ان کے حرام کردہ کو حرام سمجھنا اور ان کے حلال کردہ کو حلال سمجھنا یہ عالموں اور درویشوں کی عبادت ہے اور عبادت شرک ہے۔

آیات بالا اور حدیث بالا سے ثابت ہوا کہ علماء اور مشائخ کے فتوؤں، قیاسات، اجتہادات اور آراء کو شریعت کا درجہ دینا شرک ہے، شریعت ساز صرف اللہ تعالیٰ ہے لہذا حلال و حرام کا فیصلہ وہی کر سکتا ہے۔

مندرجہ بالا آیات و حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ تقلید شرک ہے، اس لئے کہ مقلد اپنے امام کے فتوؤں کو شریعت سمجھتا ہے، اُس ہی کی رائے سے حلال و حرام کا فیصلہ کرتا ہے۔

اگر فتوے میں قرآن و حدیث پیش کیا جائے تو فتویٰ صحیح ہوگا، اگر قرآن و حدیث کے بجائے اپنی رائے پیش کرے تو یہ شرک ہے، ہم جس فتوے کی برائی بیان کر رہے ہیں اس سے مراد وہی فتویٰ ہے جو اپنی رائے سے دیا جائے۔



## فتوے اور فیصلہ میں فرق | اپنی رائے سے فتویٰ دینا قانون سازی

ہے لیکن قانون الٰہی کی روشنی میں فیصلہ کر دینا قانون سازی یا شریعت سازی نہیں۔ فیصلہ دو فریقوں کے درمیان عدل و انصاف کرنے کا نام ہے، قاضی کا فیصلہ اس کی رائے نہیں ہوتی بلکہ شہادتوں اور دستاویزوں کی بنیاد پر قرآن و حدیث کے بیان کردہ قانون کے ماتحت جھگڑے کا حل ہوتا ہے، قاضی کا فیصلہ حقدار کو اس کا حق دلواتا ہے، اس کا فیصلہ عارضی ہوتا ہے، دائمی نہیں ہوتا، وہ فیصلہ قانون کے ماتحت ہوتا ہے خود قانون نہیں ہوتا۔ برخلاف اس کے فتوے دو فریقوں کے درمیان جھگڑے کا حل نہیں ہوتا بلکہ اس کی حیثیت قانون کی سی ہوتی ہے۔ مثلاً

”کوئی شخص رات کو اپنی بی بی کو جگانے کے لئے اٹھا مگر غلطی سے لڑکی پر ہاتھ پڑ گیا یا ساس پر ہاتھ پڑ گیا اور بی بی سمجھ کر جوانی کی خواہش کے ساتھ اس کو ہاتھ لگایا تو اب وہ مرد اپنی بی بی پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو گیا، اب کوئی صورت جائز ہونے کی نہیں اور لازم ہے کہ یہ مرد اس عورت کو طلاق دے دے۔“  
(بہشتی زیور، چوتھا حصہ، صفحہ ۶)

یہ فتویٰ محض رائے ہے، اس کا اللہ تعالیٰ کے دین سے کوئی تعلق نہیں اور نہ یہ فتویٰ قرآن و حدیث کی روشنی میں دیا گیا ہے لہذا یہ فتویٰ شریعت سازی کے ضمن میں آتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۳) اِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ ۚ کسی مہینہ کو (اس کی جگہ سے) ہٹا کر آگے



فِي الْكُفْرِ يُضِلُّ بِدِ الْذِينَ  
 كَفَرُوا اِيْحِلُّوْنَ اَعَامًا وَيَحْرِمُوْنَهُ  
 اَعَامًا لِيُوْاطِعُوْا عِدَّةً مَا حَرَّمَ اللّٰهُ  
 فَيَحِلُُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ، زَيْنَ لَسْمِ  
 سُوْءٍ اَعْمَالِهِمْ وَاللّٰهُ لَا  
 يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ○  
 (توبہ ۳۷)

پیچھے کر دینا کفر میں زیادتی (کاباعت) ہے،  
 اسکے ذریعہ کافر گمراہی میں مبتلا ہو جاتے  
 ہیں، ایک سال تو وہ اس کو حلال سمجھ  
 لیتے ہیں اور دوسرے سال حرام تاکہ  
 اس طرح حرمت والے مہینوں کی گنتی  
 جو اللہ نے مقرر کی ہے پوری کر لیں اور  
 جو چیز اللہ نے حرام کی ہے اُسے حلال  
 کر لیں، ان کے برے اعمال ان کے  
 لئے مزین ہو گئے ہیں (لہذا وہ انہیں  
 اچھا سمجھتے ہیں) اور اللہ کافر لوگوں کو  
 ہدایت پر چلا کر منزل مقصود تک نہیں  
 پہنچاتا۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے حلالی و حرام کو آپ بھی نہیں  
 کر سکتے، یہ کام کفر ہے۔

④ قُلْ اَرَاَيْتُمْ مَّا  
 اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ رِّزْقٍ  
 فَجَعَلْتُمْ مِنْهُ حَرَامًا وَحَلٰلًا  
 قُلْ اَللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلٰی  
 اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ○ (یونس ۵۹)

(اے رسول ان سے) کہئے کیا تم نے دیکھا  
 کہ جو رزق اللہ نے تمہارے لئے نازل  
 فرمایا ہے، اس میں سے بعض کو تم نے  
 حرام قرار دے رکھا ہے، اور بعض کو  
 حلال قرار دے رکھا ہے، (اے رسول



آپ ان سے) پوچھئے کیا اللہ نے تمہیں اس  
کی اجازت یا حکم دیا ہے یا تم اللہ پر  
بہتان لگاتے ہو۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اپنی طرف سے کسی چیز کو حلال یا حرام قرار دینا  
اللہ تعالیٰ پر بہتان ہے۔

(۵) وَلَا تَقُولُوا لِمَا  
تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَذَا  
حَلَالٌ وَ هَذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوا  
عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ، إِنَّ الَّذِينَ  
يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ  
لَا يُفْلِحُونَ ○ (نحل ۱۱۶) نہیں پاسکتے۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ کسی چیز کو اللہ اور رسول کے فیصلہ کے بغیر اپنی  
اپنی طرف سے حلال یا حرام کہہ دینا، اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھنا ہے، کیونکہ  
جب کسی چیز کو حلال یا حرام کہا جاتا ہے تو اس کے یہی معنی ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ  
نے اس چیز کو حلال یا حرام کہا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے نہیں کہا ہوتا، اور جو  
بات اللہ تعالیٰ نے نہ کہی ہو اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا سخت جھوٹ،  
بہتان عظیم اور شریعت سازی ہے۔

(۶) شَرَعَ لَكُمْ مِنَ  
الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا وَ

اللہ نے تمہارے لئے دین (اسلام) کی  
شریعت بنائی (اور یہی وہ چیز ہے جس



الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ، كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ ○  
(شوریٰ ۱۳)

اللہ نے نوح کو حکم دیا تھا اور جس کی (لے رسول) ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجی اور جس کا ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو حکم دیا تھا (اور وہ حکم یہ ہے) کہ اس دین کو قائم رکھو اور اس میں اختلاف و افتراق نہ پیدا کرو (اور اے رسول) یہ چیز جسکی طرف آپ مشرکین کو بلا رہے ہیں (یعنی اُس دین کو قائم رکھو جو اللہ نے بھیجا ہے اور اس میں اختلاف نہ کرو) ان پر بڑی بارگذا رتی ہے، (بہر حال) اللہ جس کو چاہتا ہے اپنا برگزیدہ بنا لیتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے اس کو ہدایت دیتا ہے۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ شریعت اللہ تعالیٰ بنانا ہے اور اُسی شریعت کو انبیاء علیہم السلام کی طرف نازل کر کے انہیں اس کو قائم کرنے کا حکم دیتا ہے شریعت سازی انبیاء علیہم السلام بھی نہیں کرتے بلکہ وہ نازل شدہ شریعت کو قائم کرتے ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ دین میں تفریق کرنا حرام ہے اور یہ جب ہی ممکن ہے کہ دین کو بے کم و کاست اسی حالت میں رہنے دیں جس حالت میں وہ نازل



ہولہے، فتووں اور قیاسات سے دور رہیں کہ یہی چیزیں افتراق کا سبب بنتی ہیں، اُمت میں مختلف فرقے جو اس وقت پائے جاتے ہیں ان کا اصل سبب فتوے اور قیاسات ہیں، اگر یہ فتوے اور قیاسات نکال دئے جائیں تو باقی وہی دینِ خالص ہو گا جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے نازل فرمایا تھا۔ اختلاف و افتراق ختم ہو جائے گا، فرقے نیست و نابود ہو جائیں گے، لیکن ان فرقوں کو یہ کب منظور ہے، ہر فرقہ اپنے فقہی مذہب کو قائم کرنا ضرور کی سمجھتا ہے۔ دینِ خالص کو قائم کرنے سے فقہی مذہب کا خاتمہ ہوتا ہے لہذا دینِ خالص قائم کرنا انہیں منظور نہیں بلکہ ان موجودہ فرقوں کو یہ چیز بہت بار گذرتی ہے کہ دینِ خالص قائم کر کے اپنے فرقہ دارانہ فقہی مذہب کو اپنے ہاتھوں سے طیارہ میٹ کر دیں، ان کی خواہش تو یہی ہوتی ہے کہ دینِ خالص میں ملاوٹ ہوتی ہو تو ہو جائے لیکن ان کا فرقہ دارانہ مذہب ختم نہ ہو۔

خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے نازل شدہ دین کو قائم کرنے کا حکم دیا تھا، یہ فرقے اپنے فرقہ دارانہ مذاہب قائم کئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے افتراق کو حرام کیا تھا یہ فرقے افتراق کو برقرار رکھنے پر مصر ہیں، اللہ تعالیٰ نے بالکل سچ فرمایا ہے۔

كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ  
تَمَامُ فِرْقَةٍ اِسَىٰ مِیْنَ مَّكُنْ هِیْ جَوَانِ  
فَرِحُوْنَ ۝ (روم ۳۲)  
کے پاس ہے۔

④ اَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ  
کیا انہوں نے (اللہ تعالیٰ کے) شریک  
بنا رکھے ہیں جنہوں نے ان کے لئے دین  
شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّیْنِ



مَا لَكُمْ يَا ذُنُوبَ اللَّهِ، وَلَوْ  
لَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ  
وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَسُومُ عَذَابٍ  
أَلِيمٍ ○ (شوری ۲۱)

کی شریعت بنائی ہے حالانکہ اللہ نے  
اس (شریعت سازی) کی ان کو اجازت  
نہیں دی اور اگر فیصلہ (کا دن مقرر) نہ  
ہوتا تو ان میں (ابھی) فیصلہ کر دیا جاتا،  
بے شک جو لوگ ظالم ہیں ان کے لئے  
دردناک عذاب ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو لوگ شریعت سازی کرتے ہیں وہ گویا اللہ  
تعالیٰ کے شریک بن جاتے ہیں، یعنی شریعت سازی شرک ہے۔

۸) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ  
تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ  
(تحریم ۱)

اے نبی، آپ اس چیز کو کیوں حرام کرتے  
ہیں جس چیز کو اللہ نے آپ کے لئے حلال  
کر دیا ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام بھی اپنی طرف سے کسی چیز کو  
حلال یا حرام نہیں کر سکتے۔

۹) وَقَالُوا هَذِهِ أَنْعَامٌ  
وَحَرْثٌ حِجْرٌ لَا يَطْعَمُهَا إِلَّا مَنْ  
نَشَاءُ بِزُعْمِهِمْ وَأَنْعَامٌ حُرِّمَتْ  
ظُهُورُهَا وَأَنْعَامٌ لَا يَذْكُرُونَ  
اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا افْتِرَاءً عَلَيْهِ  
سَيَجْزِيهِمْ بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ○

مشرکین کہتے ہیں یہ چوپائے اور یہ کھیتی  
حرام ہے، اسے کوئی نہیں کھا سکتا سوا  
اس کے جس کو ہم چاہیں اور وہ یہ بھی  
کہتے ہیں کہ (بعض) چوپایوں پر سوار  
ہونا (ہم پر) حرام کر دیا گیا ہے اور بعض  
موشی ایسے ہیں کہ یہ لوگ ان پر (ذبح



وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هَذِهِ  
الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُورِنَا  
وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰ أَزْوَاجِنَا وَإِنْ  
يَكُنْ مَّيِّتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ  
سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ ، إِنَّهُ  
حَكِيمٌ عَلِيمٌ ○  
(العام ۱۳۸ و ۱۳۹)

کرتے وقت) اللہ کا نام نہیں لیتے (اور کہتے  
ہیں کہ یہ اللہ ہی کا حکم ہے حالانکہ وہ  
اللہ کا حکم نہیں ہے بلکہ) اللہ پر ہتان  
ہے، اللہ عنقریب ان کو اس افتراء  
پر دازی کی سزا دے گا، اور وہ یہ بھی  
کہتے ہیں کہ جو بچہ ان چار پایوں کے پیٹ  
میں ہے وہ خالص ہمارے مردوں  
کے لئے ہے، ہماری عورتوں پر حرام  
ہے اور اگر بچہ مردہ (پیدا) ہو تو  
مرد و عورت سب اس میں شریک  
ہو جاتے ہیں، اللہ عنقریب ان کو ان  
باتوں کی سزا دے گا، بے شک وہ حکیم  
اور علیم ہے۔

اس آیت سے بھی معلوم ہوا کہ اپنی طرف سے کسی چیز کو حلال یا حرام کرنا  
اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا ہتان ہے۔

مشرکین مکہ کی جو باتیں اوپر کی آیت میں بیان کی گئی ہیں اسی قسم کی کچھ  
باتیں ہمارے زمانہ میں بھی بعض گھرانوں میں پائی جاتی ہیں مثلاً ایک کھانا ایسا  
ہوتا ہے جس کو صرف عورتیں کھا سکتی ہیں، مرد نہیں کھا سکتے، بلکہ حاملہ عورت  
بھی نہیں کھا سکتی اس لئے کہ معلوم نہیں اسکے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی یہ سب مشرکانہ باتیں ہیں۔



# توحید فی الدین

## دین صرف اللہ تعالیٰ کا ہے، اس میں کمی بیشی کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

① أَفَغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طُوعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ○  
(آل عمران ۸۳)

کیا یہ کافر اللہ کے دین کے علاوہ کسی اور دین کی تلاش میں ہیں حالانکہ آسمانوں اور زمین میں جو لوگ ہیں سب خوشی سے یا ناخوشی سے اُسی کے آگے جھکے ہوئے ہیں اور وہ اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

② إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ (آل عمران ۱۹)

بے شک اللہ کے نزدیک دین بس اسلام ہے۔

③ وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ○  
(آل عمران ۸۵)

اور جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور دین کا طلب گار ہوگا تو وہ دین اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔



﴿۴﴾ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي

الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا ۝ إِلَّا

الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَ

اعْتَصَمُوا بِاللَّهِ وَأَخْلَصُوا

دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُولَٰئِكَ مَعَ

الْمُؤْمِنِينَ ، وَسَوْفَ يُؤْتِي

اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ۝

(نساء ۱۴۵ و ۱۴۶)

بے شک منافقین دوزخ کے سب سے

نیچے کے درجے میں ہوں گے اور آپ

کسی کو ان کا مددگار نہ پائیں گے، مگر

جن لوگوں نے توبہ کر لی، اپنی حالت کو

درست کر لیا، اللہ کو مضبوطی سے پکڑ لیا

(یعنی اللہ کے دین پر مضبوطی سے قائم

ہو گئے) اور اپنے دین کو اللہ کے لئے

خالص کر لیا تو ایسے لوگ مؤمنین کے

ساتھ ہوں گے اور اللہ عنقریب مؤمنین

کو اجر عظیم عطا فرمائے گا۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ کے دین پر مضبوطی سے کاربند ہونا ہی کافی

نہیں بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ دین کو خالص اللہ کے لئے رکھے، اللہ کے دین

میں آمیزش نہ کرے، کسی کی رائے، فتوے اور قیاس کو دین میں شامل نہ کرے۔

اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ (دین)

کے مطابق حکم نہ دیں یا فیصلہ نہ کریں

تو ایسے ہی لوگ تو کافر ہوتے ہیں۔

اُس (دین) کی پیروی کرو جو تمہاری

طرف نازل کیا گیا ہے اور اس کے

علاوہ اولیاء کی پیروی نہ کرو (مگر تم

﴿۵﴾ وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا

أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ

الْكَاْفِرُونَ ۝ (آئۃ ۴۴)

﴿۶﴾ اَتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ

إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا

مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ، قَلِيلًا



مَا تَذَكَّرُونَ ○ (اعراف ۳) نصیحت کم ہی قبول کرتے ہو۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ کے دین کے علاوہ کسی اور چیز کی پیروی حرام ہے۔

④ قُلْ أَمَرَ رَبِّي بِالْقِسْطِ  
وَأَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ عِندَ كُلِّ  
مَسْجِدٍ وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ  
لَهُ الدِّينَ، كَمَا بَدَأَكُمْ  
تَعُودُونَ ○

(اعراف ۲۹)

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ میرے رب نے انصاف کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ (حکم دیا ہے) کہ ہر نماز کے وقت اپنے چہروں کو سیدھا (قبلہ کی طرف) رکھو، اور دین کو خالص اللہ کے لئے مانتے ہوئے صرف اُسی کو پکارو (اور یہ بھی ذہن نشین کر لو کہ) اللہ نے جس طرح تم کو پہلے پیدا کیا تھا اسی طرح تم پھر پیدا کئے جاؤ گے (اور پھر تم کو تمہارے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا)۔

⑤ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى  
لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ  
كُلُّهُ لِلَّهِ فَإِنْ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ  
بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ○

(انفال ۳۹)

ان (بے دین) لوگوں سے لڑتے رہو جب تک کہ فتنہ رفع نہ ہو جائے اور دین کُلّی طور پر اللہ ہی کا نہ ہو جائے (یعنی جب تک صرف اللہ کا قانون نافذ نہ ہو جائے) پھر اگر وہ باز آجائیں تو اللہ ان کے کاموں کو دیکھ رہا ہے۔



اس آیت میں مسلمین کو حکم دیا گیا ہے کہ جب تک ملک میں کلی طور پر اللہ تعالیٰ کا دین یعنی اللہ تعالیٰ کے قوانین نافذ نہ ہو جائیں اس وقت تک جہن سے نہ بٹھیں، جنگ کرتے رہیں۔

④ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ  
إِنْ كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِنْ دِينِي  
فَلَا أَعْبُدُ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ  
مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ أَعْبُدُ اللَّهَ  
الَّذِي يَتَوَفَّكُمُ وَأُمِرْتُ أَنْ  
أَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ○ وَأَنْ  
أَقِمَّ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا وَ  
لَا تَكُونَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○  
(یونس ۱۰۲ و ۱۰۵)

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ اے لوگو، اگر تم کو میرے دین میں کسی قسم کا شک ہے تو (وضاحت سے سن لو کہ) میں ان ستمیوں کی عبادت نہیں کرتا جن کی عبادت اللہ کے علاوہ تم کرتے ہو، بلکہ میں تو اس اللہ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہیں وفات دیتا ہے اور مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں مؤمنین میں سے ہوں اور دے رسول، آپ کو اس بات کا بھی حکم دیا گیا ہے کہ آپ دین (اسلام) کے لئے یکسو ہو کر اپنے چہرہ کو سیدھا رکھیں (یعنی یکسو ہو کر صرف دین اسلام پر کاربند رہیں) اور مشرکین میں سے ہرگز نہ ہو جائیں۔

⑩ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الدِّينُ الْخَالِصُ  
(زمر ۳)

خبردار ہو جاؤ دینِ خالص اللہ کے لئے ہے۔

⑪ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ  
(اے رسول) کہہ دیجئے کہ مجھے تو یہ حکم دیا



اعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ○ گیا ہے کہ میں دین کو خالص اللہ کے لئے  
(زمر ۱۱) مانتے ہوئے اس کی عبادت کروں۔

مندرجہ بالا آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ دین، اللہ کا ہے، اللہ کے دین کا نام  
اسلام ہے، جو شخص دین اسلام کے علاوہ کسی اور دین پر چلے گا وہ نقصان اٹھائے  
گا، جو شخص دین کو خالص اللہ تعالیٰ کے لئے رکھتے ہوئے عمل کرے گا اُسے اجر عظیم  
ملے گا۔

اس سے پہلے "شُرک فی التشریع" کے عنوان کے تحت یہ ثابت کیا جا چکا ہے  
کہ دینی شریعت بنانے والا اللہ تعالیٰ ہے، اگر دین میں کوئی اور شریعت سازی  
کرے تو یہ شریعت سازی شرک ہے، اس شرک کو شرک فی الدین بھی کہہ سکتے ہیں۔  
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَ  
رَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ، إِنَّ اللَّهَ  
سَمِيعٌ عَلِيمٌ ○ (حجرات ۱)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو چیز اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے نہ  
بتائی ہو اُسے اختراع کر کے دین میں شامل کرنا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے  
آگے بڑھنا ہے۔ کسی نئی بات کو اچھا سمجھ کر دین میں شامل کر لینا دین میں اضافہ ہے  
اور یہ چیز شرک فی الدین کے ذیل میں آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین



وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي  
کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری  
(مائدہ ۳) کر دی۔

جو دین خالص بھی ہو اور کامل بھی ہو اس میں کسی قسم کا اضافہ نہیں ہو سکتا۔  
اضافہ کو جائز سمجھنا اس بات کا متقاضی ہے کہ دین کامل نہیں بلکہ ناقص ہے اور  
یہ عقیدہ آیت بالالہی رو سے کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمت پوری کر دی لہذا  
اب کسی نیک کام کا اضافہ کرنا آیت بالالہی تردید کرنا ہے اور یہ بھی کفر ہے۔  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا جَسَدٌ نَحْنُ فِيهِ كَوْنِي  
چیز نکالی جو اس میں نہیں تھی تو اس  
صحیح بخاری کتاب الصلح و صلح مسلم کی وہ چیز رد کر دی جائے گی (یعنی قبول  
کتاب الاقصیۃ) نہیں ہوگی۔

رد و قبول اچھی چیزیں ہوتا ہے، بری چیز کو قبول کرنے کا سوال ہی پیدا  
نہیں ہوتا، لہذا بدعت حسنہ ہی درحقیقت بدعت ہے۔

دین میں جو چیز نکالی جاتی ہے وہ اچھی سمجھ کر ہی نکالی جاتی ہے، دین میں  
بری بات کون نکالتا ہے، لہذا اچھی چیز کا نکالنا ہی درحقیقت دین میں اضافہ  
کرنا ہے، اس لحاظ سے بھی بدعت حسنہ ہی درحقیقت بدعت ہے، یہی بری  
بات تو وہ تو ہر حال میں بری ہے، خواہ نئی ہو یا پرانی، بری بات کے لئے نئی  
یا پرانی کی صفت بالکل لغو ہے، لہذا بدعت سیئہ کوئی چیز نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔



شَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا وَكُلُّ  
بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ  
(صحیح مسلم کتاب الجمعة)

بدترین کام نئے کام ہیں اور ہر بدعت  
یعنی ہر نیا کام گمراہی ہے۔  
حدیث بالا سے ثابت ہوا کہ نئے کام بدترین کام ہیں اور کیونکہ تمام کاموں  
میں بدترین کام شرک کے کام ہیں لہذا بدعت شرک سے کم نہیں۔  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

إِيَّاكُمْ وَمُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ  
فَإِنَّ كُلَّ مُحَدَّثَةٍ بِدْعَةٌ وَ  
كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ (رواہ ابوداؤد  
فی کتاب السنۃ وروی الترمذی نحوه فی  
کتاب العلم وصحھا)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔  
مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللَّهُ  
فِي أُمَّةٍ قَبْلِي إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ  
أُمَّتِهِ حَوَارِيُونَ وَأَصْحَابٌ  
يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ  
بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِنَّمَا تَخْلَفُ مِنْ  
بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ يَقُولُونَ مَا  
لَا يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا لَا

مجھ سے پہلے جس نبی کو بھی اللہ نے کسی  
امت میں مبعوث فرمایا اس کی امت  
میں اس کے حواری اور اصحاب ایسے  
ہوتے تھے کہ اس کی سنت پر عمل کرتے  
تھے اور اس کے احکام پر چلتے تھے،  
پھر بعد میں ایسے ناخلف لوگ پیدا  
ہوتے تھے جو کہتے تھے وہ کرتے نہیں تھے



يُؤْمَرُونَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ  
بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ  
جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ  
مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ  
بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ  
وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةٌ  
خَرْدَلٍ رَوَّحُ مَسْلَمٍ كِتَابُ الْإِيمَانِ  
بَابُ كَوْنِ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ مِنَ الْإِيمَانِ رِهْتَا۔

اور وہ کام کرتے تھے جن کا حکم نہیں دیا گیا  
تھا، تو جو شخص ایسے لوگوں سے ہاتھ سے  
جہاد کرے وہ مؤمن ہے، جو شخص زبان  
سے جہاد کرے وہ مؤمن ہے اور جو شخص  
دل سے جہاد کرے (یعنی دل میں برا سمجھے)  
وہ بھی مؤمن ہے اور اس کے بعد تورانی  
کے دانے کے برابر بھی ایمان باقی نہیں

حدیث بالا کی خط کشیدہ عبارت سے ظاہر ہوا کہ وہ لوگ ایسے کام کرنے  
تھے جن کے کرنے کا ان کے نبی نے حکم نہیں دیا تھا یعنی وہ ایسے کام کرتے تھے  
جن کا شریعت الہیہ میں کوئی وجود نہیں تھا، ان کے قول و فعل میں تضاد تھا،  
وہ کہتے ہی ہوں گے کہ ہم سنت نبوی پر چلتے ہیں لیکن سنت نبوی پر چلتے نہیں  
تھے بلکہ ان کا عمل بدعات پر تھا جن کے کرنے کا انہیں کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا۔  
حدیث بالا سے یہ بھی ثابت ہوا کہ بدعتی سے جہاد کرنا ضروری ہے، نہ  
یہ کہ اس سے دوستی کرے، اس کو امام بنائے وغیرہ وغیرہ، یہ کام تو جہاد کے  
قطعاً منافی ہیں۔

حدیث بالا سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جو شخص بدعت کو دل میں بھی برا نہیں  
سمجھتا اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان باقی نہیں رہتا یعنی وہ  
بے ایمان ہو جاتا ہے اور یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ جو شخص بدعت کو برا نہیں



سمجھتا اور اسے کرتا ہے اس کی بے ایمانی اور بھی زیادہ شدید ہوگی۔

توحید کا تقاضا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین میں اللہ تعالیٰ ہی کی بات مانے، دوسرے کی بات ہرگز نہ ملنے ورنہ شرک فی الدین لازم آئے گا۔

**ایک اشکال اور اس کا جواب** | حضرت عمرؓ نے تراویح کے متعلق فرمایا تھا کہ یہ اچھی بدعت

ہے لہذا حضرت عمرؓ کے قول سے ثابت ہو گیا کہ بعض بدعتیں اچھی ہیں، ہر بدعت گمراہی نہیں ہوتی۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اصطلاح شرع میں بدعت وہ ہے جو دین میں پہلے سے موجود نہ ہو جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے :-

مَنْ أَخَذَ ثَفِيْ أَمْرِنَا      جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی بات  
هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ      نکالی جو اس میں سے نہ ہو تو وہ نئی بات  
(صحیح بخاری و صحیح مسلم)      مردود ہے۔

کیونکہ تراویح کا نمونہ سنت میں موجود تھا لہذا یہ وہ بدعت نہیں تھی جس کو اصطلاح شرع میں بدعت کہتے ہیں، اگر تراویح کا نمونہ سنت میں موجود نہ ہوتا اور پھر حضرت عمرؓ یہ فرماتے کہ یہ اچھی بدعت ہے تو پھر بے شک حضرت عمرؓ کے اس قول سے بدعت حسنہ کا ثبوت مل جاتا۔ حضرت عمرؓ نے تراویح کو ایجاد نہیں کیا تھا بلکہ جاری کیا تھا اور اس جاری کرنے کے فعل کو انہوں نے بدعت کہا لہذا حضرت عمرؓ کے قول سے یہ چیز ثابت ہوتی کہ مسرکہ سنت کو جاری کرنا اچھی بدعت ہے نہ کہ کسی چیز کو ایجاد کرنا۔



## دوسرا اشکال اور اس کا جواب | اشکال :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

”جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ نکالا تو اس کو اس کا اجر ملے گا اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کے ثواب کے برابر اس نکلنے والے کو مزید ثواب ملے گا۔“  
اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بعض بدعتیں اچھی ہوتی ہیں۔

جواب :- اس حدیث کا پس منظر یہ ہے کہ قبیلہ مضر کا ایک وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے افلاس اور فاقہ کی حالت دیکھی تو آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا، آپ نے خطبہ دیا اور صدقہ دینے کی ترغیب دی۔ ایک انصاری نے سبقت کی اور ایک تھیلی پیش کی، اس کا دینا تھا کہ صدقات لگاتار آنے لگے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ  
سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا  
وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ...  
..... الخ (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ  
جزر اول صفحہ ۴۴)  
جس نے اسلام میں کسی اچھے طریقے کو  
جاری کر دیا تو اسے اس طریقہ پر عمل کرنے کا  
ثواب ملے گا اور اس کے بعد جو شخص بھی  
اس پر عمل کرے گا اس کے ثواب کے برابر  
اُس جاری کرنے والے کو مزید ثواب  
ملے گا۔

اس حدیث میں لفظ ”سَنَّ“ ہے جس کا مصدر ”سَنَّ“ ہے، ”سَنَّ“ کے معنی ”چلنا“ یا ”کھولنا“ ہیں لہذا ”هَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً“



حَسَنَةً کے معنی یہ ہوئے کہ ”جو شخص اسلام میں کسی اچھے طریقہ پر چلا، یا جس شخص نے اسلام میں کسی اچھے طریقہ کو کھول دیا (یعنی جاری کر دیا)“ الفاظ حدیث سے صاف ثابت ہو رہا ہے کہ وہ اچھا طریقہ جسے کھولا جائے یا جس پر چلا جائے اسلام میں پہلے سے موجود ہونا چاہیے کیونکہ کسی طریقہ پر اسی وقت چلا جاسکتا ہے یا کسی طریقہ کو جاری اُسی وقت کیا جاسکتا ہے جبکہ وہ طریقہ پہلے سے موجود ہو۔ صدقات دینا اسلام میں بہت اچھا طریقہ ہے، اس حدیث کی رو سے بھی اور قرآن مجید اور دیگر احادیث صحیحہ کی رو سے بھی، اُس انصاری نے اس طریقہ پر جو پہلے سے موجود تھا عمل کر کے صدقات کا دروازہ کھول دیا، اس انصاری نے صدقات دینا ایجاد نہیں کیا تھا بلکہ اسے جاری کیا تھا۔

کسی اچھے طریقہ کو جو اسلام میں پہلے سے موجود ہو جاری کر دینا بہت اچھی نیکی ہے اور کسی ایسے طریقہ کو جو اسلام میں پہلے سے موجود نہ ہو اچھا سمجھ کر ایجاد کرنا یا اختراع کرنا ”بدعت“ ہے اور بڑی گمراہی ہے۔

حدیث زیر بحث میں کسی نیکی کو جاری کرنے کا ثبوت تو ہے لیکن کسی نیکی کو ایجاد کرنے کا کوئی ثبوت نہیں۔ لہذا حدیث مذکور سے ”بدعت حسنہ“ کے جواز کو ثابت کرنا صحیح نہیں۔



# شُرک فی التسمیۃ

نام میں عبدیت اور نخبشے کی نسبت صرف  
اللہ تعالیٰ کی طرف کرے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

کسی بشر کو یہ شایاں نہیں کہ جب اللہ  
اسے کتاب، حکم اور نبوت دے پھر  
وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کے علاوہ میرے  
بندے بن جاؤ بلکہ (وہ تو ہی کہے گا کہ)  
رب والے بن جاؤ کیونکہ تم کتاب (الہی)  
کو پڑھتے پڑھاتے رہتے ہو جس کا  
تقاضا بھی یہی ہے کہ تم رب والے یعنی  
رب کے بندے بنو نہ کہ کسی اور کے اور  
نہ وہ تم کو یہ حکم دے گا کہ فرشتوں اور  
نبیوں کو رب بنالو (یعنی نہ خود رب  
ہونے کا دعویٰ کریگا اور نہ دوسرے نبیوں اور  
فرشتوں کو رب بنانے کا حکم دے گا،  
یہ کفر کا کام ہے) تو کیا وہ تم کو تمہارے

① مَا كَانَ لِبَشَرٍ  
أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَ  
الْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ  
لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِّي مِنْ  
دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ كُونُوا  
رَبِّينِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ  
الْكِتَابَ وَمَا كُنْتُمْ تُدْرُسُونَ ○  
وَلَا يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا  
الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَابًا،  
أَيَا مُرْكُم بِأَنْ تَكْفُرَ بَعْدَ  
إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ○  
(آل عمران ۸۰)



مسلم بن جانے کے بعد کفر کا حکم دے گا۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ”عبد“ ہم صرف اللہ تعالیٰ کے ہیں، کسی اور کے نہیں، کسی دوسرے کا عبد بننا یہ مسلم کا کام نہیں بلکہ کفر کا کام ہے، جو شخص ایسا کام کر لگا وہ مسلم نہیں رہے گا کافر ہو جائے گا۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ عبد النبی، عبد حسین وغیرہ نام رکھنا کفر و شرک ہے۔

(۲) هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا فَلَمَّا تَخَشَّعَا حَبْلًا خَفِيفًا فَمَرَّتْ بِهِ فَلَمَّا أَثْقَلَتْ دَعَوَا اللَّهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ آتَيْنَا صَالِحًا تُكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ۝ فَلَمَّا أَتَاهَا صَالِحًا جَعَلَهُ شُرَكَاءَ فِي مَا آتَاهُمَا فَتَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ أَلَيْسَ كُودَنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ۝ وَلَا يَسْتَبِيعُونَ

وہ اللہ ہی ہے جس نے ایک نفس سے تم سب کو پیدا کیا اور اُسی سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ اس سے سکون حاصل کرے، پھر جب کوئی مرد اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے تو اسے ہلکا سا حمل رہ جاتا ہے، وہ اس کے ساتھ چلتی پھرتی ہے، پھر جب وہ کچھ بوجھ محسوس کرتی ہے تو دونوں (میاں بیوی) اپنے رب سے دعا کرتے ہیں کہ (اے رب) اگر تو نے ہمیں صحیح و سالم بچہ دیا تو ہم تیرے شکر گزار ہوں گے۔ پھر جب اللہ ان کو صحیح و سالم بچہ دے دیتا ہے تو میاں بیوی دونوں اس اللہ کے دئے ہوئے بچے میں دوسروں



لَهُمْ نَصْرًا وَلَا أَنْفُسَهُمْ  
يَنْصُرُونَ ○

(اعراف ۱۸۹ - ۱۹۲)

کو شریک کر لیتے ہیں، اللہ ان کے شرک  
سے بلند و بالا ہے، کیا وہ ایسے لوگوں  
کو شریک کرتے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں  
کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کئے گئے ہیں  
(بچہ دینا تو بڑی بات ہے) وہ تو ان کی  
مدد بھی نہیں کر سکتے (ان کی مدد تو کجا)  
وہ تو اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے۔

جو لوگ اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے وہ تو بالکل بے بس ہوتے لہذا وہ کسی کو  
بچہ کیا دیں گے، بچہ تو وہ دے سکتا ہے جو پیدا کرنے کی قدرت رکھتا ہو، لیکن  
جو پیدا کرنے کی قوت نہ رکھتا ہو اور کچھ بھی نہ پیدا کر سکتا ہو وہ بچہ کیسے پیدا کر سکتا  
ہے، ان کی بے بسی کا تو یہ عالم ہے کہ دوسرے کو بچہ دینا تو کجا یہ تو اپنی پیدائش  
میں بھی دوسرے کے محتاج ہیں۔

اللہ تعالیٰ اکیلا ہی خالق ہے، وہی بچہ پیدا کر سکتا ہے اور بچہ دے  
سکتا ہے، لہذا بچہ کی بخشش کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا چاہیے نہ کہ کسی  
اور کی طرف۔ مثلاً اللہ بخش، اللہ داد وغیرہ نام رکھے تو کوئی مضائقہ نہیں  
لیکن اگر حسین بخش، علی بخش وغیرہ نام رکھے تو شرک ہوگا۔

(۳) بَلِّغْ مَلِكُ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ، يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ،  
يَسْهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنْ شَاءَ

آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ  
کے لئے ہے، وہ جو کچھ چاہتا ہے پیدا  
کرتا ہے۔ جن کو چاہتا ہے لڑکیاں



يَهَبَ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ ۝  
 اَوْ يَزِجْهِمْ ذَكَرًا وَّ اُنَاثًا  
 وَ يُجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ عَقِيمًا،  
 اِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ۝  
 (شوری ۴۹، ۵۰)

دیتا ہے جن کو چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے،  
 جن کو چاہتا ہے لڑکے اور لڑکیاں و نواں  
 دیتا ہے اور جن کو چاہتا ہے بے اولاد  
 رکھتا ہے، بے شک وہ جاننے والا  
 قدرت والا ہے۔

## توحید فی الاستعانة مدد صرف اللہ تعالیٰ سے مانگنی چاہیے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

① اَيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝  
 (فاتحہ ۵)

(اے بندو، اس طرح کسی ہم تجھ ہی  
 سے مدد مانگتے ہیں۔)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے مدد نہیں  
 مانگنی چاہیے۔

② قَالَ مُوسٰى لِقَوْمِهٖ  
 اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا  
 (اعراف ۱۲۸)

موسیٰ نے کہا، اے میری قوم اللہ سے  
 مدد مانگو اور ثابت قدم رہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (حضرت) یعقوب (علیہ السلام) نے اس طرح  
 کہا :-



وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ

(یوسف ۱۸)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

قُلْ رَبِّ احْكُم بِالْحَقِّ،  
وَرَبُّنَا الرَّحْمَنُ الْمُسْتَعَانُ  
عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ○

(انبیاء ۱۱۲)

اور اللہ ہی مستعان ہے (یعنی اللہ  
ہی سے مدد مانگنی چاہیے)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس  
طرح (کہا) (یعنی دعا کی) اے میرے رب  
حق کے ساتھ فیصلہ کر دے اور ہمارا  
رب بے حد مہربان ہے اُسی سے ان  
باتوں میں جو (اے مشرکین) تم کہہ رہے  
ہو مدد مانگی جاتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ  
وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ  
(رواہ الترمذی فی ابواب صفة القیمة  
وقال هذا حدیث حسن صحیح)  
جب تم سوال کرو تو اللہ سے سوال کرو  
اور جب تم مدد مانگو تو اللہ سے مدد  
مانگو۔

آیات و حدیث بالا کا خلاصہ یہ ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی مستعان ہے  
صرف اسی سے مدد مانگنی چاہیے۔



# توحید فی الحلف

## قسم صرف اللہ تعالیٰ کی کھانی چاہیے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

① مَنْ كَانَ حَالِفًا  
فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَصُمْتُ  
صحیح بخاری کتاب الایمان و صحیح مسلم  
کتاب الایمان۔

② لَا تَحْلِفُوا بِالطَّوَاغِي  
وَلَا بِآبَاءِكُمْ (صحیح مسلم کتاب  
الایمان)

③ مَنْ حَلَفَ بِشَيْءٍ  
دُونَ اللَّهِ فَقَدْ أَشْرَكَ

(رواہ احمد عن عمرؓ وسندہ جید وروی  
نحوہ ابوداؤد والترمذی عن ابن عمرؓ،  
حسنہ الترمذی وصحیح الحاکم۔ بلوغ الامانی  
جزر ۱۴ ص ۱۶۴)

حضرت قتیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

جو شخص قسم کھائے تو وہ اللہ کی قسم کھائے  
ورنہ خاموش رہے (یعنی قسم نہ کھائے)۔

معبودانِ باطل اور اپنے باپوں کی  
قسم نہ کھایا کرو۔

جس نے اللہ کے علاوہ کسی اور چیز کی  
قسم کھائی اس نے شرک کیا۔



أَتَى حَبْرُ مِّنَ الْأَحْبَارِ رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
 يَا مُحَمَّدُ نِعَمَ الْقَوْمِ أَنْتُمْ لَوْلَا  
 أَنْكُمْ تَشْرِكُونَ قَالَ سُبْحَانَ  
 اللَّهِ وَمَا ذَاكَ قَالَ تَقُولُونَ إِذَا  
 حَلَفْتُمْ وَالْكَعْبَةِ فَأَمَهَلَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا  
 ثُمَّ قَالَ فَمَنْ حَلَفَ فَلْيَحْلِفْ  
 بِرَبِّ الْكَعْبَةِ (رواه أحمد  
 والنسائي وسنده صحيح - بلوغ الاماني جز ۱)

۱۴ ص ۱۶۶

ایک یہودی عالم رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے پاس آیا، اس نے کہا اے  
 محمد تم بڑی اچھی قوم ہو کاش تم شرک نہ  
 کرتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا: ”سبحان اللہ وہ کونسا شرک  
 ہے (جو ہم کرتے ہیں)“ اس نے کہا  
 تم لوگ کعبہ کی قسم کھاتے ہو، رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے  
 پھر فرمایا: ”تم میں سے جو شخص قسم کھائے  
 وہ رب کعبہ کی قسم کھائے“ (یعنی کعبہ  
 کی قسم نہ کھائے، اللہ تعالیٰ کی قسم  
 کھائے)۔



## سجدہ صرف اللہ تعالیٰ کو کرنا چاہیے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ

وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ

الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ

تَعْبُدُونَ ○ (ختم سجدہ ۳۷)

ہو (تو تمہیں ایسا ہی کرنا چاہئے)۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ سجدہ اس ذات کے لئے مخصوص ہے جس کی

عبادت کی جلتے، مزید برآں آیت بالا سے یہ بھی ثابت ہوا کہ سجدہ اس ہستی

کا حق ہے جو خالق ہے، جو خالق نہ ہو اس کو سجدہ کرنا حرام ہے۔ اس آیت

سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سجدہ ایک قسم کی عبادت ہے لہذا اللہ تعالیٰ کے علاوہ

کسی دوسرے کو سجدہ کرنا شرک ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

لَا يَصْلِحُ لِبَشَرٍ آتٍ

يَسْجُدُ لِبَشَرٍ (رواہ احمد عن

معاذؓ، اسنادہ جید و رواۃ ثقات

مشہورون - بلوغ الامانی جزرہ ۱۶



# رکوع یعنی جھکنا صرف اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

① يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا

رَبَّكُمْ (حج ۷۷)

② أَلْسَابِئُونَ الْعِبَادُونَ

الْحَمِيدُونَ السَّائِعُونَ الرَّكْعُونَ

السَّجِدُونَ..... (توبہ ۱۱۲)

(مومن وہ ہیں جو) توبہ کرنے والے،  
عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، روزہ  
رکھنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ  
کرنے والے.... ہوں۔

③ وَعَهْدُنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ

وَإِسْمَاعِيلَ أَنَّ طَهِّرَا بَيْتِيَ

لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ

السُّجُودِ ○ (بقرہ ۱۲۵)

اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل سے عہد  
لیا کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں،  
اعتکاف کرنے والوں، اور رکوع و  
سجود کرنے والوں کیلئے پاک و صاف رکھیں۔

مندرجہ بالا آیات سے معلوم ہوا کہ رکوع افعال عبادت میں سے ہے لہذا

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کے لئے رکوع کرنا شرک ہے۔



بے حس و حرکت با ادب کھڑا ہونا صرف اللہ تعالیٰ  
کے لئے مخصوص ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

قُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ ○ اللہ کے سامنے ادب سے کھڑے رہو۔

(بقرہ ۲۳۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اُسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ (صحیح مسلم) نماز میں ساکن (یعنی بے حس و حرکت) رہو۔

مَنْ سَرَّ أَنْ يَتَمَثَّلَ جس شخص کو یہ پسند ہو کہ لوگ اس

لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَرَّأْ کے سامنے تصویر کے مانند (بے حس و

حکمت) کھڑے رہیں اسے چاہیے کہ اپنا

ٹھکانہ دوزخ میں تلاش کرے۔

الترمذی فی کتاب الاستیذان و رواہ

ابوداؤد فی کتاب الادب و روی احمد

نحوہ حسنہ الترمذی وسکت عنہ المنذری۔

بلوغ الامانی جزر ۱ ص ۳۵۳

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبوب کوئی نہیں

تھا لیکن وہ جب آپ کو دیکھتے تھے تو

لَمْ يَكُنْ شَخْصًا أَحَبَّ

إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوا إِذَا



رَأَوْكَ لَمْ يَقُومُوا إِلَيَّا يَعْلَمُونَ كھڑے نہیں ہوتے تھے اس لئے کہ نہیں  
مِنْ كَرَاهِيَّتِهِ لِذَلِكَ رَوَاهُ معلوم تھا کہ آپ اسے ناپسند فرماتے  
الترمذی فی کتاب الاستیذان وصحہ ہیں۔

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ صحابہ کرام  
کھڑے ہو کر نماز پڑھتے رہے، سلام کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا:

إِنْ كِدْتُمْ أَنْفَالَتَفْعَلُونَ اس وقت تم ایسا کام کرنے لگے تھے جو  
فَحَلَ فَارِسٍ وَالرُّومَ يَقُومُونَ اہل فارس اور اہل روم کرتے ہیں،  
عَلَى مُلُوكِهِمْ وَهُمْ قُحُودٌ وہ لوگ اپنے بادشاہوں کے سامنے  
فَلَا تَفْعَلُوا (صحیح مسلم باب اتمام کھڑے رہتے ہیں اس حالت میں کہ  
الْمَأْمُومُ بِالْإِمَامِ) بادشاہ بیٹھے ہوتے ہیں، تم ایسا نہ کیا  
کرو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اے ابراہیم)  
طَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ میرے گھر کو طواف کرنے والوں، قیام  
وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ کرنے والوں اور رکوع و سجدہ کرنے  
والوں کے لئے پاک و صاف رکھو۔ (حج ۲۶)



# حج، حج کے ارکان اور سفر زیارت صرف اللہ تعالیٰ کے گھر کے لئے مخصوص ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

- ① وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ  
الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ  
سَبِيْلًا (آل عمران ۹۷)  
② وَ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ

بِلِلّٰهِ (لقرة ۱۹۶)

اللہ تعالیٰ کے گھر پر حاضری اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے اور عبادت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے لہذا اللہ تعالیٰ کے گھر کے علاوہ کسی دوسرے کے گھر یا خانقاہ یا آستانے پر حاضری دینا جس طرح حج اور عمرہ میں دی جاتی ہے شرک ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

- ① وَ لِيُطَوُّ فُوا بِالْبَيْتِ  
الْعَتِيقِ ۝ ذٰلِكَ وَمَنْ يُعْظِمْ  
حُرُمَاتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لّٰهُ عِنْدَ رَبِّهِ  
(حج ۲۹ - ۳۰)

لوگوں کو چاہیے کہ اس قدیم گھر کا طواف کریں، اور جو شخص اُن چیزوں کا ادب کرے جن کو اللہ نے محترم بنایا ہے تو یہ اس کے رتبہ کے نزدیک اس کے حق میں بہتر ہے۔



② وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ (ج ۳۲)  
 جو شخص اللہ کے شعائر کا ادب کرے تو  
 یہ دلوں کا تقویٰ ہے (یعنی شعائر اللہ  
 کا ادب و تعظیم وہی لوگ کرتے ہیں جن  
 کے دلوں میں تقویٰ ہوتی ہے)۔

اللہ تعالیٰ کے شعائر کے مخصوص آداب ہیں، جو شخص ان مخصوص آداب  
 کو غیر اللہ کے آستانوں کے لئے بجالائے تو وہ شرک کا مرتکب ہے، اللہ تعالیٰ  
 کے اس قدیم گھر کا طواف، اس قدیم گھر کے دو پہاڑوں کے درمیان سعی (یعنی  
 کھڑے محبوب میں دیوانہ وار آنا جانا)، اس گھر کے قرب و جوار کی وادیوں اور  
 میدانوں میں قیام، قربانی اور رمی (کنکری پھینکنا) یہ سب اللہ تعالیٰ کی عبادت  
 ہیں، کسی دوسرے کے آستانے پر اسی قسم کے امور انجام دینا شرک ہے۔

③ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْبَيْسُ وَالْإِنْتَابُ  
 وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ  
 الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوا كَعَلَّكُمْ  
 تَفْلِحُونَ ○ (مائدہ ۹۰)  
 اے ایمان والو، بے شک شراب، جوا،  
 آستانے اور فال نکالنے کے پانسے یہ  
 سب ناپاک شیطانی کام ہیں، ان سے  
 بچو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ غیر اللہ کے آستانوں کی ایسی تعظیم و توقیر کرنا جو اللہ  
 تعالیٰ کے شعائر کے لئے مخصوص ہے شیطانی کام ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-  
 لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَىٰ پر لعنت کرے،



وَالنَّصَارَى إِتَّخَذُوا قُبُورَ  
 أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحْذِرُ مَا  
 صَنَعُوا (صحیح بخاری باب الصلوة  
 فی البیعة و صحیح مسلم کتاب المساجد)  
 انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مساجد  
 بنا لیا (گویا) آپ اس کام سے ڈرا رہے  
 تھے جو یہود و نصاریٰ نے کیا تھا، آپ  
 فرما رہے تھے میں تم کو اس کام سے منع  
 کرتا ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِی  
 وَثَنًا (رواہ احمد بن ابی ہریرۃ وسند  
 صحیح بخاری الساجد للالبانی ص ۶۵) شروع کر دیں۔

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ قبروں اور آستانوں کو مسجد نہ بنائے، وہاں  
 نماز نہ پڑھے، قبروں کی پرستش نہ کرے، قبروں کی پرستش ایسی ہی ہے جیسے  
 بت پرستی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى  
 ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ، مَسْجِدِ الْحَرَامِ  
 وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَمَسْجِدِی  
 (یعنی مسجد نبوی)۔

ہذا (صحیح بخاری کتاب الصوم باب

الصوم یوم النحر و صحیح مسلم)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد حرام، بیت المقدس اور مسجد نبوی کے



علاوہ کسی اور مقام کی زیارت کے لئے سفر کرنا حرام ہے۔

## عید کی طرح اجتماع کرنا صرف اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لَا تَجْعَلُوا قَبْرِي عِيدًا  
وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ  
تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ

میری قبر کو عید مت بنانا البتہ مجھ پر درود  
بھیجتے رہنا اس لئے کہ بے شک تمہارا  
درود مجھے پہنچ جائے گا خواہ تم کہیں  
بھی ہو

(رواہ ابوداؤد وصحیح العلامة احمد بن  
عبد الرحمن البنا الساعاتی (بلوغ الامانی  
جزر ۱۳ ص ۲۴) وقال لهذا الحديث  
شواهد صادقة من اوجه مختلف منها  
عن علي بن الحسين عن ابيه عن جده  
رواه البويعلی (بلوغ الامانی جزر ۱۲  
ص ۳۹) وصحیح الحافظ الضیاء المقدسی  
وقد روی نحوه البويعلی وغيره عن حسن  
صحیح الحافظ الضیاء المقدسی وصحیح النووی  
حدیث ابی داؤد وحسنہ ابن تیمیہ  
(مرعاة المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح



جلد اول ص ۶۹۲۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبروں پر عید کی طرح اجتماع کرنا قطعاً حرام ہے، عید کا اجتماع ایک خاص وقت میں خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتا ہے، غیر اللہ کے آستانہ پر اس قسم کا اجتماع غیر اللہ کے لئے ہوگا، لہذا اس کے شرک ہونے میں کیا شبہ رہ جاتا ہے۔



# متفرقات

وہ کام جن کا کرنا کفر یا شرک ہے

## جادو

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

① وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَ لَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ (بقرہ ۱۰۲)

سلیمان نے کفر نہیں کیا بلکہ شیاطین کفر کرتے تھے (کہ) وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جادو کفر ہے۔

② وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ (بقرہ ۱۰۲)

وہ جادو کے ذریعہ اللہ کے حکم کے بغیر کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جادو بھی جب اثر کرتا ہے جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہو۔

③ وَلَا يَفْلِحُ السَّاحِرُونَ جادوگر فلاح نہیں پاسکتے۔

(یونس ۷۷)

④ لَمَنْ اشْتَرَاهُ مَالًا جو شخص جادو کا خریدار ہو تو ایسے شخص



فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلْقٍ

(لقرة ۱۰۲)

کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

⑤ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ

حَيْثُ آتَى ○ (ظہ ۶۹)

جادوگر جہاں کہیں بھی آئے (جائے)  
فلاح نہیں پاسکتا۔

⑥ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّشْرَةِ فَقَالَ

مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ (رواهُ احمد و

ابوداؤد وسندہ صحیح۔ التعليقات

للإمام أبي علي المشكوة جزء ۲ ص ۱۲۸۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نشرہ

(یعنی جادو کا علاج جادو سے کرنا) کے متعلق

سوال کیا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا: ”یہ شیطانی کام ہے۔“

## کسی کو کافر کہنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

أَيُّمَا أَصْرِيءَ قَالَ لِأَخِيهِ

يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا

إِنْ كَانَ كَمَا قَالَ وَالْآخَرُ رَجَعَتْ

إِلَيْهِ (صحیح مسلم کتاب الایمان)

جس شخص نے اپنے بھائی سے کہا ”اے

کافر“ تو ان دونوں میں سے ایک کافر

ہو گیا، اگر وہ کافر ہے تو خیر ورنہ یہ کلمہ

کہنے والے پر لوٹ آئے گا۔



## بدشگونی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

① فَإِذَا جَاءَ ثَرْيُهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوا لَنَا هَذِهِ وَإِنْ تُصِيبُهُمْ سَيِّئَةٌ يَطَّيَّرُوا بِمُوسَىٰ وَمَنْ مَّعَهُ، أَلَا إِنَّهُمْ ظَنُّهُمْ عِنْدَ اللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ○  
(اعراف ۱۳۱)

پھر جب ان کافروں کو کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ تو ہماری (ہی) کارگزاری کا نتیجہ ہے اور جب ان کو کوئی برائی پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کی نحوست ہے، خبردار ہو جاؤ کہ ان کی نحوست تو اللہ کے پاس ہے (اللہ ہی برائی، بھلائی پہنچاتا ہے) لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

② قَالُوا أَطِیرُنَا بِكَ وَبَيْنَ مَعَكَ، قَالَ لَا طَیْرُكُمْ عِنْدَ اللَّهِ  
(نمل ۲۷)

کافروں نے (حضرت صالح علیہ السلام سے) کہا کہ تم اور تمہارے ساتھی ہمارے لئے باعث نحوست ہیں، (صالح علیہ السلام نے) فرمایا تمہاری نحوست اللہ کی طرف سے ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

① الطَّيْرَةُ شُرْكَ بَدِشْکُونِ لِنَا شُرْکْ هِے۔



رواہ احمد عن عبد اللہ، صحیح الترمذی  
والعراقی والذہبی۔ فتح ربانی جزء ۱۷  
ص ۱۹۸

② مَنْ رَدَّتْهُ الطَّيْرَةُ  
مِنْ حَاجَةٍ فَقَدْ أَشْرَكَ  
رواہ احمد عن عبد اللہ بن عمر ووسندہ  
حسن۔ بلوغ الامانی جزء ۱۷ ص ۱۹۸

③ لَا طَيْرَةَ (صحیح بخاری  
کتاب الطب و صحیح مسلم کتاب السلام)

بدشگونی کوئی چیز نہیں۔

## اپنا نسب بدلنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

① لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ إِدْعَى  
لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا  
كَفَرَ (صحیح مسلم کتاب الایمان)

② لَا تُرْغَبُوا عَنْ  
آبَاءِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ  
فَقَدْ كَفَرَ (صحیح مسلم کتاب الایمان)

جو شخص جان بوجھ کر اپنے باپ کے  
علاوہ کسی دوسرے کی طرف اپنے کو  
منسوب کرے تو اس نے کفر کیا۔

اپنے آباء و اجداد سے اپنے کو منقطع  
نہ کرو اور جو شخص اپنے باپ سے اپنا  
رشتہ نہ جوڑے اس نے یقیناً کفر  
کیا۔



# مستقبل کا حال معلوم کرنا (فال نکالنا)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

① يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْبَيْسُ وَالْإِنصَابُ

وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ

الشَّيْطَانِ فَأَجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ

تَفْلِحُونَ ○ (آئۃ ۹۰)

② وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ

وَأَنْ تَشْقِیْمُوا بِالْأَزْلَامِ، ذَلِكُمْ

فِسْقٌ ○ (آئۃ ۳)

اے ایمان والو، بے شک شراب، جوا، آستلنے اور فال نکلنے کے تیر (یہ جتنے بھی کام ہیں سب) ناپاک شیطانی عمل ہیں، لہذا ان سے بچو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

اور جو جانور غیر اللہ کے آستانوں پر ذبح کیا جائے وہ حرام ہے اور یہ بھی حرام ہے کہ تم تیروں کے ذریعہ قسمت کا حال معلوم کرو۔ یہ سب گناہ کے کام ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

فال دیکھنے کے لئے پرندوں کو اڑانا، زمین پر خط کھینچنا اور بدشگونی لینا یہ سب بت پرستی یعنی شرک کی قسمیں ہیں۔

إِنَّ الْبَطِيْرَةَ مِنَ الْجُبْتِ (رواہ احمد

عن قبیصہ وسندہ جید۔ ہدایۃ المستفید

ترجمہ فتح المجید جلد ۲ ص ۹۳)



## نماز ترک کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

- (۱) إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَ بَيْنَ الشِّرْكِ وَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ (صحیح مسلم کتاب الایمان)
- (۲) الْحَبْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ (رواہ الترمذی فی کتاب الایمان و صحی)
- بے شک (مومن) آدمی اور شرک و کفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔
- وہ عہد (یا فرق) جو ہمارے اور ان کے درمیان ہے نماز ہے لہذا جس نے نماز چھوڑ دی اس نے یقیناً کفر کیا۔

## ”نجوم“، ”جوتش“، ”ہاتھ کی لکیریں“ دیکھنا وغیرہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

- (۱) مَنْ آتَى عَرَّافًا فَسَأَلَ لَدَيْهِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يَقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً (صحیح مسلم کتاب الاسلام)
- (۲) مَنْ آتَى كَاهِنًا أَوْ عَرَّافًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ
- جو شخص کسی نجومی کے پاس جائے اور اس سے کوئی بات پوچھے تو چالیس رات تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔
- جو کسی کاہن یا نجومی کے پاس آئے اور اس کی بات کی تصدیق کرے تو اس



فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَمِنْ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 (ابوداؤد و احمد و سندہ صحیح،  
 ہدایۃ المستفید جلد ۲ ص ۹۲۴)

جس نے نجوم میں سے کوئی علم سیکھا  
 تو اس نے جادو کی ایک شاخ سیکھی،  
 نجوم زیادہ سیکھا تو جادو زیادہ سیکھا۔  
 (۳) مَنْ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِّنَ  
 النُّجُومِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ  
 السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ (رواہ احمد  
 و ابوداؤد و رواۃ ثقات۔ نیل الاوطار  
 جز ۷ ص ۱۵۲)

## کسی کام کو ستاروں اور نجمہ کی طرف منسوب کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
 قَالِ رَبُّكُمْ أَصْبَحَ مِنْ  
 عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ  
 فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ  
 اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ ف ذَلِكَ مُؤْمِنٌ  
 بِي كَافِرٌ بِأَنْكَوَكِبٍ وَأَمَّا مَنْ  
 قَالَ مُطِرْنَا بِنُوءٍ كَذَا وَكَذَا  
 ف ذَلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ

تمہارے رب نے فرمایا کہ (آج) میرے  
 بندوں میں سے بعض بندوں نے اس  
 حال میں صبح کی کہ وہ مجھ پر ایمان لانے  
 والے ہیں یا کافر ہیں، تو جن بندوں  
 نے کہا کہ ہم پر اللہ کے فضل اور اس  
 کی رحمت سے بارش ہوئی تو وہ مجھ پر  
 ایمان لائے اور تارے کا انکار کیا



بِائْتِكَوْكَبٍ رَّصِيحٍ بَخَّارٍ وَصَحِيحٍ  
اور جن لوگوں نے کہا کہ ہم پر فلاں فلاں  
تارے کی گردش (یا پھتر کی وجہ سے)  
بارش ہوئی تو وہ میرا انکار کرنے والے  
(یعنی کافر) ہیں اور ستارے پر ایمان  
لانے والے ہیں۔

## منتر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-  
لَا بَأْسَ بِالْتَّرَفِي مَالَمُ  
ایسے منتروں (کے پڑھنے) میں کوئی حرج  
يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ رَّصَحِيحٌ مُسْلِمٌ  
نہیں جن میں شرک نہ ہو۔  
(کتاب السلام)  
مندرجہ بالا حدیث سے ثابت ہوا کہ شرکیہ منتر نہیں پڑھنے چاہئیں۔

## بیماری کا اڑ کر لگنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔  
لَا عَدْوٰی  
بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔  
ایک دیہاتی نے کہا ”اے اللہ کے رسول، یہ کیا بات ہے کہ ایک  
خارشتی اونٹ چننا چھ اونٹوں میں آتا ہے تو اس کی وجہ سے تمام اونٹوں  
کو خارش ہو جاتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔



فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلِ پہلے اونٹ کو کس نے بیمار ڈالا تھا۔

(صحیح بخاری کتاب الطب و صحیح مسلم کتاب السلام)

مندرجہ بالا حدیث سے ثابت ہوا کہ بیماری کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا چاہئے نہ کہ سبب کی طرف، اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہے تو کسی کی بیماری کسی کو نہیں لگ سکتی، عقیدہ تو یہی رکھے لیکن عملی طور پر احتیاطی تدابیر اختیار کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

① لَا يُورَدُ مَرِيضٌ بیمار آدمی کو تنہا رست کے پاس نہ

عَلَى مَصِيٍّ (صحیح مسلم) لایا جائے۔

② إِذَا سَبِغْتُمْ بِہَا جب تم سنو کہ کسی مقام پر طاعون پھیل

بَارُضٍ فَلَا تَقْدِمُوا عَلَيْهِ رہا ہے تو وہاں نہ جاؤ اور اگر اس

مقام پر طاعون پھیل جائے جہاں

تم موجود ہو تو اس سے بھاگ کر اس

مقام کو نہ چھوڑو۔ (صحیح بخاری کتاب الطب و صحیح مسلم)



## تمیمے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

① مَنْ عَلَّقَ تَمِيمَةً ۖ جَسْنَ نَیْمَ لُکَايَا، اللہ اس  
فَلَا آتَمَّ اللّٰهُ لَدُّ وَمَوْبَعْلَقَ ۖ کی مطلب برآری نہ کرے اور شخص  
وَدَعَا فَلَا وَاعَ اللّٰهُ لَدُّ کوڑی لٹکائے اللہ اس کو راحت و  
رواہُ احمد عن عقبۃ بن عامر ورواہُ سکون نہ بخشنے۔  
لحاکم والطبرانی وغیرہ وسندہ صحیح،  
بلوغ الامانی جزء ۱ ص ۱۸۷

② مَنْ عَلَّقَ تَمِيمَةً ۖ جَسْنَ نَیْمَ (دانا، منکا، پتھر کا  
نک وغیرہ) لٹکایا اس نے شرک کیا۔  
نَقَدَ أَشْرَکَ (رواہُ احمد عن  
عقبۃ بن عامر ورجالہ ثقات۔ بلوغ  
الامانی جزء ۱ ص ۱۸۸ وصحہ الالبانی  
الاحادیث الصحیحہ، حدیث نمبر ۲۹۲)

## نسب پر طعن کرنا اور میت پر دھوا تم کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

إِثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا ۖ لَوْكُلِّ فِي دَوَاتَيْنِ أَيْسَى هِي جَوْفَر  
بِهِمْ كُفْرٌ ۖ لَطَعُنُ فِي النَّسَبِ ۖ ہیں، نسب میں طعن کرنا اور میت پر  
وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ (صحیح مسلم نوحہ دواتم کرنا۔



## غلام کا بھاگ جانا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

أَيُّهَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مَوْالِيهِ فَقَدْ كَفَرْتَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ (صحیح مسلم کتاب الایمان)

جو غلام اپنے آقاؤں سے بھاگ جائے تو تحقیق اس نے کفر کیا یہاں تک کہ وہ ان کے پاس لوٹ کر آئے۔

## مسلم سے جنگ کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

① سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقَالَهُ كُفْرٌ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

مسلم کو بُرا بھلا کہنا گناہ ہے اور مسلم سے لڑنا کفر ہے۔

② لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفْرًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔



# تصوّف

اللہ تبارک و تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے ایک خاص طریقہ کو جو بزرگم صوفیاء ان کو اپنے مشائخ سے سینہ بہ سینہ القاء کیا گیا ہے تصوّف کہا جاتا ہے، تصوّف ایک ایسی چیز ہے جس سے پورے دین کا اہمال اور پوری شریعت کا ابطال لازم آتا ہے، شریعت کی جگہ ایک اور چیز لیتی ہے جس کو طریقت کہتے ہیں، یہ کتنا بڑا جرم ہے اور کتنا بڑا کفر! العیاذ باللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَ نَا اُتَتْ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَذَا اَوْ بَدِّلْهُ، قُلْ مَا يَكُونُ لِيْ اَنْ اُبَدِّلَ مِنْ تِلْكَ اَيُّ نَفْسِيْ، اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰى اِلَيَّ (دینس ۱۵)

(کافر) جو ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے کہتے ہیں کہ آپ اس (قرآن) کے علاوہ کوئی اور قرآن لے آئیں یا اس کو بدل دیں، (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ مجھے اختیار نہیں کہ میں اپنی طرف سے اس کو بدل دوں، میں تو بس اُس چیز کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔

قرآن مجید، اللہ تعالیٰ کی شریعت ہے، شریعت کو بدلنے کا اختیار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نہیں تھا لیکن یہ اہل تصوّف کتنے بے باک



ہیں کہ شریعت کے بدلہ ایک نئی چیز لے آتے ہیں، انہوں نے وہی کام کر ڈالا جس کا مطالبہ منکرین قیامت نے کیا تھا، حقیقت یہ ہے کہ ایسا کرنے والے قیامت کے منکر تو نہیں، بے باک ضرور ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرائض میں سے تھا کہ آپ لوگوں کا تزکیہ کریں، آپ یہ تزکیہ قرآن مجید ہی کے ذریعہ کرتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”شِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ“ (یونس - ۵۷) ”شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ“ (اسراء ۸۲)، ”هُدًى وَشِفَاءٌ“ (احم سجدہ ۴۴) یعنی قرآن مجید دل کی بیماریوں کے لئے شفا رہے، اس میں دلوں کی صفائی کے لئے سب کچھ موجود ہے، پھر اس کو چھوڑ کر تزکیہ قلوب کے لئے نئی چیز بنالینا کتنا بڑا ظلم ہے۔

تصوف کے دعویدار تصوف کا سرچشمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قرار دیتے ہیں حالانکہ حضرت علیؑ صاف صاف اعلان فرماتے ہیں:-

مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ وَهَذِهِ الصَّحِيفَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (صحیح بخاری کتاب المناکب باب حرم المدینہ)۔

حضرت علیؑ نے علم سفینہ (یعنی ظاہر شریعت) کا اقرار کیا اور علم سینہ (یعنی باطنی علوم) کا انکار کیا۔ تعجب ہے کہ پھر بھی سینہ بہ سینہ علم کا دعویٰ بدستور



موجود ہے اور کھلم کھلا شریعت کے ساتھ غدار کی ناسی ہے، انہیں تصوف  
 کا سارا تانا بانا کفر ہی کفر ہے، وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ  
 فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ (مائدہ ۴۴)

بعض اہل تصوف اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارا طریقہ شریعت  
 کے تابع ہے لیکن یہ محض دعویٰ ہی دعویٰ ہے، اس میں حقیقت کچھ بھی نہیں  
 اس لئے کہ اہل تصوف کے حلقے، إِلَّا اللہ کی ضربیں، مراقبے اور اشغال  
 روحانی، نفس کشی، مشائخ کے شجرے کا ورد، عرس، خرقہ پوشی پیری  
 مریدی اور پیروں کے بہت سے خلاف شرع اعمال و اقوال وغیرہ یہی  
 چیزیں ہیں جن کا شریعت میں کوئی وجود نہیں۔



# جمہوریت

جمہوریت عوام کی اکثریت کو کہتے ہیں ، جمہوریت میں قانون سازی عوام کے منتخب کردہ نمائندوں کا حق ہوتا ہے ، وہ قانون بناتے ہیں اور عوام اُسے تسلیم کر کے اس پر عمل کرتے ہیں ۔

جس طرح تصوف میں شریعت کی جگہ طریقت لے لیتی ہے ، اسی طرح جمہوریت میں شریعت کی جگہ عوام کے منتخب نمائندوں کے بنائے ہوئے قوانین لے لیتے ہیں اور یہ چیز بالکل اسلام کی ضد ہے اس لئے کہ اسلام میں اللہ تعالیٰ کے بندوں پر صرف اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قوانین نافذ ہوتے ہیں ، انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین کو انسانوں پر نافذ کرنا یا ان کو واجب التعمیل سمجھنا کھلا ہوا کفر ہے ۔

ذیل میں ہم اسلام اور جمہوریت کا ایک موازنہ پیش کر رہے ہیں جس سے واضح طور پر معلوم ہو جائے گا کہ اسلام اور جمہوریت میں کیا فرق ہے :-

نمبر	اسلام	جمہوریت
۱	اسلام میں حکومت اللہ ذوالجلال والاکرام کی ہوتی ہے ۔	جمہوریت میں حکومت عوام کی ہوتی ہے ۔



۲ اسلام میں طاقت کا سرچشمہ اللہ القوی العزیز ہوتا ہے۔	۲ جمہوریت میں طاقت کا سرچشمہ عوام ہوتے ہیں !
۳ اسلام میں قانون ساز صرف اللہ الملك العلام ہے۔	۳ جمہوریت میں قانون ساز، مجلس دستور ساز و مقننہ ہوتی ہے۔
۴ اسلام میں عالم اور جاہل کی رائے ہم وزن نہیں ہوتی۔	۴ جمہوریت میں عالم اور جاہل کی رائے کا وزن برابر ہوتا ہے۔
۵ اسلام میں ایسا نہیں ہوتا کہ ۵۱ جاہلوں کی رائے ۴۹ علماء کی رائے پر بھاری ہو۔	۵ جمہوریت میں ۵۱ جاہلوں کی رائے ۴۹ علماء کی رائے پر بھاری ہوتی ہے۔
۶ اسلام میں کسی عہدہ کے لئے خود کو پیش کرنا جائز نہیں ہے۔	۶ جمہوریت میں عہدہ کے لئے خود کو پیش کرنا جائز ہی نہیں سمجھا جاتا بلکہ اس کے لئے ہر قسم کی کوشش کی جاتی ہے۔
۷ اسلام میں افتراق و اختلاف کی سخت ممانعت ہے۔	۷ جمہوریت میں سیاسی پارٹیاں جمہوریت کا جزو لا ینفک ہوتی ہیں سوائے اس صورت کے کہ کوئی سیاسی پارٹی برسر اقتدار اگر دوسری پارٹیوں کا قلع قمع کر دے



<p>۸ اسلام میں اپنی مدح اور دوسروں کی بر ملا تنقیص کی اجازت نہیں۔</p>	<p>اور جبر و تشدد اور ظلم و ستم کا دور دورہ ہو جائے۔</p> <p>جمہوریت میں اپنی تعریف کی جاتی ہے یا کرائی جاتی ہے اور دوسروں کی علی الاعلان برائی کی جاتی ہے۔</p>
---	--

سیاسی پارٹیوں سے اختلاف و افتراق، نفرت و عداوت پیدا ہوتی ہے، سیاسی پارٹیاں ایک دوسرے کی برائیاں کرتی ہیں، مزید برآں سیاسی پارٹیوں کی بنیاد جمہوریت جیسے کفر پر رکھی جاتی ہے لہذا کسی مسلم کو کسی سیاسی پارٹی میں شریک نہیں ہونا چاہیئے اور نہ ان کے ساتھ کسی قسم کا تعاون کرنا چاہیئے۔

واضح ہو کہ ہم شرک فی التشریع اور شرک فی الدین پر پہلے بحث کر چکے ہیں جن میں دوسروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی شرکت باقی رہتی ہے لیکن تصوف اور جمہوریت میں اللہ تعالیٰ کی شرکت بھی باقی نہیں رہتی، قانون سازی کا حق کلیتہاً دوسروں کے سپرد کر دیا جاتا ہے، البتہ تصوف میں اتنا ضرور ہے کہ شریعت کا ابطال کر کے طریقت کو اس کی جگہ لے آتے ہیں لیکن بزعم خود اللہ تعالیٰ پر بتان لگا کر طریقت کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں، برخلاف اس کے جوہریت میں شریعت کا ابطال تو ہوتا ہے لیکن اپنے خود ساختہ قوانین کو اللہ تعالیٰ کی جانب منسوب نہیں کرتے۔ معلوم نہیں ان دونوں میں کونسا



گناہ زیادہ بڑا ہے۔

شُرک فی التشریع اور شرک فی الدین کے عنوانات کے تحت ہم نے بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی شریعت اور اللہ تعالیٰ کے دین میں دوسروں کی شرکت صریح شرک ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق بھی تسلیم کیا جاتا ہے لیکن یہود اور مجوسیت میں تو اللہ تعالیٰ سے قانون سازی کا حق کلیتاً لے لیا جاتا ہے، یہ تو شرک سے بھی زیادہ بڑی کوئی چیز معلوم ہوتی ہے۔ العیاذ باللہ۔



# فرقہ بندی

فرقہ بندی شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○  
 مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ  
 وَكَانُوا شِيعًا، كُلٌّ حِزْبٌ بِمَا  
 لَدَيْهِمْ فِرْحُونٌ ○  
 (الرّوم - ۳۱ و ۳۲)

اور (اے ایمان والو) مشرکوں میں سے  
 نہ ہو جاؤ یعنی ان لوگوں میں سے (نہ ہو جاؤ)  
 جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے  
 کر دیا اور فرقے فرقے بن گئے، تمام فرقے  
 جو (فرقہ وارانہ مذہب) اُن کے پاس ہے  
 اسی میں مگن ہیں۔

مندرجہ بالا آیات میں ”مِنَ الْمُشْرِكِينَ“ ”تُبَدِّلُ مِنْهُ“ ہے اور  
 ”مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيعًا“ اُس کا ”بَدَلُ الْكُلِّ“  
 ہے یعنی ”مِنَ الْمُشْرِكِينَ“ سے کلیتاً وہی لوگ مراد ہیں جو لوگ ”مِنَ  
 الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيعًا“ سے مراد ہیں یعنی ”مشرکین“  
 سے کلیتاً وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا  
 اور فرقے فرقے بن گئے۔ ان آیات سے ثابت ہوا کہ فرقہ بندی شرک  
 ہے اور فرقہ پرست شرک کے مرتکب ہیں۔

فرقہ پرست اتنا فحش اور ہٹ دھرم ہوتا ہے کہ اگر اس کے



سائے آیات یا احادیث پیش کی جائیں تو وہ ان کو نہیں مانتا بلکہ اپنے  
 مذہب پر چارہتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کا یہ فعل کفر اور شرک کے  
 دائرہ میں آتا ہے۔





# جماعت المسلمین کی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتابیں

- ۱۔ تفسیر قرآن عزیز (جلد ۱ تا جلد ۱۰)
- ۲۔ توحید المسلمین (توحید کے وسیع موضوع پر ایک جامع اور نفیس کتاب)
- ۳۔ صلوٰۃ المسلمین (نماز کی مکمل کتاب مع اعتراضات و جوابات)
- ۴۔ زکوٰۃ المسلمین (زکوٰۃ کے شرعی نصاب و شرح کے بارے میں مکمل تفصیلات)
- ۵۔ صوم المسلمین (روزوں کے متفرق مسائل)
- ۶۔ حج المسلمین (حج کا صحیح طریقہ۔ قرآن مجید و صحیح احادیث سے ماخوذ)
- ۷۔ دعوات المسلمین (مسنون دعائیں)
- ۸۔ برہان المسلمین (حدیث بھی کتاب اللہ ہے کے بارے میں جامع دلائل)
- ۹۔ منہاج المسلمین (مسلمین کے پیدائش سے موت تک کے مسائل قرآن مجید و صحیح احادیث سے)
- ۱۰۔ تفہیم الاسلام (احادیث پر کئے گئے اعتراضات کا مکمل و مدلل جواب)
- ۱۱۔ تلاش حق (میار حق کے بارے میں ایک رہنما تصنیف)
- ۱۲۔ التحقیق فی جواب التقلید (تقلید کا رد)
- ۱۳۔ ذہن پرستی ادیان اجداد کا ذہن پر اثر (شرک کی ایک قسم)
- ۱۴۔ صحیح تاریخ الاسلام و المسلمین (ماخذ صرف قرآن مجید، صحیح بخاری و صحیح مسلم، ضعیف احادیث سے پاک سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، خلفائے راشدین، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور تابعین کے حالات ایک ہزار صفحات سے زائد صحیح ترین تاریخ)
- ۱۵۔ تاریخ مطول

تعارفی پمفلٹ مفت  
طلب فرمائیں۔

۱۶۔ المسلم (مذہب خمسہ کے ابطال پر ایک چیلنج رسالہ)

لریجرنگوانے کاپتہ : مسجد المسلمین، کوثر نیازی کالونی، بلاک جی نارنگ ناظم آباد کراچی ۷۴